سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2024

جمعتہ المبارک،21۔جون 2024

(یوم الجمعہ،14۔ذوالحج 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: گیارہواں اجلاس

جلد11: شمارہ 5

317

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

جمعتہ المبارک،21۔جون 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

عام بحث

"سالانہ بجٹ برائے سال 2024-25 پر عام بحث"

319

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا گیارہواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 21۔جون 2024

(یوم الجمعہ، 14۔ذوالحج 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں صبح 9 بج کر 34 منٹ پر زیر صدارت ڈپٹی سپیکر ملک ظہیر اقبال چنڑ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ
رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ اَمَلًا(46) وَ يَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَ تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ
وَّ حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا(47) وَ عُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ
لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ ۫ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا(48)

سورۃ الکھف (آیات نمبر 46 تا 48)

مال اور بیٹے تو دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور نیکیاں جو باقی رہنے والی ہیں وہ ثواب کے لحاظ سے تمہارے رب کے ہاں بہت اچھی اور امید کے لحاظ سے بہت بہتر ہے (46) اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور تم زمین کو صاف میدان دیکھو گے اور ان لوگوں کو ہم جمع کر لیں گے تو ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے (47) اور سب تمہارے رب کے سامنے صف باندھ کر لائے جائیں گے تو ہم ان سے کہیں گے کہ جس طرح ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اسی طرح آج تم ہمارے سامنے آئے لیکن تم نے تو یہ خیال کر رکھا تھا کہ ہم نے تمہارے لئے قیامت کا کوئی دن مقرر ہی نہیں کیا (48)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب قاری عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میں تو پنجتن کا غلام ہوں　　میں تو پنجتن کا غلام ہوں
میں تو کل بھی ان کا غلام تھا　　میں تو اب بھی ان کا غلام ہوں
میری جد بھی ان کی غلام تھی　　میں بھی ان کا ادنیٰ غلام ہوں
میں تو پنجتن کا غلام ہوں　　مجھے عشق ہے تو خدا سے ہے
مجھے عشق ہے تو رسول سے　　میرے منہ سے آئے مہک سدا
میرے منہ سے آئے مہک سدا　　جو میں نام لُوں تیرا جھوم کے
میں تو پنجتن کا غلام ہوں　　مجھے عشق سرور ثمن سے ہے
مجھے عشق اُن کے وطن سے ہے　　مجھے عشق ان کی گلی سے ہے
مجھے عشق ہے تو علی سے ہے　　مجھے عشق ہے تو علی سے ہے
مجھے عشق ہے تو حسن سے ہے　　مجھے عشق ہے تو حسین سے
مجھے عشق شاہ زمن سے ہے　　میں تو پنجتن کا غلام ہوں
ہوا کیسے تن سے وہ سر جدا　　جہاں عشق ہو وہیں کربلا
میری بات انہی کی بات ہے　　میرے سامنے وہی ذات ہے
وہی جن کو شیر خدا کہیں　　جنہیں بابِ صلّے علیٰ کہیں
وہی جن کو ذات علی کہیں　　وہی پختہ ہیں میں تو خام ہوں
میں تو پنجتن کا غلام ہوں　　میں تو پنجتن کا غلام ہوں
میں قمر ہوں شاعر بے نوا　　میری حیثیت ہی بھلا ہے کیا
وہ ہیں بادشاہوں کے بادشاہ　　میں ہوں ان کے در کا ادنیٰ گدا
میرا پنجتن سے ہے واسطہ　　میرا نسبتوں کا ہے سلسلہ
میں تو پنجتن کا غلام ہوں　　میں تو پنجتن کا غلام ہوں

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سالانہ بجٹ 25-2024 پر آج بحث کا دوسرا دن ہے جو معزز اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں لیکن اپنے نام نہیں بھجوا سکے وہ اپنے نام مع تاریخ سیکرٹری جنرل کو بھجوا دیں۔

جناب آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! کیا ہم نے خالی کرسیوں کو سنانا ہے there is not a single minister available آفیشل گیلری بھی خالی پڑی ہوئی ہے you are making fun of us آپ ہمارا مذاق اڑوا رہے ہیں۔ ?Its seriousness of the House ہم نے تیاری کی ہے although اس کا کوئی فائدہ نہیں ہونا اور نہ ہی اس کا فائدہ ہے at least I will not speak today میں نے جن کو سنانا ہے وہ بھی نہیں بیٹھے، کوئی بندہ نہیں بیٹھا we are just looking like strangers now بریگیڈیئر صاحب کہہ رہے ہیں کہ میں نے بھی بات نہیں کرنی۔ آپ کو تو سنا لیں گے لیکن کیا فائدہ ہے۔ ہماری جو تجاویز ہوں گی ہم نے جو اتنی محنت کی ہے اس کا کیا فائدہ ہے؟ اگر ریکارڈنگ ہی کرنی ہے تو ہم ویسے ہی ریکارڈنگ کر کے آپ کو بھیج دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آج حکومتی بنچز کی طرف سے غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ یہاں پر ایک چیز طے ہوئی تھی کہ اپوزیشن بنچز سے کورم point out نہیں کیا جائے گا۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں کورم کی بات نہیں کر رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حکومتی بنچز نے بھی اس بات کا اعادہ کیا تھا کہ ہم یہاں پر بالکل serious طریقے سے بیٹھیں گے اور اپنا کردار ادا کریں گے۔ یہاں پر یہ چیز بھی طے تھی کہ Chair اپنے ٹائم پر آئے گی تاکہ ہم ہاؤس کے بزنس کو serious طریقے سے چلا سکیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں Chair کا احترام کرتا ہوں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ this is the seriousness صرف دو تین معزز خواتین اور باقی معزز ممبرز بیٹھے ہیں ادھر بھی بیٹھے ہیں لیکن کس کو بتانا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! حکومت کی طرف سے جو غیر سنجیدگی کا مظاہرہ ہے میری سمجھ سے بالکل بالاتر ہے لیکن آخر کار ہم نے بزنس تو چلانا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! This is the breach of privilege of the members and I will take notice of it میں اور تو کچھ نہیں کر سکتا but I am not going to speak till the some responsible person is sitting here اگر آپ یہی چاہتے ہیں کہ آمدن نشستن گفتن برخاستن وہ تو کرلیں گے مگر although ان پر کسی چیز کا بھی اثر نہیں ہونا۔ میں بھی 1988 سے اسمبلی آرہاہوں اور دیکھ رہاہوں کہ کوئی اثر نہیں ہوتا مگر ان کی hatred نظر آرہی ہے۔ لہٰذا اگر آپ اس طرح ہاؤس چلائیں گے تو مناسب نہیں ہو گا۔ آپ ان سے پوچھیں اگر کوئی منسٹر آتا ہے تو کریں ورنہ مجھے بتائیں کہ is there anybody to record the comments or suggestions?

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بریگیڈیئر صاحب!

جناب مشتاق احمد: السلام علیکم! جناب سپیکر! Thank you for giving me floor.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، welcome

جناب مشتاق احمد: I have around 16 pages, honestly مجھے شرم آرہی ہے کہ why I have wasted hours and hours here in reading, analyzing and evaluating the budget اور مجھے یقین ہے کہ جنہوں نے یہ بجٹ بنایا ہے یہ ان کو بھی نہیں پتا ہو گا کہ میں نے کیابات کرنی ہے how am I going to thrash them here on the floor of the House, this useless collection of the people پھر لوگ کہتے ہیں کہ بریگیڈیئر صاحب آپ سخت زبان استعمال کرتے ہیں۔ کل ان کا حشر دیکھا ہے کہ کتنے لوگ یہاں پر بیٹھے تھے چند ایک reserve seats کی خواتین بیٹھی تھیں کیا یہاں بندے پورے کرنا اپوزیشن کی ذمہ داری ہے ؟ ہم نے کس کو بات سنانی ہے ؟ اگر میں نے اپنی constituency کو تقریر سنانی ہے تو میں اپنے کمرے میں بیٹھ کر بہتر تقریر کر لوں گا۔ کم از کم مجھے اتنا احساس تو ہونا چاہئے، میرے حلقے کے لوگوں کو اتنا احساس تو ہونا چاہئے کہ جن کو ہم نے بھیجا ہے، جو محنت کر رہے ہیں کم از کم

جنہوں نے بات سننی ہے ان میں کوئی بندہ تو موجود ہو this is an insult to us, to be very honest and it is insult to everybody who is sitting here لہٰذا جناب سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ آپ نے بہت اچھا کیا کہ that you came on time rather before the time I should say so لیکن تھوڑا سا خیال کریں اور اس کا کوئی way out نکالیں آپ جیسے بھی اسے technically handle کر سکتے ہیں لیکن اس طرح empty chairs کو speech کرنا توہین ہے۔بس میری اتنی سی گزارش ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بریگیڈیئر صاحب! Last time جناب احمد خان صاحب نے یہاں پر on the floor of the House فرمایا تھا کہ آپ تاخیر سے اجلاس شروع کرتے ہیں۔ہم نے تو اس روایت کو ختم کیا ہے ٹائم بچایا ہے، میں نے اس دن یہ رولنگ دی تھی کہ کوئی ممبر آئے یا نہ آئے Chair ٹائم پر آئے گی اور انہوں نے اجلاس شروع کر دینا ہے اور میں تو اسی چیز کا پابند ہوں۔ اگر یہاں پر اپوزیشن سے دوست نہیں آئے یا گورنمنٹ کی طرف سے نہیں آئے تو یہ میری liabilities میں نہیں ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ہم نے یہاں پر جو تجاویز دینی ہیں ان کو note down کون کرے گا؟ Is there anybody to represent the government. ہم نے کس کو اپنی باتیں سُنانی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا آفتاب احمد خان! ساری صورتحال آپ کے سامنے ہے۔ہم تھوڑی دیر کے لئے ہاؤس کو adjourn کر لیتے ہیں تاکہ فنانس منسٹر آ جائیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! مسئلہ یہ نہیں کہ اپوزیشن benches کے ممبران کم ہیں یا حزب اقتدار کے ممبران کم تعداد میں موجود ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ وزیر خزانہ کو یہاں ایوان میں موجود ہونا چاہئے اور سیکرٹری خزانہ یا ایڈیشنل سیکرٹری کو آفیشل گیلری میں موجود ہونا چاہئے تاکہ وہ نوٹ کر سکیں کہ ہم کیا کیا تجاویز دے رہے ہیں۔ جس دن بجٹ پیش ہونا تھا تو اس روز ہمارے پیپلز پارٹی کے دوستوں نے کہا کہ ہم boycott کر رہے ہیں۔ قومی اسمبلی میں بھی انہوں نے boycott کر دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ ہماری مشاورت کے بغیر یہ بجٹ بنایا گیا ہے۔ ہمارے وفاقی وزیر خزانہ کسی اور کے حکم سے آئے ہوئے ہیں۔

پیپلز پارٹی نے صوبہ پنجاب کے حوالے سے بھی یہی کہا ہے ہمارے مشورے سے یہ بجٹ نہیں بنایا گیا۔ میں کہتا ہوں کہ ہمارے صوبائی وزیر خزانہ ایوان میں تشریف نہ لا کر ثبوت دے رہے ہیں کہ ان کا اس بجٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ بجٹ اجلاس ہو رہا ہو اور وزیر خزانہ ایوان میں موجود نہ ہوں۔ کل بھی انہوں نے کسی منسٹر کی ڈیوٹی لگا دی تھی اور آج بھی وہ ابھی تک تشریف نہیں لائے۔ یہاں ایوان میں اس وقت کوئی حکومتی وزیر موجود نہیں ہے اور ان کی خالی کرسیاں ہنس رہی ہیں۔ اگر وزراء کے پاس وقت نہیں ہے تو آپ اس بجٹ اجلاس کو محرم کے بعد رکھ لیں۔ آپ عاشورہ کے بعد یہ بجٹ اجلاس کر لیں۔ اگر وزراء صاحبان صبح کے وقت نہیں اُٹھ سکتے تو آپ مغرب کے بعد اجلاس کر لیا کریں۔ پہلے وزراء اُٹھتے نہیں اور جب اُٹھتے ہیں تو اپنے دفاتر میں چلے جاتے ہیں اور وہاں سے پانچ بجے کے بعد فارغ ہوتے ہیں۔ ہم آپ کے بڑے شکر گزار ہیں کہ آپ نے بر وقت اجلاس شروع کرنے کی اچھی روایت ڈالی ہے لیکن جب آپ کی حکومت اور وزراء serious نہیں ہیں تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ حکومت کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ اس اسمبلی کا سب سے اہم کام legislation کرنا اور بجٹ منظور کرنا ہوتا ہے۔ یہ پورے سال کا بجٹ ہے اور اس non-serious رویے کی وجہ سے ان کو بعد میں کئی مرتبہ ضمنی بجٹ لانا پڑتا ہے۔ ایسے نظام نہیں چلے گا۔ میرا خیال ہے کہ آپ جمعتہ المبارک کی نماز کے بعد اجلاس منعقد کر لیں اور اس وقت تک اجلاس adjourn فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ٹھیک ہے ایک گھنٹے کے لئے اجلاس adjourn کیا جاتا ہے۔ اس وقت دس بجنے والے ہیں اور ان شاء اللہ 11:00 بجے اجلاس شروع کریں گے۔

(اس مرحلے پر اجلاس کی کارروائی ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر دوبارہ کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی اب سالانہ بجٹ تقریر کے لئے میں بریگیڈیئر مشتاق صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی بات کریں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں نے ایک سیکنڈ بات کرنی ہے کیونکہ یہاں پر وزیر موصوف تشریف لے آئے ہیں تو آج ہماری پارٹی کی پُرامن احتجاج کی کال عمران خان کے ریلیز کے لئے ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ابھی اس وقت ہمارے ایم این ایز اور ایم پی ایز کے گھروں میں چھاپے مارے

جارہے ہیں اور دفعہ 144 نافذ کر دی گئی ہے، کیا آئین ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم پر امن احتجاج کر سکیں، کیاوزیر موصوف اس حوالے سے وضاحت فرمائیں گے؟ ابھی کرنل شعیب صاحب بات کر رہے تھے کہ لوگوں کے سروں پر شیل لگے ہیں مگر ہم سب یہاں پر خاموش بیٹھے ہیں اس بجٹ کا فائدہ اس وقت ہو گا جب آپ لاء اینڈ آرڈر maintain کر سکیں گے کیونکہ آپ تو لاء اینڈ آرڈر کو خراب کر رہے ہیں تو میری گزارش ہے کہ وزیر موصوف اس حوالے سے وضاحت فرمادیں کہ اگر ان کا یہی پروگرام ہے تو ہم بھی اپنا کوئی پروگرام بنالیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! پُر امن احتجاج تو ہر پارٹی کا حق ہے۔جی وزیر پارلیمانی امور!

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور(جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پُر امن حتجاج کرنے پر کسی قسم کا کوئی اعتراض کسی کو بھی نہیں ہے اور اگر دفعہ 144 کا نفاذ کیا گیا ہے تو ظاہر ہے پھر اس پر عملدرآمد کروایا جائے گا۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ ہمیں لاء نہ پڑھائیں۔یہ جو دفعہ 144 گورنمنٹ لگاتی ہے۔ ایک طرف یہ کہہ رہے ہیں کہ پُر امن احتجاج کر رہے ہیں۔ ہمارے کسی رکن اسمبلی نے کوئی ایسا احتجاج کیا ہو جس سے لاء اینڈ آرڈر کی situation create ہوئی ہو تو آپ بتادیں۔ آپ آنسو گیس کے شیل مار رہے ہیں، لوگوں کو پکڑ رہے ہیں اور لوگوں کی چادر چار دیواری کا تقدس پامال کر رہے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ ان سے کہیں کہ enough is enough اب بس کریں اور ان کو آرام سے احتجاج کرنے دیں، احتجاج سے ان کو کوئی فرق نہیں پڑنا جیسے بجٹ کا فرق نہیں پڑنااور انہوں نے بجٹ پاس کروالینا ہے۔میری گزارش ہے کہ saner element should prevail now

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور(جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ بالکل اجازت لے کر احتجاج کریں لیکن اگر کسی جگہ روڈز بلاک کریں گے یا کوئی violation کریں گے تو ظاہر ہے ایڈمنسٹریشن نے اپنی کارروائی تو کرنی ہے لیکن گورنمنٹ کی طرف سے کوئی پابندی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! جس طرح راناصاحب فرمارہے ہیں آپ رپورٹ منگوالیں۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور(جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں ایڈمنسٹریشن سے رپورٹ لے لیتا ہوں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! دفعہ 144 ابھی نافذ کر رہے ہیں لیکن پولیس کے چھاپے رات سے جاری ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب بجٹ پر بحث شروع ہو رہی ہے۔شیخ صاحب! پلیز آپ تشریف رکھیں۔

جناب سجاد احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی وڑائچ صاحب!

جناب سجاد احمد: جناب سپیکر! دفعہ 144 تو آج لگی ہے جس کا اطلاق آج دن سے ہو گا لیکن یہ رات 10 بجے ہمارے گھروں میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہ تو 9۔ مئی سے آگے نکلنا ہی نہیں چاہ رہے یہ پاکستان کو اس جگہ پر لے کر جانا چاہ رہے ہیں جو بند گلی کا راستہ ہے۔یہ اس میں خود پھنسے ہوئے ہیں اس طرح ان کی جان نہیں چھوٹنی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وڑائچ صاحب! میں نے منسٹر صاحب سے رپورٹ منگوانے کا کہا ہے۔ وڑائچ صاحب کا مائیک on کریں۔

جناب سجاد احمد: جناب سپیکر! آپ انٹرویو دیکھیں کہ ان کے اپنے لوگ ان کے خلاف گواہیاں دے رہے ہیں، آپ دیکھ رہے ہیں کہ جنرل باجوہ کے خلاف، میاں صاحب کے خلاف، ان کی حکومت اور ان کے کرتوت سامنے آ رہے ہیں اور بہت جلد یہ بے نقاب ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وڑائچ صاحب! تشریف رکھیں اس پر رپورٹ آ جاتی ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! مجھے ابھی ایک message آیا ہے کہ احتجاج، ریلیوں اور دھرنوں پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ یہ کس قانون کے تحت پابندی لگا سکتے ہیں؟ اگر آپ کا آئین آپ کو اجازت دیتا ہے، آپ free and fair trial تو نہیں کر رہے چلیں چھوڑ دیں مگر آپ کا freedom of speech , freedom of association , freedom of gathering سارا کچھ ہے لیکن منسٹر صاحب بڑے آرام سے فرما دیں گے کہ مجھے تو پتا نہیں ہے مگر اس کا مطلب یہ

ہے کہ آپ لوگ ہمیں instigate کر رہے ہیں ان پر بھی دفعہ 109 لگ جائے گی کہ ہمیں instigate کرتے ہیں اس لئے انہیں چاہئے کہ پر امن احتجاج ہو رہا ہے اسے ہونے دیں نہیں تو پھر ہم ادھر ہی احتجاج شروع کر دیں گے پھر آپ کیسے کہیں گے چونکہ ہم پر امن احتجاج تو کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ کا point آ گیا ہے۔جی منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور(جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ان لوگوں کو ایک چیز اپنے ذہن میں رکھنی چاہئے اور پورے پاکستان کے لوگوں کو پتا ہے کہ 9 مئی پاکستان کی تاریخ کا ایک سیاہ دن ہے اور رہے گا۔(شور وغل)

معزز اراکین حزب اختلاف کی جانب سے آوازیں: اس سے آگے چلیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk please شیخ صاحب! تشریف رکھیں۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور(جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): اب بات سن لیں نا۔ ایک تو سنتے نہیں ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ کوئی نئی چیز تو ہو نہیں رہی آپ تو پھر ان کو موقع دے رہے ہیں ان کی بات بھی سن رہے ہیں اور ہم بھی ان کی بات سن رہے ہیں جبکہ اسی Chair پر پرویز الٰہی بیٹھے ہوتے تھے تو ہماری تو کوئی بات بھی نہیں سنتا تھا۔ جب یہ ہمارے ساتھ سب کچھ کرتے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House, order in the House. شیخ صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور(جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہم نہیں چاہتے کہ کسی بھی سیاسی کارکن پر بلاوجہ کوئی چھاپہ ڈلے یا وہاں پر ایڈمنسٹریشن کے لوگ جائیں۔ جیسے آپ نے مجھے کہا ہے میں ابھی ان سے رپورٹ لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔

جناب سجاد احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وڑائچ صاحب! آپ دیکھیں آج بجٹ پر بحث ہے۔

جناب سجاد احمد: جناب سپیکر! یہ پچھلے چالیس سال سے بیٹھے ہیں۔

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 2024-25 پر عام بحث (۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: رپورٹ تو آنے دیں، پتا کرانے دیں۔ اب بجٹ پر بات کرنے دیں آپ حکومتی بنچز کو کوئی اچھی اچھی تجاویز دیں۔ جی، جناب بریگیڈیئر مشتاق احمد!

جناب مشتاق احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ for giving me floor and to speak on the provincial budget 2024-25 جیسے آپ کو پتا ہے کہ جب آج صبح ہم آئے تو صحیح بات بتاؤں کہ honestly میں نے اس بجٹ پر بہت تیاری کی تھی اور دل سے تیاری کی تھی اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ دل میں یہ خدشہ تھا کہ اس تیاری کا فائدہ نہیں ہو گا لیکن میں نے اپنی یہ کوشش کی چونکہ مجھے یہاں اس لئے بھیجا گیا ہے کہ میں اپنے علاقے کے عوام کی نمائندگی کروں اور اس بجٹ کے اندر جو خامیاں ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House, order in the House. جی، بریگیڈیئر صاحب!

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! اگر یہ دوست چاہتے ہیں کہ کوئی بات نہ کرے تو ہم ویسے ہی کوئی اتنی interest نہیں رکھ رہے۔ جب سے یہ بجٹ پیش ہوا ہے جو حکومتی بنچز کا رویہ رہا ہے اس سے یہ لگ رہا ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بریگیڈیئر صاحب! پلیز آپ جاری رکھیں۔

جناب مشتاق احمد: آپ گھر میں بیٹھ کر یہ ساری بات چیت کریں اور وہاں پر اپنے یہ لیکچر کریں اور اگر کوئی بندہ بات کرنا چاہ رہا ہے تو اسے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔ بہت مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بریگیڈیئر صاحب! پلیز۔

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! میں نے جو بجٹ دیکھا ہے میں اس پر کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کروں گا چونکہ قائد حزب اختلاف نے already بڑی comprehensive speech کی ہے جس میں بجٹ کے سارے aspects کو encompass کیا ہے۔ میں چند ایک ان چیزوں کی طرف دھیان دلانا چاہوں گا جن کا direct میرے حلقے سے تعلق ہے، اس کا تعلق اس ہاؤس اور پورے پنجاب سے

ہے۔ ہمارا سب سے important aspect which is road connectivity جس کے بارے میں بڑا زور و شور سے کہا جاتا ہے کہ موجودہ حکومت نے روڈز کے جال بچھائے ہیں اور بہت کچھ کیا ہے۔ میں صرف اس کی سوچ پر جانا چاہتا ہوں میں اس وقت تھوڑی سی disjointed speech کروں گا لیکن میں سوچ پر جانا چاہتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ شاید حکومتی بنچز اس کو سمجھنے کی کوشش کریں گے کہ اس پنجاب کے ساتھ اس ملک کے ساتھ اس بجٹ کے نام پر ہو کیا رہا ہے۔ میں صرف C&W کی روڈز کا تھوڑا سا بتا دوں کہ 24-2023 میں جو ongoing schemes اور نئی سکیمز تھیں وہ بجٹ کے اندر 1819 سکیمیں رکھی گئی تھیں میں 24-2023 current Financial Year کی بات کر رہا ہوں۔ چند ایک چیزیں ضروری یاد رکھنی ہیں تاکہ آپ کو اندازہ ہو کہ ہمارے ساتھ ہو کیا رہا ہے last year یا this current Financial Year میں C&W کی ٹوٹل allocation 1047.4 billion تھی اب میں جو اگلا figure دینے لگا ہوں کاش یہاں پر C&W ڈیپارٹمنٹ کا کوئی بندہ بیٹھا ہو یا منسٹر صاحب بیٹھے ہوتے اور مجھے بتاتے کہ یہ jugglery کیسے ہوئی ہے۔ آپ کے اس document کے اندر پچھلے سال کا throw forward لکھا ہوا ہے میرے پاس 24-2023 کا بجٹ موجود ہے اس کا صفحہ 285 ہے اس کے اندر throw forward 1918.4 billion rupees ہے انہوں نے 1918 کا throw forward رکھا ہوا ہے after having consumed 1047 billion of the current financial year جب میں اسے بجٹ 25-2024 سے correlate کروں گا تو آپ کو صحیح سمجھ آئے گی اور اس ہاؤس کو بھی سمجھ آئے گی کہ یہ ظلم ہو کیا رہا ہے where the money is going into the black hole.

جناب سپیکر! 25-2024 کے ٹوٹل بجٹ کے اندر 1117 سکیمیں آ جاتی ہیں۔ میں اکنامکس کا سٹوڈنٹس نہیں ہوں I am just a parliamentarian میرے حساب سے پچھلے سال کی جتنی بھی سکیمیں ہیں وہ ساری ongoing میں ہونی چاہئے تھیں اور اس وقت ongoing کی ٹوٹل سکیمیں 528 آ گئی ہیں اور انہوں نے پھر 589 نئی سکیمیں add کر دی ہیں۔ اس سال جو ٹوٹل allocation کی ہے وہ 1043 billion ہے۔ میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا کہ پچھلے سال 24-2023 کے بجٹ میں وہ جو 918۔ارب روپے کا throw forward تھا اسے زمین کھا گئی یا آسمان کھا گیا؟ ان 1800 میں سے کتنی سکیمیں مکمل ہوئیں؟ کتنی سکیمیں cap کر دی گئیں، کتنی سکیمیں ختم کر دی گئیں؟

جو سکیمیں ختم کر دی گئی ہیں وہ کس بنیاد پر ختم کی گئی ہیں اور کیوں ختم کی گئی ہیں؟ کیا کسی نے وہ سکیمیں گھر لے کر جانی تھیں؟ this is the wastage of the national exchequer اگر ہم اسی طرح کرتے رہیں گے تو ہم اربوں روپے لگائیں گے اور پھر آدھی سکیمیں ختم کر دیں گے نہ اگلے کا فائدہ نہ پچھلے کا فائدہ۔ اس بجٹ کا کیا سر پیر ہے؟ آگے جو throw forward بتا رہے ہیں وہ 2025 billions کا ہے اور 918 غائب ہیں۔ جب یہاں پر بجٹ کی closing speech ہو تو C&W کے منسٹر آئیں اور تھوڑی سی مہربانی کر کے ہمیں بتا تو دیں کہ آپ ہمارے ساتھ یہ ظلم کیوں کر رہے ہیں؟ یہ کس کا پیسا ہے؟ کیا یہ کسی کا ذاتی پیسا ہے؟ چونکہ میں C&W ڈیپارٹمنٹ کی بات کر رہا ہوں اس لئے میں تھوڑی سی ایک اور گزارش کر دوں کہ چونکہ ہماری کمیٹیز نہیں بنیں اس لئے with the respective department ہمارا interaction بڑا کمزور ہو رہا ہے۔ میں نے کوشش کی مجھے کم از کم district wise بتائیں کہ آپ نے کتنی سکیمیں دی ہیں اور funds allocation کیا ہے؟ کوئی بندہ اُدھر آنے کو تیار ہی نہیں ہے اور نہ ان سکیمز کے لئے funds کی allocation بتانے کو تیار ہے۔ میں نے analysis کیا ہے کہ ہمارے چھوٹے بڑے total 38 اضلاع ہیں اور ان کی تقریباً 1117 سکیمیں ہیں۔ میں اس وقت صرف چار یا پانچ اضلاع کی سکیموں کے بارے میں بتاؤں گا۔ جب میں نے یہ بجٹ پڑھا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس کے اندر چار یا پانچ ایسے اضلاع ہیں کہ جن کو بہت زیادہ سکیمیں دی گئی ہیں۔ اگر کسی کی جرات ہے تو اس کی evaluation کرے۔ مجھے تو ایسے لگ رہا ہے کہ ہم یہاں پر ضلع کونسل کا بجٹ پیش کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں صرف چار یا پانچ اضلاع کی بات کروں گا۔ راولپنڈی، گجرات، منڈی بہاؤالدین، سرگودھا، چکوال، خوشاب اور قصور کے اضلاع کو 35 فیصد funds اور سکیمیں دی جا رہی ہیں۔ کیا ہم یہاں پر اس لئے بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہم نے کسی ضلع کونسل کا بجٹ پیش کرنا ہے یا پورے صوبہ پنجاب کا بجٹ ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے؟ اس بجٹ میں ضلع راولپنڈی کے لئے محکمہ C&W کی 68 سکیمیں دی گئی ہیں۔ ضلع گجرات کی 57 سکیمیں ہیں اور 38 سکیمیں منڈی بہاؤالدین کی ہیں۔ منڈی بہاؤالدین کتنا بڑا ضلع ہے؟ میری کسی سے مخالفت نہیں but I have a right to ask from this forum کہ آپ یہ ظلم ہمارے ساتھ کیوں کر رہے ہیں؟ کیا یہ پورا صوبہ پنجاب کسی کی جاگیر ہے، کیا یہ کسی کی ذاتی money سے allocation ہو رہی ہے کہ جس کو جتنا چاہو dole out کر دو اور جو چار سجدے

زیادہ کرے گا اس کو دے دو۔ جناب والا! ایسا بالکل نہیں ہونا چاہئے۔ ہم نے ایسا سلوک بلوچستان کے ساتھ کیا اور آج بلوچستان اپنا حصہ لے رہا ہے۔ آپ نے ساؤتھ پنجاب کے ساتھ ایسا کیا اور جب وہاں کی عوام نے شُور مچایا تو آپ کو انہیں ان کا حق دینا پڑا ہے۔ یہی کام آپ نے اب Central and Northern Punjab کے ساتھ شروع کر دیا ہے۔ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں، آپ لوگوں کو ان کی requirement کی بنیاد پر ترقیاتی بجٹ کیوں نہیں دے رہے اور آپ آبادی کی بنیاد پر allocation کیوں نہیں کر رہے؟ میں نے پچھلے بجٹ میں تقریر کرتے ہوئے درخواست کی تھی کہ مہربانی کر کے Provincial Financial Award کا اعلان کریں۔ حکومت کب Provincial Financial Award دے گی؟ ایک روایت چلی آ رہی ہے کہ ایک بندہ وزیر اعلیٰ سے ملے گا یا سیکرٹری فنانس سے ملے گا تو پھر اس کی سکیمیں بجٹ میں آئیں گی۔ ایسا کیوں ہے؟ Is this the integrity of this House? میں نے پانچ، چھ اضلاع کے نام لئے ہیں کہ ان کو بہت زیادہ funds اور سکیمیں دی گئی ہیں اگر کسی کو شک ہے تو مجھے challenge کر سکتا ہے۔ اس کے برعکس اس بجٹ میں ضلع جہلم کے لئے 189 ملین یعنی تقریباً 18 کروڑ روپے کی total financial allocation کی گئی ہے۔ ضلع جہلم نے کیا قصور کیا ہے؟ I speak here and stand here for the entire Punjab, but my district and my constituency PP-26 is my priority. اس ضلع جہلم کے لئے پورے سال کے لئے آپ نے 189 ملین روپے allocate کئے ہیں اور وہ funds بھی in lieu of four pieces دیئے گئے ہیں۔ کیا آپ چار چار کروڑ روپے دے کر ضلع جہلم کی ترقی کریں گے اور مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی کہ میں اس بجٹ پر کیا بات کروں اور کہاں سے شروع کروں؟

جناب سپیکر! یہاں ایوان میں منسٹر فنانس بیٹھے ہوئے ہیں اور مجھے پتا ہے کہ انہیں میری اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن میں یہاں ہاؤس میں حکمران جماعت کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ نے 2024 کے الیکشن میں میرے ضلع جہلم سے پانچ seats lose کی ہیں اور اگر آپ کا یہی رویہ رہا تو یہ جو آپ کے notified MNAs ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ اگلی دفعہ یہ بھی نہیں ہوں گے۔ ضلع جہلم کی عوام دیکھیں گے کہ فارم 47 کب تک آپ کی مدد کرے گا۔ مجھے

یقین ہے اور میرا ایمان ہے کہ اگر آپ نے یہی ناانصافی جاری رکھی تو پھر فارم 47 بھی آپ کی مدد کو نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر! آپ مجھے تھوڑا سا زیادہ وقت دے دیں and I assure you کہ میں کوئی irrelevant بات نہیں کروں گا۔ I will speak to the facts and will speak for the people who matter.

جناب ڈپٹی سپیکر: بریگیڈیئر مشاق احمد! آپ اپنی بات مکمل کریں۔

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! اب میں Local Government and Community Development کے حوالے سے بات کروں گا۔ اس وقت لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ منسٹر صاحب ایوان میں تشریف فرما نہیں ہیں اور اگر جناب ذیشان رفیق یہاں پر آ جاتے تو بڑی اچھی بات ہوتی۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگلا بجٹ آنے دیں ہم لوکل گورنمنٹ کے ذریعے بہت کام کریں گے۔ ہم drainage system کو ٹھیک کر دیں گے۔ ہم جس محلے میں جاتے ہیں تو وہاں پر drainage کے مسائل ہمارا استقبال کرتے ہیں اور بدبو ہمارا استقبال کرتی ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے اور اگر یہ حقیقت ہے تو پھر ان مسائل کو حل کیوں نہیں کیا جاتا؟ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ مہربانی کر کے اپنی capacity and capability کو develop کریں اگر Local Government and Community Development کی وزارت کے پاس capacity نہیں ہو گی تو آپ صرف one by one کام کرتے رہیں گے اور آپ کبھی بھی ہمہ گیر ترقی اور بہتری کے کام نہیں کر سکیں گے۔ انہوں نے اس بجٹ میں Local Government and Community Development کے لئے 61 بلین روپے کے development projects رکھے ہیں لیکن ضلع جہلم میں ان 61 بلین روپے میں سے ایک اینٹ بھی نہیں لگائی جا رہی۔ اگر میں غلط ہوں تو مجھے correct کر دیں اور اگر میں غلط ثابت ہو جاؤں تو میں قصوروار ہوں اور میں اس ہاؤس کے سامنے کھڑا ہو کر معافی مانگنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ میرے ضلع اور حلقے کے ساتھ زیادتی کیوں کر رہے ہیں؟ لوکل گورنمنٹ نے کوئی sucker machines لینے کی کوشش نہیں کی اور نہ کوئی dump trucks خریدے گئے ہیں۔ زیادہ تر کام یہی ہیں کہ roads بنا دو اور ٹف ٹائلز لگا دیں۔ یہ

زیادتی ہے اور میں موجودہ حکومت اور منسٹر لوکل گورنمنٹ سے گزارش کروں گا کہ مہربانی کرکے اس کو reconsider کریں اور میرے ضلع کے لئے بھی کچھ funds مختص کر دیں۔

جناب سپیکر! میں تیسری بات واٹر سپلائی کے حوالے سے کروں گا۔ میرا 99 فیصد علاقہ بارانی ہے اور ہمارا سارا واٹر سپلائی سسٹم water reservoir based ہے۔ صوبہ پنجاب میں واٹر سپلائی کے لئے 8۔ ارب روپے کے projects دیئے گئے ہیں۔ میرے ضلع میں واٹر سپلائی کے حوالے سے کوئی نیا project نہیں دیا گیا صرف تین چار جاری سکیموں کے لئے کچھ رقم کی allocation کی گئی ہے۔ ان کی بڑی مہربانی کہ انہوں نے یہ allocation کر دی ہے اگر نہ کرتے تو ہم نے کیا کر لینا تھا۔ میری گزارش ہے کہ بارانی علاقوں اور خصوصاً ضلع جہلم کے لئے بھی واٹر سپلائی سکیموں کے حوالے سے funds مختص کئے جائیں۔

جناب سپیکر! میں اپنی تقریر کو wind up کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ دو تین departments کی جو major disparities تھیں وہ میں نے point out کر دی ہیں۔ اب میں Irrigation and Power Department کے حوالے سے بات کروں گا۔ یہ محکمہ flood protection اور canal network کو دیکھتا ہے۔ ہمارے ہاں ایک چک نظام bridge ہے۔ پچھلے 20 یا 25 سالوں سے ہم سُن رہے ہیں کہ چک نظام میں bridge بننا ہے لیکن وہ نہیں بن سکا۔ اس سال کے بجٹ میں مجھے بہت امید تھی کی حکومت چک نظام bridge کے لئے funds مختص کرے گی لیکن ایسا نہیں ہوا۔ میں گزارش کروں گا کہ یہ bridge چک نظام میں بننا چاہئے اور اس کے لئے موجودہ بجٹ میں funds مختص کئے جائیں۔

جناب سپیکر! اب میں محکمہ صحت کے حوالے سے بات کروں گا۔ میرا خیال ہے کہ پورے صوبہ پنجاب میں شعبہ صحت کے حوالے سے بہت زیادہ issues درپیش ہیں۔ وقفہ سوالات کے دوران ہمیں پتا چلا کہ یہ BHUs, RHCs and THQs میں ڈاکٹروں کی کمی کو locum کے ذریعے پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک مرتبہ locum کی بات ہوئی اور اس کے بعد اب تک silence ہے۔ کوئی پتا نہیں کہ ڈاکٹروں کی یہ کمی کب پوری ہوگی۔ اس سلسلے میں میری کچھ گزارشات ہیں۔ ہمیں اخبارات کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ حکومت health and education sector کے حوالے سے restructuring of departments کر رہی ہے۔ یہ aspects اس

ہاؤس کے لئے بہت اہم ہیں۔ کیا کسی نے اس ہاؤس کو ہیلتھ پالیسی، locum کے حوالے سے اعتماد میں لیا ہے اور کب تک آپ ڈاکٹرز کی کمی کو پورا کریں گے؟ یہ صرف ضلع جہلم کا نہیں بلکہ پورے صوبہ پنجاب کا مسئلہ ہے۔ آپ hundreds of schools کو privatize کر رہے ہیں۔ آپ کس پالیسی کے تحت ان سکولوں کو privatize کر رہے ہیں، کیا اس ہاؤس میں کسی کو کچھ پتا ہے؟ اگر حکومتی ممبران کو پتا ہے تو ہمیں بتا دیں کہ this is the central policy کہ جس کے تحت ہم سکولوں کو privatize کر رہے ہیں۔ ہمیں تو اخبارات سے پتا چلتا ہے۔ ہمیں بتا تو دیں کہ کس کس ڈیپارٹمنٹ میں آپ restricting کر رہے ہیں، اس کے objectives کیا ہیں، کس پالیسی کے تحت اور کس time frame میں آپ ایسا کر رہے ہیں؟ میری درخواست ہے کہ کم از کم تین policy statements آنی چاہئیں اور ان تینوں پر ایک ایک دن اس ہاؤس میں بحث ہونی چاہئے۔ ایجوکیشن، ہیلتھ اور گورنمنٹ کے departments کی restructuring کے حوالے سے policy statements دی جائیں۔ اس بارے میں ہاؤس میں بحث رکھی جائے اور اس کے objectives بتائے جائیں۔ اس ہاؤس کو اس بابت پتا ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میرے حلقے میں lillah Interchange کے ساتھ ٹوبہ کا ٹراما سنٹر ہے۔ یہ 34 سے 37 کروڑ روپے کا پراجیکٹ ہے۔ اس پر 10 کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ اس ٹراما سنٹر کے لئے funds مہیا کئے جائیں۔ میرا رونا پھر وہی ہے، میں پچھلی دفعہ بھی رویا تھا اور میں آج پھر روؤں گا۔ میرا یہ کام ہے کہ میں اپنے حلقے کے مسائل کو یہاں پر point out کروں اور میں یہ کام کرتا رہوں گا۔ میں پہنچاتا رہوں گا۔ دستک کے نام سے ایک پروگرام ہے میں اس دستک کی بات تو نہیں کروں گا لیکن میں آپ اور منسٹر صاحب پر دستک ضرور دیتا رہوں گا۔ ہمارا ایک lillah-Jehlum dual carriageway road Project ہے جو ہمارے لئے عذاب بن چکا ہے۔ میری خواہش ہے کہ ان میں سے کوئی وہاں پر جاتا وہاں سے لوگوں نے نقل مکانی شروع کر دی ہے آپ وہاں جا کر پوچھ لیں۔ ضلع جہلم کے ساتھ یہ دشمنی ہو رہی ہے خدا کے لئے یہ مت کرو۔ You have ruled Dist. Jhelum for 35 years. کچھ اُس کا ہی خیال کر لو۔ میں نے یہ دھمکیاں بھی سُنی ہیں کہ جو احتجاج کرے گا اُس پر پرچے درج کرا دیں گے۔ میں آپ کو لکھ کر دے سکتا ہوں کہ پرچوں کی وجہ سے لوگوں کا احتجاج بند نہیں ہو گا۔ کسی کو اگر یہ غلطی فہمی ہے تو وہ دُور کر لے۔ وہ چاہے وزیر ہے یا وزیر اعلیٰ ہے احتجاج لوگوں کا حق ہے کیونکہ لوگ

مر رہے ہیں اور لوگوں کو مرنے بھی نہیں دینا چاہتے؟ آپ کیا چاہتے ہیں کہ لوگ گھروں میں بیٹھ کر مریں یہ نہیں ہو سکتا۔ آپ کے پاس ہر ایک کے لئے پیسے ہیں اگر پیسے نہیں ہیں تو میرے ضلع کے لئے کوئی فنڈ نہیں ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ Lillah Jhelum Dual Carriage Way کے لئے کم از کم 5۔ارب روپے رکھیں۔ وفاقی حکومت نے ڈیڑھ ارب روپیہ رکھ کر ہمارے ضلع کی توہین کی ہے۔ Original project cost was 14.6 billion but due to the delay of three years the cost has already exceeded 20 billion اس کے علاوہ آپ نے کھیوڑہ کا نام سُنا ہو گا جو نمک والا علاقہ ہے وہاں ہماری ایک main artery ہے جو شہر کے اندر سے گزرتی تھی وہاں پر ٹریفک بہت بڑھ چکی ہے جس کی وجہ سے وہ اس وقت خُونی رستہ بن چکا ہے۔ ہم نے اس حوالے سے کئی forums پر request کی ہے میں یہ کہوں گا کہ اس پراجیکٹ میں چھوٹا بائی پاس لازمی شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر! اب میں ایجوکیشن کی طرف آتا ہوں میں اس پر کچھ زیادہ بات تو نہیں کروں گا میں ایک چھوٹی سی کہانی سناؤں گا۔ ہمارے ضلع کے اندر 1970 میں بوائز کا ایک ڈگری کالج بنا تھا، اُس کے بعد ایک وومن کالج پنڈ دادنخان اور ایک وومن کالج جلال پور بنا تھا۔ یہ تینوں ڈگری کالج تھے ہم نے ایجوکیشن میں اتنی ترقی کی ہے اور کسی plan میں نہیں ہے کہ پوری تحصیل کے 5 لاکھ لوگوں کے لئے کوئی ایک ڈگری کالج نہیں ہے کسی کو بھی اس کا کوئی احساس نہیں ہے۔ کسی نے بھی یہ نہیں سوچا کہ ہم اتنے بڑے علاقے کو مزید پسماندہ کر رہے ہیں اور یہاں پر نعرے لگ رہے ہیں کہ پڑھا لکھا پنجاب، کون سا پڑھا لکھا پنجاب؟ میری درخواست ہے کہ ہمارے ضلع کے ان تینوں ڈگری کالجز کو کم از کم 4 years program کے اندر لے کر آئیں۔ وہاں پر صرف دو سال کا بی اے پروگرام ہے اُس کے بعد طلباء کو مزید دو سال کے لئے کہیں اور جانا پڑتا ہے کبھی ایسے ہوا ہے؟

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ساتھ دو چار اور چیزوں کی بات کرنا چاہوں گا۔ ہمارے ہاں ICI کی ایک فیکٹری ہے جو بڑے عرصے سے وہاں پر کام کر رہی ہے اور لوگوں کے لئے بہت روزگار کا ذریعہ ہے۔ میں وزیر خزانہ سے request کروں گا کہ وہاں پر ICI فیکٹری اپنے زہر آلود پانی کو dispose of کرنے کے لئے 2400 کنال زمین throw away price پر against the will of people acquire کر رہی ہے۔ یہ ایک پرائیویٹ فیکٹری ہے Section 5 Land Acquisition

کے تحت صرف through negotiated settlement ہے اُس سے 5 ہزار لوگ متاثر ہو رہے ہیں۔ جو لوگ صدیوں سے اُس زمین کے وارث تھے اُنہیں pen of stoke کے ذریعے لاوارث کیا جارہا ہے۔ وہ دس پندرہ دن سے سراپا احتجاج ہیں لیکن کوئی اُن کی مدد کو آنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ یہ کیوں ہو رہا ہے؟ حکومت بے حس ہے، شاید ruthless ہے جس کی definition کی گئی تھی۔ خدا کے لئے ruthless ہونا ہے تو criminals کے لئے ہوں، عوام کے لئے ruthless نہ ہوں۔ اس forum پر میری استدعا ہے کہ وزیر خزانہ مہربانی کر کے اُس 00 24 کنال زمین کی land acquisition کی summary کور کوائیں۔ یہ نسلوں کا معاملہ ہے اگر اس کی فیکٹری کی مدد کرنا بہت ہی ضروری ہے یا اس کے آگے کوئی نہ نہیں کر سکتا تو کم از کم ان 5 ہزار لوگوں کی re-settlement کا plan کریں لیکن ان کو بے گھر اور لاوارث مت کریں۔

جناب سپیکر! کہنے کے لئے اتنا کچھ ہے لیکن آج کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ میری گزارشات بس اتنی سی ہی ہیں لیکن ان تھوڑی سی گزارشات کو بڑا سمجھیں اور میرے حلقے کے لوگوں پر مہربانی کریں۔ اگر آپ کہیں تو میں کسی کے ساتھ بیٹھنے کے لئے بھی تیار ہوں تا کہ میں اُس کو explain کر کے گزارش کر سکتا ہوں کہ ہمارے علاقے کی development کے لئے کام کیا جائے اور ہمارے اوپر کچھ رحم کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مشتاق صاحب! وزیر خزانہ نے آپ کی تمام باتوں کو بڑی توجہ سے نوٹ کیا ہے تو آپ وزیر خزانہ کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ جناب ذوالفقار علی شاہ!

جناب ذوالفقار علی شاہ: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم O بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O جناب سپیکر! پہلے دن قائد حزب اختلاف یہاں پر اپنی تقریر کر رہے تھے جس میں انہوں نے کچھ figures quote کئے تھے جو میرے لئے بڑے surprising تھے کیونکہ جب وہ figures quote کر رہے تھے تو مجھے محسوس ہوا کہ میں ان figures کے بارے میں جانتا ہوں تو پھر میں نے اپنا whatsapp check کیا تو پتا چلا کہ وہ ایک whatsapp group کے figures quote کر رہے تھے۔ وہ figures تھے کہ کسان کی جیب سے کتنے پیسے نکالے گئے۔ پاکستان میں اتنے ٹن گندم پیدا ہوئی، پنجاب میں اتنے ٹن گندم پیدا ہوئی اور پھر حساب کتاب کر کے انہوں نے بتایا کہ پنجاب کے اندر 787۔ارب روپے کا

خسارہ ہوا تو میں بڑا حیران ہو رہا تھا کہ اتنے precise figures کہاں سے آ گئے تو ایک website www.loksujag.com سے یہ figures quote ہو رہے تھے۔ میں ان figures کے بارے میں قائد حزب اختلاف کو criticize نہیں کر رہا لیکن numbers بڑے ظالم ہوتے ہیں۔ جب آپ numbers quote کرنا شروع کر دیں تو پھر آپ کو حساب دینا پڑتا ہے تو اس قسم کی website جن کا نہ کوئی سر ہے، نہ پیر ہے میں نے یہ ساری website visit کی ہے کہ یہ figures کہاں سے آ رہے ہیں، ان کا source کیا ہے اور یہ figures کہاں سے آ رہے ہیں کیونکہ گندم پر ہمارا بھی بڑا concern تھا اور ہم نے بھی اس معاملے پر بات کی ہے لیکن اتنے precise figures تو یہ صرف سنسنی خیز چیزیں ہوتی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسی چیزوں سے avoid کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں بجٹ کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے میں وزیر اعلیٰ صاحبہ اور اُن کی ٹیم خصوصی طور پر وزیر خزانہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آپ کا بجٹ کے تمام check points کو تقریباً cover کرتا ہے۔ سارے aspects کو دیکھا گیا ہے اور میرے لئے یہ بہت خوش آئند بات تھی کہ ہمارے debt کو reduce کر کے ختم کرنے کے لئے بھی effort کی گئی ہے اور یہ بہت بڑی بات ہے کیونکہ عام طور پر ان چیزوں کو نہیں دیکھا جاتا۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کچھ معاملات ایسے ہوتے ہیں جن کا تعلق پیسے سے نہیں ہوتا جس طرح اس وقت جو ہمارا "صاف سُتھرا پنجاب" پروگرام چل رہا ہے اور اس کی performance exceptional تھی اور میں نے اس قسم کی effort and vigilance آج تک نہیں دیکھی۔ میں نے دس سال بطور تحصیل ناظم گزارے ہیں اور میں نے خود services دی ہیں تو میں نے اس عید پر صفائی سُتھرائی کا جتنا اچھا نظام دیکھا ہے، لوگوں کو سڑکیں دھوتے ہوئے دیکھا ہے، ڈی سی کو کھڑے ہوئے دیکھا ہے یعنی پورا اسٹاف on toes تھا تو میں اپنی وزیر اعلیٰ صاحبہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں نے اُن سے ایک دفعہ گزارش کی تھی کہ دنیا آپ کے ساتھ جو مرضی کرتی رہے، جتنی مرضی سختیاں ہوں، IMF جو مرضی کرے، ورلڈ بنک جو مرضی کرے، انڈیا جو مرضی کرے، اسرائیل جو مرضی سازشیں کرے جھاڑو دینے سے آپ کو کوئی نہیں روک سکتا تو اگر service delivery دینا چاہتے ہیں تو اُس سے آپ کو کوئی نہیں روک سکتا۔ آپ اپنے لوگوں کی بہتری کے لئے کام کرنا چاہتے ہوں تو اُس کے لئے وسائل کی ضرورت نہیں ہوتی ایک will چاہئے

ہوتی ہے اور ایک vision چاہئے ہوتا ہے کہ میں نے یہ کام کرنا ہے تو ہمیں will, vision, vigilance and oversight کو improve کرنا ہے۔ ہم اس وقت ایک طوفانی کیفیت میں سے گزر رہے ہیں کیونکہ اس وقت ہمارے financial issues and problems بڑے سخت قسم کے ہیں اور ہم tight situation میں سے گزر رہے ہیں تو اُس وقت وہ کہتے ہیں کہ جب آپ طوفان میں سے گزر رہے ہوں تو You have to run your ship by lean and mean آپ کو سختی بھی کرنی پڑتی ہے اور آپ کو چیزوں کو دبا کر رکھنا پڑتا ہے اور آپ نے ضائع کچھ نہیں ہونے دینا۔ میں یہ درخواست کروں گا کہ مجھے سب سے ضروری چیز یہ نظر آتی ہے کہ جس وقت آپ چیزوں کو outsource کر رہے ہیں، آپ اپنے وسائل کی تنگی کی وجہ سے آپ عیاشی نہیں کر سکتے۔ آپ outsource کر رہے ہیں، مثال کے طور پر اس وقت آپ کی میونسپل سروسز کو outsource کرنے کی بات ہو رہی ہے۔ اس کے بعد ایجوکیشن کے اندر آپ سکولوں کو outsource کر رہے ہیں۔ آپ جب outsource کرتے ہیں تو اسی طرح پوری دنیا میں outsource ہوتا ہے۔ یہ کوئی نیا کام نہیں ہورہا ہے۔ حکومت اپنی سروسز outsource کرتی ہیں لیکن اس کے ساتھ ضروری ہوتا ہے، اگر آپ یہ کام نہ کریں تو یہ بڑا ظلم ہوتا ہے۔ آپ کو اس کی vigilance, monitoring اور oversight اس سے کئی گنا بڑھانی پڑتی ہے۔ آپ بے شک ٹھیکے پر دیں لیکن اس کو observe کریں۔ ہمارے resources اس وقت بہت قلیل ہے تو ہمیں ضرورت ہے کہ ہمارے جتنے بھی monitoring systems ہیں، ہماری oversight committees and standing committees ہیں یا اس کے علاوہ آپ کے portals ہیں۔ ان چیزوں کا آپ مثبت طریقے سے استعمال کریں کیونکہ اب ہم عیاشی کر نہیں سکتے۔ ہمارے پاس space نہیں ہے عیاشی کرنے کی۔ مجھے ایک will نظر آتی ہے کہ اگر ہم وہ صفائی ستھرائی پر کام کر سکتے ہیں اور اس قسم کا کام کر سکتے ہیں تو next step اور جو ہو گا جو next time ہم نے raise کرنا ہے وہ ہم نے اپنی monitoring میں کرنا ہے۔ وسائل کم ہوتے ہیں یا زیادہ ہوتے ہیں وہ ایک قدرتی چیز ہے ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں کر سکتے۔ ہم یہ کر سکتے ہیں کہ اپنے معاملات کو غور سے دیکھیں اور چیزوں کو چیک کریں۔

جناب سپیکر! اس وقت آپ سب لوگ جو ادھر موجود ہیں اپوزیشن والے ہوں یا حکومتی بنچوں کے ممبران ہیں ہم پچھلے بنچوں پر بیٹھے ہیں۔ ہم لوگوں کو یہ چیز واضح ہے اور آپ

جانتے ہیں کہ اس وقت کرپشن کی کیا پوزیشن ہے۔ یہ ایک negativity ہے جو ہمارے معاملات کو اور ہماری ترقی کو روک رہی ہے۔ یہاں systems jam ہو جاتے ہیں جب تک آپ ادھر خرچہ نہ کریں اور پیسا نہ لگائیں۔ ہمیں ان چیزوں کو دیکھنا ہے۔ ہم اس وقت ایک دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں اور ہمارے پاس جو کرپشن کے معاملات ہیں ان کو آپ کو چیک کرنا ہو گا۔ آپ کو اپنی vigilance بڑھانی ہو گی۔ اگر آپ دیکھتے رہیں گے تو معاملات اور ہوں گے چیزیں کنٹرول میں رہیں گی۔ اگر آپ نہیں دیکھیں گے اور سارا کچھ ایک ہی بندے کے ذمہ لگا دیں گے کہ وہی ہر چیز کو دیکھنے اور کرنے والا ہو گا تو معاملات مشکل ہوتے جائیں گے۔ اس لئے میری آپ سے یہ درخواست ہو گی کہ آپ کا جو oversight function ہے اس ہاؤس کا جو oversight function ہے اس کو مؤثر بنایا جائے بلکہ اس کو multiplier لگا کر اس میں مزید سختی کی جائے کیونکہ ہمارے پاس یہ وقت عیاشی کرنے کے لئے نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں اپنے حلقے کے متعلق بات کروں۔ مجھے کچھ چیزیں بجٹ کے اندر نظر آئی ہیں جو میری طبیعت کے مطابق نہیں ہیں یا میری سمجھ کے مطابق نہیں ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ ہم نے targets or goals clearly set نہیں کئے۔ یہاں کئی معاملات اور کئی allocations ایسی ہیں جو ہم نے کر دیئے ہیں لیکن ان کی کچھ سمجھ نہیں آتی کہ ہم کرنا کیا چاہ رہے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ نے اقلیتی افراد کے لئے آپ نے ایک رقم مختص کر دی ہے۔ مقصد تو یہ کہ ہم کرنا کیا چاہ رہے ہیں ہم اقلیت کو دینا کیا چاہ رہے ہیں، ہم اس وقت کدھر ہیں اور کدھر جانا چاہ رہے ہیں۔ اس چیز پر تھوڑی سی توجہ دینی چاہئے کہ آپ کے جو goals ہیں وہ تھوڑے سے tangible ہوں کہ ہمیں پتا ہو کہ ہمارا ہدف یہ ہے اور ہم نے یہاں تک پہنچنا ہے۔ ہم نے اگلے پانچ سالوں میں کدھر جانا ہے، ایک سال میں کتنا حصہ cover کرنا ہے۔ یہ میری تجاویز ہیں کہ goals clear ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر! ہمارے کچھ معاملات اس قسم کے ہیں کہ جن کو reconsider کرنا چاہئے۔ ہیلتھ کے بہت بڑے issues ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ اس وقت ہمارے پاس جو بیماریاں ہیں ان میں diabetes, heart disease and cancer کی دن بدن ratio بڑھتی جا رہی ہیں اور ہم دنیا کے اندر diabetes میں پہلے نمبر پر ہیں۔ ہم health curative سے تھوڑا ہٹ

کر ہیں ہمیں preventive health کے بارے میں سوچنا چاہئے کہ یہ مسائل پیدا کیوں ہو رہے ہیں۔ یہ تو کوئی حل نہیں ہے کہ آپ انسولین لگاتے جائیں، لگاتے جائیں، آپ یہ تو دیکھئے کہ diabetes اتنی کیوں پھیل رہی ہے اور ہم پہلے نمبر پر کیوں ہیں۔ یہاں پہلے بھی سوال ہوا تھا کہ یہ آپ کے اعداد و شمار غلط ہیں یا پھر آپ کو ایمرجنسی لگانی چاہئے کتنی بڑی epidemic level پر یہ بیماری کیوں پھیل رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! Wind up کریں۔

جناب ذوالفقار علی شاہ: جناب سپیکر! میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے یہاں پینے کے صاف پانی کے issues ہیں۔ ہمارے پاس آہستہ آہستہ safe drinking water ختم ہوتا جا رہا ہے۔ ہمارے پانی کے under ground source ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ بہت بڑا ایک alarming issue ہے جس پر توجہ دینی چاہئے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت پاپولیشن ہمارا بہت بڑا مسئلہ ہے اور میرے خیال میں اس وقت جتنے بھی مسائل اس ملک میں ہیں اس میں بڑھتی ہوئی پاپولیشن بلکہ بے قابو پاپولیشن بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس کی وجہ سے آئندہ آنے والے وقت میں ہمیں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ کم از کم آپ لوگوں کو choice تو دیں آگے ان کی مرضی ہے کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں لیکن ایجوکیشن اور choice available ہونی چاہئے۔ اس سلسلے میں ہمیں بھی تھوڑی سی کوشش کو بڑھانا چاہئے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میرا حلقہ ہے۔ میرا حلقہ بھی پنجاب کے دیگر حلقوں کی طرح ہی ہے جس طرح ان کی ضروریات ہیں، ویسی ہی ہماری ضروریات ہیں، نالی، سولنگ اور سڑکیں خراب وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کچھ چلتا رہتا ہے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ امید ہے کہ جیسے جیسے کوئی فنڈز allocate ہوئے وہ ہوتے جائیں گے۔ میرے حلقہ میں ایک بالخصوص ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہمارا زیر زمین پانی بہت خراب ہو رہا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے انوائرنمنٹ منسٹری والوں کو کہوں گا کہ وہ ہم پر نظر کرم کریں۔ ہمارے پاس دو drains گزر رہی ہیں فیصل آباد سے اور ایک ہماری اپنی industry drain ہے۔ اس کی وجہ سے زیر زمین پانی خراب ہو رہا ہے تو اس کے سدباب کے لئے کچھ کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ کوئی continuation of policy ہونی چاہئے اور جو ongoing schemes ہیں اور جو 50 فیصد سے زائد تعمیر ہو چکی ہے ان کو مکمل کیا جائے۔ یہ سکیمیں وقت پر مکمل نہ کرنے، دیر کرنے اور ignore کرنے سے بہت بڑا نقصان ہو جاتا ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! بہت شکریہ۔ محترم جناب فرخ جاوید!

جناب فرخ جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ہم نے وزیر خزانہ کی تقریر سنی تھی۔ میرے کچھ پوائنٹس ہیں۔ ہمیں کچھ محکمے ریونیو دیتے ہیں جیسے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا ڈیپارٹمنٹ ہے اس میں ہمیں اچھا خاصا اربوں کا فنڈ ملتا ہے لیکن جب اس ڈیپارٹمنٹ سے ہم فنڈ لیتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں۔ اگر رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ میں جائیں تو وہاں ہر بندے کو رجسٹریشن اور کارڈ کے لئے اتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ میرا simple سا مسئلہ یہ تھا کہ اگر آپ نے ایک ڈیپارٹمنٹ سے ریونیو لینا ہے تو اس کی بہتری کے لئے کچھ نہ کچھ کام ضرور کریں تاکہ لوگوں کے لئے آسانی پیدا ہو۔ یہاں کوئی ڈیپارٹمنٹ کام تو کر نہیں رہا لیکن اگر کوئی آپ کو ریونیو دے رہا ہے تو اس کی بہتری کے لئے کوئی نہ کوئی کام ضرور کریں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد ہمارا پولیس کا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ ہم نے 187۔ارب روپے ان کو بجٹ میں دیئے ہیں۔ ہم نے پولیس کو صرف پی ٹی آئی کو crush کرنے اور ہمارے گھروں پر raid کرنے کے لئے رکھا ہے۔ ان سے منشیات فروشی کنٹرول نہیں ہو رہی ہے۔ ان سے تھانہ کلچر ختم نہیں ہو رہا، ہم کس چیز کی بہتری کے لئے ان کو فنڈز دے رہے ہیں، یہ کم از کم ہمیں بریف تو کریں۔ ہماری youth نشے پر لگ رہی ہے، 234 افسران خود نشے کے کاروبار میں ملوث پائے گئے ہیں۔ ہمارے لوگوں نے ان پولیس افسران کے خلاف کیا کارروائی کی ہے۔ اگر ہم نے ایسا ہی کرنا ہے انہی لوگوں کو promote کرنا ہے، نشے کو بھی نہیں روکنا تو پولیس کو فنڈز کیوں دے رہے ہیں۔ وہ تو اپنا فنڈ خود generate کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں ایجوکیشن پر بات کروں گا کہ ایجوکیشن کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ایجوکیشن میں آپ جو بھی کام کر رہے ہیں میرے بچے یا ہم سب کے جو معزز

ممبران یہاں بیٹھے ہیں تو سب کے بچے سرکاری سکولوں میں نہیں جارہے۔ ہم ان کو اتنا فنڈ دے رہے ہیں لیکن اس کا رزلٹ کیا نکل رہا ہے؟ اس کا کوئی رزلٹ نہیں نکل رہا۔ آپ ان سکولوں کو جو فنڈ دے رہے ہیں تو آپ ان کو اس قابل بنائیں بے شک تھوڑے سکولوں کو بنائیں لیکن آپ ایسے ماڈرن سکول بنائیں جہاں اچھے بچے جائیں، تعلیم اچھی ہو، وہاں اچھے اساتذہ ہوں تاکہ ان کا لیول تھوڑا بہتر ہو۔

جناب سپیکر! ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ نے ہر شہری کے گھر تک سرکاری خدمات کو فراہم کرنے کے لئے 34 کروڑ روپے رکھے ہیں۔ ہمیں اس پر بھی وضاحت چاہئے کہ ہر شہری کے گھر تک جو خدمات جانی ہیں وہ 34 کروڑ روپے کس کام آئیں گے اور اس کا کیا ہوگا اس کا تھوڑی تفصیل بھی بتائی جائے کہ وہ کس کام آنی ہے۔

جناب سپیکر! ائیر ایمبولنس کن کاموں اور کس category کے لوگوں کے لئے ہے۔ کیا یہ عام شہری کے لئے بھی ہیں یا صرف VIPs کے لئے ایئر ایمبولینس ہے اور اس کا بجٹ ہے؟

جناب سپیکر! پولیس کے متعلق پھر وہی بات ہے کہ خواجہ سراء تو ان سے پکڑے نہیں جاتے۔ یہ صرف پی ٹی آئی کے بندے ہی پکڑ سکتی ہے باقی یہ کچھ نہیں کرسکتے۔

جناب سپیکر! میں زیادہ لمبی تقریر نہیں کروں گا۔ میں اپنے حلقہ کی بات کروں گا کہ میرے حلقہ مولانا شوکت روڈ کی توسیع کی گئی ہے۔ اس سڑک کو پار کرنے کے لئے کوئی انتظام نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے آئے روز حادثات ہو رہے ہیں۔ وہاں اس سڑک پر کم از کم ایک یا دو لوگوں کے چلنے کے لئے پُل بنادیں تاکہ آئندہ حادثات سے بچا جاسکے۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ پی پی۔161 ہے۔ اس میں فیروزپور روڈ سے لے کر پیکو روڈ تک گندا نالہ ہے۔ اس میں بہت زیادہ گند اور فضلا ہونے کی وجہ سے علاقہ مکینوں کو بہت مشکلات آرہی ہیں۔ اگر آپ اس کو cover کرنے کے لئے کوئی بجٹ رکھیں گے تو میں آپ کا اور وزیر خزانہ کا شکر گزار ہوں گا۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب ممتاز علی خان چانگ!

جناب ممتاز علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

کبھی درد ہے تو دوا نہیں جو دوا ملی تو شفا نہیں
وہ ظلم کرتے گئے اس طرح کہ میرا کوئی خدا نہیں

جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ سے ایک درخواست کروں گا کہ میں پچھلے پانچ سال بھی ایم پی اے کی حیثیت سے اس اسمبلی کا حصہ تھا مگر اس Chair پر جو اس وقت یہاں پر براجمان تھے انہوں نے اپنے ممبر کے ساتھ بھی انصاف نہیں کیا تھا اور مجھے بجٹ کے موقع پر بھی اپنے حلقے کی بات کرنے کا موقع نہیں ملتا تھا تو آج میری درخواست ہے کہ آپ میری پوری بات سنیں گے اور اپوزیشن کے دوستوں سے بھی کہوں گا کہ وہ بھی آج اپنے ممبر کا ساتھ دیں گے جو میرے ساتھ اور میرے حلقے کے لوگوں کے ساتھ ظلم ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چانگ صاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہاں پر پیپلز پارٹی کے ایک ورکر اور نمائندے کی حیثیت سے کھڑا ہوں۔ کچھ دن پہلے ضمنی الیکشن میں حکومت کے ساتھ چاہے وہ صوبے کی ہو چاہے وہ وفاق کی ہو، اس کو بھی شکست دے کر یہاں پہنچا ہوں اور جو تبدیلی سرکار تھی اس کو بھی شکست دے کر یہاں پہنچا۔ یہ اس لئے پہنچا ہے کہ اس نے کبھی کسی feudal کے آگے، کسی ظالم کے آگے یا اس مافیا کے آگے سر نہیں جھکایا اور عوام کی خاطر ہر وقت اپنی آواز بلند رکھی اور عوام کے حقوق کی بات کی۔ جب یہاں پر کل ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب پاکستان پیپلز پارٹی کے متعلق بات کر رہے تھے اور پیپلز پارٹی کی تاریخ پر بات کر رہے تھے کہ کبھی ہم تلوار سے چھلنی ہوئے ہیں، کبھی ہم تیر سے چھلنی ہوئے ہیں اور کبھی ہم شیر کی دھاڑ سے زخمی ہوئے ہیں۔ میں انہیں بتاؤں کہ شہید ذوالفقار علی بھٹو کا انتخابی نشان تلوار تھا اور وہ عوام کی خاطر سولی پر چڑھ گئے۔ انہوں نے پاکستان کو جو دیا اگر کوئی لیڈر ہے تو اس کی تعریف کریں کیونکہ شہید ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستان کو پہلا آئین دیا اور ایٹم بم کی بنیاد رکھی۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی طرح بہت ساری باتیں ہیں کیونکہ آج بجٹ پر تقریر ہے تو اگر بھٹو صاحب کی بات کریں تو سارا دن لگ جائے گا لیکن ان کی تعریف ختم نہیں ہو گی۔ شہید محترمہ بے نظیر بھٹو نے بھی اپنی جان عوام کی خاطر دی جن کا انتخابی نشان تیر تھا اور صدر آصف علی زرداری نے صوبوں کو جو اختیارات دیئے، کوئی بھی لیڈر اپنے اختیارات صوبوں کو کبھی نہیں دے سکتا تھا لیکن آصف علی زرداری نے یہ اختیارات صوبوں کو دیئے۔ ہم نے بجٹ پر بات کرنی ہے تو سپیکر صاحب آپ بھی جنوبی پنجاب کے اس پسماندہ علاقے سے ہیں جبکہ میں بھی اس پسماندہ اور پنجاب کی سب سے آخری تحصیل صادق آباد جو سندھ اور بلوچستان کے ساتھ لگتی ہے، وہاں سے آیا ہوں۔ یہاں پر اگر بات کی جاتی ہے اور بجٹ دیکھا جاتا ہے تو لاہور کا نام سرفہرست ہوتا ہے یا بڑے شہروں کے نام سرفہرست ہوتے ہیں شاید ہم جنوبی پنجاب والے اور صادق آباد والے انسان نہیں ہیں۔ ہمارے بچوں کے اندر بھی وہی خواہشات ہیں اور وہی دل ہمارے اندر بھی ہیں کہ ہم بھی ان جیسی سہولیات سے مستفید ہوں۔ جب میں نے کل بجٹ کی کتاب دیکھی اور تقریر والی کتاب دیکھی تو اس کے اندر صرف بڑے بڑے شہروں کے نام تھے لیکن میرے حلقہ صادق آباد کے لئے ایک روپے کا کوئی فنڈ نہیں تھا۔ (اس مرحلہ پر معزز اراکین حزب اختلاف کی طرف سے شیم شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر! حکومت میں ہم ہوتے ہوئے بھی برائے نام ہیں جو ہمارے ساتھ سراسر ناانصافی ہے۔ میں دونوں طرف آؤں گا، اس طرف بھی آؤں گا جنہوں نے چار سال مدینہ کی ریاست کے نام پر عوام کے ساتھ دھوکا کیا اور انہوں نے بھی جنوبی پنجاب صوبہ محاذ بنایا، انہوں نے بھی بڑے بڑے وعدے کئے مگر انہوں نے بھی ہمارے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ چار سالوں کے اندر اس طرف سے بھی ہمیں فنڈ نہیں ملا اور اس طرف سے بھی نہیں مل رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا شہباز صاحب! ٹھنڈ پے گئی اے؟ (قہقہہ)

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! ہم بڑے خوش ہوتے ہیں، یہ جو ممبر ہیں ہم لوگ سارے پیسے والے ہیں، سب بزنس مین اور جاگیر دار ہیں۔ جب لاہور میں ہم اور ہمارے بچے آتے ہیں تو ہمیں لاہور شہر باہر کے ممالک کی طرح نظر آتا ہے اور جب ہم پیچھے اپنے شہر میں جاتے ہیں تو ہم شرمندہ ہوتے ہیں۔ ہمارے حلقے میں پیچھے جو چودھری ہیں، کونسلر ہیں یا معززین ہیں، جب اس بجٹ کو دیکھتے ہیں تو

سوال کرتے ہیں کہ ہمارے حلقے کے لئے ممتاز چانگ آج کیا لے کر آ رہا ہے، کیا بجٹ میں آ رہا ہے مگر میں انہیں کہتا ہوں کہ بھائی یہاں تخت لاہور اور یہ بڑے شہر کبھی "رجنے" والے نہیں ہیں۔ ہمیں اللہ سے امید ہے کہ ان شاء اللہ جنوبی پنجاب صوبہ بنے گا تب ہی ہمارے حقوق ہمیں ملیں گے۔ ہمارا 34 فیصد بجٹ میں حصہ بنتا ہے اگر ایک بجٹ میں بھی ہمیں دے دیا جائے تو شاید ہماری محرومیاں ختم ہو جائیں گی کیونکہ لاہور کے اندر دو، دو سو ارب روپے سے آپ نے ائیر کنڈیشنڈ اورنج ٹرین بنا دی تب وہاں نہیں دیکھا کہ ہمارے پاس کوئی بس بھی نہیں ہے۔ آپ نے ادھر اتنے انڈر پاسز اور اوور ہیڈ برج بنا دیئے لیکن میرے حلقے کے لوگوں کو یہ بھی پتا نہیں ہے کہ انڈر پاس کیا ہوتا ہے اور اوور ہیڈ برج کیا ہوتا ہے مگر ہم دیکھتے آ رہے ہیں کہ آپ نے موٹر وے کے تمام روٹ لاہور کو لگا دیئے۔ لاہور کی اگر ڈیڑھ کروڑ کی آبادی ہے تو پچاس لاکھ کی آبادی میرے ضلع رحیم یار خان کی بھی ہے، مظفر گڑھ کی بھی ہے، ڈی جی خان کی بھی ہے، راجن پور کی بھی ہے اور بہاولپور کی بھی ہے مگر کبھی آپ نے نہیں سوچا کہ ہمارے بچے بھی یہ خواہش رکھتے ہیں۔ آپ نے "سیف سٹی کیمرے" یہاں لگا دیئے مگر وہاں کچے میں امن و امان کی بدتر حالت ہے جس پر کبھی نہیں سوچا اور کبھی اس کے لئے پیسے نہیں رکھے۔ آپ نے یہاں پر بڑے بڑے ہسپتال بنا دیئے مگر ہمارے ہاں RHCs یا BHUs کے اندر ادویات تک نہیں ہیں۔ ہمیں لاہور کے لوگوں سے محبت ہے مگر حکومت پر اعتراض ہے کہ کاش! برابری کی بنیاد پر ہم حکومت میں ہوتے، چیف منسٹر محترمہ مریم نواز کا ساتھ دینا چاہتے ہیں اور ساتھ اس بنیاد پر دیں گے کہ وہ صادق آباد کی عوام کو بھی لاہور کے برابر سمجھیں تو ہم پوری طرح ان کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ اگر اس طرح ناانصافی ہو گی تو پھر ہم ادھر سے اٹھ کر اپوزیشن میں جا کر بیٹھیں گے۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرے حلقے کے اندر تعلیم کا وہ نظام ہے کہ ہمارے پاس ابھی بھی بچے ٹاٹ پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ کسی کے پاس سکول میں chair نہیں ہے، کسی کے پاس بنچز نہیں ہیں، لوگوں سے اساتذہ بھیک مانگتے ہیں اور لوگوں سے جا کر درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے بچوں کے لئے کوئی فرنیچر دے دیں۔ یہ حکومت کا کام تھا اور کالج نام کی چیز تو میرے حلقے میں ہے ہی نہیں اور وہاں پر ایک بھی کالج نہیں ہے جہاں پر چار لاکھ کی آبادی ہے وہاں پر گرلز کالج

ہے نہ بوائز کالج ہے اور یونیورسٹیاں تو دور کی بات ہے۔ میں نے اس دن بھی floor پر کہا تھا کہ میری جو حیثیت ہے میں حکومت کو یونیورسٹی کے لئے پچاس ایکڑ زمین عطیہ کرتا ہوں کہ آپ یونیورسٹی کا کیمپس دے دیں اور میں free of cost زمین دیتا ہوں۔ ایک independent آدمی اتنا کچھ کر رہا ہے تو حکومت یہ تو کر سکتی ہے کہ اس آدمی کا حکومت کو ساتھ دینا چاہئے۔

جناب سپیکر! امن وامان کی بات کروں گا تو کچے میں ہمارا سب سے بڑا مسئلہ ہی امن وامان کا ہے تو میری اپوزیشن سے درخواست ہے کہ یہ اہم مسئلہ ہے اور مہربانی کر کے اسے سن لیں۔ یہاں سے ہمیں "لولی پاپ" دیا جاتا ہے اور پچھلی حکومت نے بھی دیا اور اس حکومت نے بھی دیا۔ اربوں روپے کچے پر لگا دیتے ہیں اور آپریشن نہیں ہوتا وہاں کرپٹ آفیسر آتے ہیں اور پیسے اسی طرح ضائع ہوتے ہیں۔ اگر یہی پیسا کچے کی ڈویلپمنٹ پر لگا دیں، ان کے روڈ بنا دیں، ان کے بچوں کی تعلیم پر لگا دیں تو یہ لوگ شاید ہتھیار اٹھانا چھوڑ دیں۔ پھر ان کے بچے قلم اٹھائیں گے، ان کے بچے تعلیم حاصل کریں گے اور کچے میں امن و امان ہو گا۔ کچے کی یہ صورتحال ہے اور یہ on the record ہے میرے پاس proof ہے، آپ کے پولیس افسر نے کچے میں زمینیں خریدی ہوئی ہیں۔ اُن کے پاس کچے میں 600 ایکڑ زمین ہے۔ جو پروان کچے کے علاقے میں پی ٹی آئی حکومت نے امن وامان کی صورت میں چڑھایا تھا، نہ انہوں نے ان غریبوں کی دادرسی کی اور نہ اس حکومت کے آنے کے بعد ان کی دادرسی ہوئی ہے۔ ان پولیس افسروں کا احتساب ہونا چاہئے، کرپٹ پولیس افسر ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے مالک ہیں اور فلور ملوں کے مالک ہیں۔ یہ ہم پر ذمہ داری ہے چاہے اپوزیشن میں ہوں یا حکومت میں ہوں ایسے پولیس افسر پنجاب کے اندر کہیں بھی ہوں اُن کا احتساب ہونا چاہئے اور ان کو کیفر کردار تک پہنچانا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب میں زراعت پر بات کرنا چاہوں گا جو پنجاب کی اور خاص طور پر جنوبی پنجاب کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ جو ملک کو سنبھال سکتی ہے اور ملک کے لئے اہم ہے۔ سب سے پہلا مسئلہ گندم کا تھا۔ جو گندم میں کسان کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے، ابھی بھی وقت ہے کہ ہمیں آنکھیں کھولنی چاہئیں اور کسان کی دادرسی کرنی چاہئے۔ ہمیں کسان کی گندم خریدنی چاہئے تھی۔ بجٹ میں تو ہمیں کچھ نہیں ملا لیکن میری کچھ تجاویز ہیں جو میں بیان کر رہا ہوں۔ اگر ہم نے اُن کی گندم نہیں خریدی تو آنے والے الیکشن میں اِس کا بدلہ ہم سے لیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: ممتاز صاحب! wind up کریں۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! دیکھیں، میں نے آپ سے request کی ہے سب نے پندرہ بیس منٹ کی تقریر کی ہے۔ پلیز، مجھے آج موقع دے دیں پھر اگلے سال مجھے بات نہ کرنے دینا لیکن آج مجھے تقریر پوری کرنے دیں۔(قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے دل کھول کر بات کریں آپ کو اگلے سال بھی موقع ملے گا۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! میرا حلقہ ٹیل پر واقع ہے۔ جب میرا الیکشن تھا تو منسٹر صاحب campaign کر رہے تھے جب پانی کا مسئلہ آیا ہے تو منسٹر صاحب گھر پر بیٹھے ہیں۔ میرے ٹیل پر پانی نہیں پہنچ رہا ہے، لیموں کی فصل تباہ ہوگئی ہے لیکن کوئی agriculturist یا کوئی دوسرے نہیں آئے کہ یہ کیا مسئلہ ہے۔ لوگ کاٹن نہیں لگا سکے۔ جو کچے پکے کے زمیندار ہیں وہ بیچارے مزدوری کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ پانچ پانچ مربع کے مالک ہیں اور اگر وہاں پکے کے اندر کچھ دیا گیا ہے تو وہ پرویز الٰہی نے ایک زہر آلودہ فیکٹری لگا کر لیموں کی فصل تباہ کر دی۔ پرویز الٰہی نے جو فیکٹری لگائی ہے، ویسے تو ہمارے حلقے کو کچھ دیا نہیں گیا چلیں زہر ہی دے دیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ہمیں اس طرح مار کر ہی ختم کر دیں۔ ہمارے پاس کوئی ایسا کارپٹ روڈ نہیں ہے نہ کوئی farm to market road ہے مگر پھر بھی ہم آج حکومت میں آپ کے ساتھ بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں ہسپتالوں کی بات کرتا ہوں۔ وہاں ہسپتالوں کے یہ حالات ہیں کہ یہاں بڑے بڑے ہسپتالوں کے لئے پیسے رکھے ہیں۔ آپ نے کینسر ہسپتال کے لئے 56۔ارب اور پتا نہیں کتنا پیسا رکھ دیا ہے مگر ہمارے پاس تو میڈیسن بھی نہیں ہے۔ ہمارے لوگ جب بیمار ہو کر ہسپتال DHQ جاتے ہیں، ہیلتھ منسٹر گواہ ہیں، جب وہ لوگ وہاں پر جاتے ہیں تو یا میڈیسن نہیں ہوتی یا بیڈ نہیں ہوتا۔ یہ تمام جنوبی پنجاب کے ہسپتالوں کے ساتھ ہے۔ پھر ہمیں میڈیسن کے بدلے کیا ملتا ہے، ہمیں اس کے بدلے لاشیں اٹھا کر گھر جانا پڑتا ہے۔ یہ ناانصافی ہے۔ یہاں پر ایئر کنڈیشنڈ ہسپتال ہوں، لوگوں کے لئے ہیلی کاپٹر چلیں، ساری میڈیسن موجود ہوں اور جنوبی پنجاب کی طرف دیکھا نہ جائے تو یہ کتنی بڑی زیادتی ہے۔ لہٰذا جنوبی پنجاب کو بھی دیکھنا چاہئے، آخری حلقے کو بھی دیکھنا چاہئے۔ اگر یہ اسمبلی اس حلقے کے ساتھ انصاف نہیں کرتی تو پھر ان حلقوں کو سندھ کی طرف داخل کر دیں۔

جہاں سے ہم دل کا علاج کراتے ہیں، وہاں سے ہم تعلیم بھی حاصل کرتے ہیں اور باقی سہولیات بھی لیتے ہیں۔ اگر آپ نے نہیں کرنا تو پھر ہمارے حلقوں کو سندھ کی طرف داخل کر دیں۔

جناب سپیکر! کرپشن کی بات کی گئی۔ جب تک ہمارے صوبے میں کرپشن ختم نہیں ہوگی ہمارا صوبہ ترقی نہیں کرے گا۔ ہر دفعہ نئی حکومت آتی ہے اور وہ کہتی ہے کہ ہم کرپشن ختم کریں گے مگر آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ ہم پارلیمنٹرین بھی اپنی آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ کسی کے خوف سے بند کر لیتے ہیں، کسی کی خوشامد پر بند کر لیتے ہیں۔ ہمیں اللہ کا خوف تو ہونا چاہئے۔ ہمیں سب سے پہلے تھانہ کلچر سے کرپشن ختم کرنی چاہئے، ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے ختم کرنی چاہئے۔ اگر تمام جگہوں سے کرپشن ختم ہوگی تو ہم ترقی کریں گے اور اپنے بچوں کا مستقبل سوچیں گے۔

جناب سپیکر! ابھی میرے دوستوں نے بھی ٹائم لینا ہے۔ اگر میری کچھ تجاویز پر عمل ہو جائے تو میں آپ کا اور اس ہاؤس کا بہت احسان مند ہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چانگ صاحب! بے حد شکریہ۔ آج یہاں پر بڑی اہم debates ہو رہی ہیں تو یہاں پر منسٹر اریگیشن بھی ہونے چاہئیں تھے، منسٹر سی اینڈ ڈبلیو بھی ہونے چاہئیں تھے، منسٹر ایگریکلچر بھی ہونے چاہئیں تھے اور منسٹر ہیلتھ بھی ہونے چاہئیں تھے۔ یہ بہت ضروری تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین) ممتاز چانگ صاحب نے on the floor of the House جو 50 ایکڑ کا کہا تو اگر یہ 50 ایکڑ جگہ دیتے ہیں تو پھر ہمیں ان کو کیمپس دینا چاہئے۔ جناب سلمان شاہد صاحب!

جناب سلمان شاہد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں تھوڑا سا بجٹ کے حوالے سے گفتگو کرنا چاہوں گا۔ اس بجٹ میں جو میری reservations تھیں وہ یہ تھیں کہ آپ نے پولیس کے لئے 187۔ ارب روپے رکھے ہیں صرف اور صرف پی ٹی آئی کو کچلنے کے لئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جبکہ پولیس ماشاءاللہ بڑی خود کفیل ہے۔ کم از کم میرے حلقے کے ہر تھانے سے پولیس کروڑ ڈیڑھ کروڑ خود ہی اکٹھا کر لیتی ہے یہ بجٹ تعلیم پر لگا دیتے تو پولیس کا کوئی نقصان نہیں تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید ہمیں کچلنا اس سے بھی important ہے اور عوام کو جاہل رکھنا ایک priority بن گیا ہے۔ بارہ سے چودہ کروڑ عوام کا یہ صوبہ ہے جس کے ہم نمائندے ہیں۔

80 فیصد عوام کا مسئلہ صرف ایک پنکھا اور ایک فریج کی بجلی ہے جس کا بل وہ نہیں دے سکتے۔ آپ نے مڈل کلاس پر ٹیکس لگایا اور مزید لگایا۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ مجھ پر جتنا بھی اضافی ٹیکس لگے گا وہ میں بھروں گا کیونکہ یہ ریاست کا حکم ہے لیکن میرا ٹیکس کسی صحیح کام پر تو لگایا جائے۔ ایک غریب اور cripple economy کے ہم نمائندے ہیں اور اس ایوان کو دیکھیں۔ میرا ووٹر ایک پنکھے کی بجلی afford نہیں کر سکتا اور خدا کی قسم مجھے شرم آتی ہے اس ایئرکنڈیشنڈ میں بیٹھ کر۔ ہم خود تو یہ بل نہیں بھر رہے ہیں ہم اُن کے پیسوں سے بل ادا کر رہے ہیں جو اپنے پنکھے کے بل نہیں دے پا رہے اور آج ہم اس ایوان میں بیٹھے ہیں۔ یہ شرم کا مقام ہے۔ میں اپنے ووٹروں سے شرمندہ ہوں کہ اتنے کمزور اور بے ہودہ بجٹ کا میں حصہ بنا ہوں۔ میں اُن کو جواب نہیں دے سکتا۔ ہماری جو ایم پی ایز کی handbook ہے اُس میں تبدیلی کی جائے، اس میں لکھیں کہ یہ استحقاق پی ٹی آئی کے نمائندوں پر لاگو نہیں ہوتا۔ ہمارے گھر تو پولیس کے لئے کھلے ہیں وہ جب مرضی آئے۔ اُس کتاب کو edit کریں اور اس میں لکھیں کہ جو پی ٹی آئی کے نمائندے جیت کر آئے ہیں ان ایم پی ایز کا کوئی استحقاق نہیں ہے۔ جو بھی بات ہوتی ہے اس میں 9۔ مئی درمیان میں آجاتا ہے۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ جو 9۔ مئی میں involve تھے انہوں نے بھی معافیاں مانگیں اور جو نہیں تھے انہوں نے بھی معافی مانگی۔ جو زندہ ہیں انہوں نے بھی معافی مانگی اور جو مر چکے انہوں نے بھی معافی مانگی۔ ریاست تو ماں جیسی ہوتی ہے۔ اب معاف کر دینا چاہئے، ماں تو وہ ہوتی ہے جو انسان کو معاف کر دیتی ہے۔ اس 9۔ مئی کے واقعے میں آپ نے حکومت بنا دی اب اس کو بھول جائیں اور آگے چلیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سلمان شاہد صاحب! آپ بجٹ پر رہیں۔

جناب سلمان شاہد: جناب سپیکر! مجھے لڈن کی عوام نے ووٹ دیا ہے۔ دس سال سے لڈن پر دولتانہ فیملی کی حکومت تھی، دس سال سے وہاں کا سیوریج اُبل رہا ہے اور وہ حکومتی benches کے بڑی قریب فیملی ہے ہمارے ساہوکے میں ایک بریج ہے لاہور شہر میں ایک گھنٹے میں اور ایک مہینے میں اربوں روپے کی میٹرو بھی چل جاتی ہے لیکن ایک بریج جس سے ساہوکے اور چشتیاں

connect ہوتا ہے 70 کلومیٹر کا via عوام چار میل میں طے کر سکتی ہے لیکن کوئی پوچھنے والا نہیں ہے اور اس کو کوئی سوچنے والا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! کسانوں کے ساتھ جو بجٹ سے پہلے کیا گیا اور جو بجٹ کے بعد کیا گیا تو میں کسان فیملی سے ہوتے ہوئے اپنے کسانوں سے بڑا شرمندہ ہوں کہ ہمارے پاس اس بجٹ میں ان کو offer کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ گندم کے حوالے سے پاسکو نے جو کسان کے ساتھ کیا ہے تو مجھے ڈر ہے کہ اگلی فصلوں میں کسانوں نے گندم نہیں لگانی لیکن اس کا بھی فائدہ کا کڑ صاحب جیسے لوگوں کو ہو جائے گا اور باہر سے imported گندم منگوائیں گے۔ میں آپ سے شرطیہ کہتا ہوں کہ آپ کے کسان نے اگلے سال گندم نہیں لگانی جو ہم نے ان کے ساتھ کیا ہے۔ میں on the floor of the House ایک بڑی ضروری بات اپنی عوام سے کرنا چاہتا ہوں کہ جب 9 مئی کا واقعہ پیش آیا، کچھ نون لیگ کے دوستوں نے مجھے کہا کہ عمران خان کو جیل ہو گئی ہے تو آپ دیکھیں گے کہ ان کو مہینے دو مہینے میں امریکی آ کر لے جائیں گے کیونکہ عمران خان امریکا کا اثاثہ ہے۔ آج ایک سال ہو گیا ہے خان صاحب کو جیل گئے ہوئے، ہم نے دیکھا کہ خان صاحب کو bailout کرنے کوئی قطری، کوئی اسرائیلی اور کوئی امریکی نہیں آیا لیکن خان صاحب کو bailout کرنے 8 فروری کو عوام آئی۔ انہوں نے الیکشن میں ووٹ دے کر دکھایا کہ خان ہی اس عوام کا political asset ہے وہ صرف عمران خان صاحب ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سلمان شاہد صاحب! آپ بجٹ پر رہیں۔

جناب سلمان شاہد: جناب سپیکر! ہمیں تھوڑا سا غریب عوام کے لئے بجٹ دینا چاہئے تھا، میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے تعلیم کے لئے کوئی رقم ہی نہیں رکھی۔ 10 ہزار سے 19۔ ارب روپیہ تو ہمارے قرضوں میں نکل جانا ہے اور 33 فیصد ہماری ڈیفنس نے لے جانا ہے تو پھر ہم اسی مفلسی میں رہیں گے اور مجھے لگتا ہے کہ ہمیں مفلسی میں رکھ کر ہی طاقتوروں کو فائدہ ہے کہ ہم اپنے حق کے لئے بول نہیں سکیں گے۔ انگریزی کا ایک محاورہ ہے کہ salvation lies within ہم اپنے خود دشمن بن چکے ہیں اور اس بجٹ نے شو کر دیا ہے کہ ہمیں 80 فیصد عوام کی کوئی پرواہ نہیں، کمشنروں کے گھروں کی renovation ہو رہی ہے، RPO کے گھروں کی renovation ہو رہی ہے اسی

وجہ سے بیچارے ایس ایچ اوز خود کفیلی پر اپنا تھانہ چلارہے ہیں وہ پرچہ دینے کے بھی پیسے لیتے ہیں اور پرچہ خارج کرنے کے بھی پیسے لیتے ہیں لیکن کوئی سننے والا نہیں ہے کیونکہ ہم نے پولیس کو پی ٹی آئی کو کچلنے کے لئے استعمال کرنا ہے اس لئے ہم نے افسروں کو خوش رکھنا ہے اس کے علاوہ اس بجٹ میں میرے پاس بحث کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ کا ٹائم دینے کا بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! .Thank you very much جی، جناب بلال یامین!

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! شکریہ۔ سچ کو پھیلا کر جھوٹ کو مٹاتا رہوں گا حق کے لئے لڑ کر باطل کو ہراتا رہوں گا، حق اللہ ہے حق اونچا ہے آخری جیت حق کی ہے باطل کفر ہے اور کفر گمراہ ہے اور گمراہ کو آگ لگاتا رہوں گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کا بے حد ممنوں ہوں کہ آپ نے مجھے یہ وقت دیا۔ میں نے لیڈر آف دی اپوزیشن کی تقریر بڑے غور سے سنی اور اس کے بعد میں نے ان کی ویڈیو منگوا کر سنی وہ کل کچھ figures quote کرتے رہے تو پی ٹی آئی حکومت کی چار بجٹ speeches تھیں تو میں نے لائبریری سے لیں، ان کو پڑھا اور میں نے سیکھنا چاہا کہ یہ اپنے دور میں کیا کرتے تھے انہیں کہئے گا کہ اب یہ برداشت سے سنیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: .Please no cross talk آپ اس طرح نہ کریں۔ آپ سکون سے بات سنیں ناں۔ آپ please interrupt نہ کریں۔

جناب محمد بلال یامین: اب یہ برداشت سے سنیں۔ ہم نے باوجود اس کے کہ جس دن بجٹ پیش ہوا یہاں پر ہلڑبازی ہوئی، باوجود اس کے اپوزیشن لیڈر کی تقریر بہت تمیز اور اخلاق کے دائرے کے اندر سنی اور آج میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب 2017 میں یہودی لابی active ہوئی، جب معیشت اپنے پاؤں پر کھڑی تھی، جب پاکستان میں دہشت گردی کا خاتمہ ہو چکا تھا اور ایک چلتی حکومت کو شب خون مار کر گرایا گیا، ایک مقبول لیڈر کو عدلیہ کے ذریعے اقتدار سے باہر کیا گیا اور یہ اس یہودی لابی کے ذریعے کیا گیا جو اس وقت تانے بانے بنا کر عدلیہ کے ساتھ، پاکستان کی معیشت اور پاکستان کے دفاع کے لئے خطرہ پیدا کر رہی تھی۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، .No, cross talk جی، جناب بلال یامین صاحب! آپ بات جاری رکھیں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! یہ ہم نہیں تھے جن کی حکومت اور معیشت انڈے، مرغی اور کٹوں سے چلتی تھی (نعرہ ہائے تحسین)

وہ لوگوں کو بتاتے تھے کہ انڈے دوں گا، چوچے دوں گا، مرغی دوں گا ان کو پالنا تو اس سے معیشت آگے چلے گی۔ یہ ہم نہیں تھے جن کا جغرافیہ اتنا تگڑا تھا کہ وہ جرمنی کی سرحد کو جاپان سے ملا دیا کرتے تھے۔ یہ بھی ہم نہیں تھے جو اپنی تقریر تو ایک آیت سے شروع کرتے لیکن اللہ نے ان کی زبان میں خاتم النبیین کہنے کی طاقت نہیں رکھی تھی۔ ان کے دور میں، میں ان کی تقریروں میں ابھی پڑھ رہا تھا جو انہوں نے 14۔جون 2019 میں بجٹ پیش کیا، انہوں نے پیرا نمبر 10 میں لوکل گورنمنٹ کی بات کی کہ ہم نے ایک بڑا تاریخی بل بنا دیا ہے اور اس سال ہم الیکشن کا انعقاد کرانے جا رہے ہیں۔ یہ 2019 کی بجٹ دستاویز ہے جو اس وقت کے فنانس منسٹر نے پیش کی یہ تین سال حکومت میں رہے لیکن یہ بلدیات کے لئے کوئی کام نہیں کر سکے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ کا پہلا tier ہے budget speech میں جھوٹ بولتے رہے ہیں تو میں نے اسی لئے اپنی speech میں ان کے جھوٹ کے حوالے سے گفتگو کی۔ مجھے باقی حلقوں کا تو نہیں پتا لیکن اپنے حلقے میں یہ تقریر لے کر ریسرچ کر کے آیا ہوں۔ پتا نہیں، شاید آپ کے علم میں ہو کہ یہ سرپرست پروگرام کس کے لئے تھا؟ ان بھائیوں کو بھی نہیں پتا ہو گا، مساوات پروگرام کس کے لئے تھا، مجھے لگتا ہے کہ مراد سعید کے لئے تھا، مجھے لگتا ہے کہ رَملا کے لئے تھا، انہوں نے خواجہ سراؤں کے لئے اربوں روپے کا پروگرام رکھا۔ میرے حلقے میں کوئی ایک شخص بھی مجھے ایسا نہیں ملا جو اس پروگرام سے مستفید ہوا ہو۔ اس کے علاوہ انہوں نے 8۔ارب روپے کا خواتین کے لئے claim کیا، حاشا وکلا سچ کہہ رہا ہوں کہ اپنے حلقے میں ایک خاتون کو نہیں جانتا جو اس 8۔ارب روپے سے مستفید ہوئی ہو باقی پنجاب کا نہیں پتا لیکن میں اپنے حلقے کی بات کر رہا ہوں، ہاں شاید پنکی پیرنی ہوئی ہو، شاید گوگی ہوئی ہو۔ ان کو یہ فائدہ پہنچا ہو۔ بیواؤں، یتیموں، نادار خواتین کے حوالے سے بات ہوئی، مجھے وہاں پر بھی اپنے حلقے سے کوئی نہیں ملا۔ وہاں پر مجھے پتا چلا کہ شاید عالیہ بی بی ایسے پروگراموں سے مستفید ہوتی رہی ہیں۔ یہ ان کا وہ بجٹ تھا یہ کل زراعت پر رونا رو رہے تھے۔ میں آپ سے ان کے زراعت کے بجٹ حوالے سے گزارش کروں کہ آج اللہ کی مہربانی سے پنجاب گورنمنٹ نے 127 فیصد سے زائد رقم فراہم

کر رکھی ہے جو اس وقت انہوں نے بجٹ 2019 پیش کیا۔ اس ایوان میں بیٹھ کر ہمیں سچی بات کرنی چاہیئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں کسی کے قصیدے نہیں پڑھنے چاہیئے اور ہمیں ثناخوانی نہیں کرنی چاہیئے لیکن جو سچ ہے اس پر بات ضرور کرنی چاہیئے۔ کیا یہ غلط ہے کہ آج پنجاب میں روٹی 20روپے سے 13 روپے پر آگئی ہے(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کیا یہ غلط ہے کہ آج آٹا، گھی اور جو ضروریات کی چیزیں ہیں ان کو صرف ایڈمنسٹریشن کے ساتھ یہ ensure کیا گیا کہ آج ان کی قیمتیں کم ہوئی ہیں جس سے پنجاب کے لوگ اس سے مستفید ہو رہے ہیں اور طول و عرض میں ہو رہے ہیں۔ جس نے بھی یہ کیا وہ میرے قائد کی بیٹی نے کیا، اس کی سربراہی میں ہوا اور صرف ایڈمنسٹریشن کے ذریعے ہوا۔ ہم اس لئے قصیدہ نہیں پڑھتے، لعنت ہو اس شخص پر جو کسی کے قصیدے پڑھے اور بلاوجہ پڑھے لیکن جو سچائی ہے وہ پنجاب کی عوام کو بتانا ضروری ہے۔ ان کے دور حکومت میں جب بزدار کی حکومت تھی آپ کو یاد ہوگا کہ ایک گھڑے سے پرچی نکلی ایک شخص وزیراعلیٰ بن گیا اور لوگ لابنگ کرتے رہ گئے۔ جیسے آج لیڈر آف دی اپوزیشن اچانک سے آ گئے، ہم نام کسی اور کا سن رہے تھے عین اس وقت یہ ہوا اور کسی کو پتا نہیں تھا کہ کون شخص وزیراعلیٰ بنے گا۔ میں بھی اس وقت متوقع وزیراعلیٰ کے ساتھ بیٹھا ٹیلی ویژن دیکھ رہا تھا، ان کا نام بھی بار بار چل رہا تھا اور تھوڑی دیر بعد پتا چلا کہ نہیں گھڑے سے کسی اور کا نام نکل آیا۔ اس دور کا یہ وہ طرز حکومت تھا، یہ وہ طریقہ تھا جب ایک پیرنی گھڑوں میں سے چیزیں نکال کر فیصلے کرتی تھیں اور ان کی کارخاص گوگی صاحبہ یہاں پر افسروں کی سیکرٹری سے لے AC تک اور ASP سے لے کر IG تک تعیناتی کرواتی تھی آج معترض ہیں میرے بھائی یہ طرز حکومت خراب ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ساہیوال کا ایک واقعہ ہوا تو یہ ہماری چیف منسٹر تھیں جس کی گورنمنٹ کے دوران واقعہ ہوا تو اس نے رپورٹوں پر انحصار نہیں کیا، بہ نفسہ نفیس اس hospital پہنچیں اور وہاں پر اس نے نا صرف سرکاری افسران کو بلایا بلکہ ان لوگوں کو بھی بلایا جو لواحقین تھے۔ ان میں سے کسی ایک نے شکایت کی کہ جناب میرے سے تو یہاں اندر داخل ہونے کا سو سو روپیہ لیا گیا ہے میڈم نے وہیں پر ایم ایس، پرنسپل اور دیگر عملہ جو اس میں involve پایا گیا اُن کے خلاف کارروائی کا حکم دیا ان شاءاللہ میرٹ پر کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں موجودہ بجٹ میں جو تعلیم اور صحت کے حوالے سے 14 فیصد اضافہ کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں حکومت کا یہ نہایت احسن اقدام ہے۔ میں سمجھتا ہوں حکومت کو چاہئے میں honorable minister سے کہوں گا کہ جو ہمارے ٹیکسز کے حوالے سے collection میں آپ نے مختلف مدیں رکھی ہیں، اس میں ایکسل لوڈ اور جو جرمانے ٹریفک کے حوالے سے ہیں اس کی رقم میں اضافہ کیا جائے۔ دنیا میں کہیں نہیں ہوتا کہ جہاں پر traffic violation ہو اُسے crime against the society سمجھا جاتا ہے لیکن یہاں پر یہ نرمی برتی جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں وہاں سے revenue generation کے لئے آپ کو اقدام کرنے چاہئیں۔ میں موجودہ حکومت بالخصوص اپنی چیف منسٹر صاحبہ کا بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے میرے حلقے مری کے لئے اس بجٹ میں خصوصی طور پر سیاحت کے فروغ کے لئے مری میں کوٹلی ستیاں میں 10۔ارب روپے کی خطیر رقم رکھی ہے جس سے پنجاب پورے کے لئے، یہ بھی لاہور پر معترض تھے۔ میں نے صرف ایک ہی تقریر پڑھی تو میں نے سمجھا یہی کافی ہے اس تقریر کا آغاز ہی لاہور پر منصوبوں سے ہوتا ہے۔ میں حیران ہوں لاہور سے جب ووٹ مانگنے جاتے ہیں یہاں پانچ، سات، دس دوست ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں جو لاہور سے ووٹ لے کر آئے ہیں لیکن جب لاہور کے خلاف بات ہو تو زور زور سے ٹیبل بجاتے ہیں اُس وقت یہ اپنے گریبان میں نہیں جھانکتے کہ لاہور کی خدمت انہوں نے نہیں کی۔ آج اگر لاہور میں میٹرو ہے آج اگر لاہور میں اورنج ٹرین ہے میں بھی اُس کا مسافر ہوں، یہ بھی اُس کے مسافر ہیں میں نے بارہا اُس میں سفر کیا۔

جناب سپیکر! یہ میں mega projects لاہور مری کی طرح باہر کے لوگوں کو بھی سموتا ہے، لاہور کی افادیت بہاولپور والوں کے لئے بھی ہے، راولپنڈی والوں کے لئے بھی ہے جیسے میں مری کی بات کر رہا ہوں کہ مری کی افادیت آپ اس گرم موسم میں سیشن کے بعد نکلیں گے ان شاءاللہ میں آپ کا میزبان ہوں گا رانا صاحب اور دیگر معزز ممبران آپ میرے مہمان ہوں گے آپ وہاں پر تشریف لائیں گے وہاں پہ ذرائع آمد و رفت بہتر کرنے کے لئے زیادہ وسائل چاہئیں، وہاں پر آپ جو گند کر کے جائیں گے اس کو صاف کرنے کے لئے ہمیں میونسپل سروسز کے لئے زیادہ کام کروانا پڑے گا۔اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ لوگ تنقید ضرور کریں suggestions ضرور دیں۔9۔ مئی کی ابھی میرے دوست پولیس پر تنقید کرتے ہوئے بات کر

رہے تھے بہت اچھا کیا انہوں نے معافی مانگی کاش ان کا قائد بھی معافی مانگ لے اُس کو بھی یہ احساس ہو کہ ان تمام کرداروں کے پیچھے وہ فنکار تھا جو یہ کام کروا رہا تھا۔ کاش اُس یہودی لابی کے ساتھ مل کر پاکستان کی چلتی حکومت کو گھر بھیجنے والوں کو بھی احساس ہو جو ملزم کو دیکھ کر good to see you کہتے ہیں اِن کو بھی احساس ہو۔ پاکستان تب آگے بڑھے گا پاکستان میں ترقی تب ہو گی جب تمام لوگ اپنی غلطیوں کا احساس کریں گے۔

جناب سپیکر! کیا تاریخ میں نہیں ہوا کہ ایک وزیراعظم کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا، ایک وزیراعظم کو تین مرتبہ اقتدار سے الگ کر دیا گیا، ان تمام باتوں کے باوجود ہماری قیادت نے ہماری یہ تربیت نہیں کی کہ ہم پاکستان کے اداروں سے ٹکرا جائیں، ہم پاکستان کے اداروں پر الزامات لگائیں، ہم سمجھتے ہیں ہماری قیادت کی میرے قائد نواز شریف کی یہ تربیت ہے کہ ہم نے کسی ادارے پر الزام نہیں لگانا، ہم نے اگر بات کرنی ہے، ہم نے اگر سوچنا ہے کہ کہیں پر ظلم ہوا ہے کئی راز میرے قائد کے سینے میں دفن ہیں لیکن انہوں نے کبھی ان کی طرح جیبوں سے کاغذ نکال کر نہیں لہرائے، حکومت جانے کے بعد پاکستان کے راز دنیا کے سامنے نہیں رکھے۔ لیڈر آف اپوزیشن نے اُس دن کہا جس کے بارے میں سمجھتا ہوں، میری تو گزارش ہو گی کہ وہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں، 9۔ مئی کو کسی dictator نے نہیں بلکہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ عدم اعتماد کے ذریعے عوامی ووٹوں سے ایک وزیراعظم کو اُٹھا کر اقتدار سے باہر پھینکا گیا۔

جناب سپیکر! کوئی شب خون نہیں مارا گیا وہ کل 9۔ اپریل کا دن اپنی تقریر میں کہہ رہے تھے میں سمجھتا ہوں اس دن ایک عدم اعتماد کی تحریک پیش ہوئی، اس پر ووٹنگ ہوئی اور ان کو گھر بھیجا گیا۔ میں آخر میں یہ التماس کروں گا کہ اگر ہم اس ہاؤس سمیت جمہوریت کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں سچائی کے ساتھ، حقیقت پسندی کے ساتھ، صاف گوئی کے ساتھ، اپنی اپنی قیادت کے سامنے بات کرنا سیکھنا چاہئے، نہ کہ ہمیں قصیدے پڑھنے ہیں۔ مراد سعید کی stories جو اُن کی اہلیہ نے لکھی ہیں خدا کی قسم یہ ان آیات کے نیچے کھڑا ہوں خواتین بیٹھی ہیں کتاب پڑھ کر شرم سے سر جھک جاتا ہے ایسی قیادت کے ساتھ اُس کا موازنہ کرنا جس نے پچھلی کئی دہائیوں سے اس علاقے کی خدمت کی، اپنے صوبے کی، اپنے ملک کی خدمت کی ہے۔ جس نے اس ملک کو ایٹمی طاقت بنایا، پاکستان کے ایٹمی دھماکے کئے یہ کوئی comparison نہیں ہے اور

میر احلقہ ضلع مری میں اُس کے لئے ممنون ہوں کہ وہاں پر ایک یونیورسٹی کے قیام کی بات کی گئی وہاں پر سیاحت کے حوالے سے بات کی گئی میں اپنی میڈم چیف منسٹر صاحبہ کا اور بالخصوص اپنے قائد پارٹی کے صدر میاں نواز شریف کا مشکور ہوں کہ جو مری کے لئے خصوصی طور پر وہاں بیٹھ کر میٹنگز کر رہے ہیں اور مری کی بہتر کے لئے کام کر رہے ہیں میں اس شعر سے اپنی بات کا اختتام کروں گا کہ:

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سَو بار کر چکا ہے تُو امتحاں ہمارا

بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ بلال صاحب۔جی، جناب خالد نثار ڈوگر!

جناب خالد زبیر نثار: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ویسے میں بجٹ speech کرنے آیا ہوں لیکن ان جناب کی speech سن کے تو میں حیران رہ گیا ہوں تو تھوڑا سا جواب میں دے دوں جو لوگ آج یہاں پر ہمیں یہودی لابی کہہ رہے ہیں آپ میں اگر اتنی جرات ہے تو سب سے پہلے آپ Israel کی products کو ban کر کے تو دکھائیں، فلسطین میں جو ظلم ہو رہے ہیں آج تک انہوں نے condemn نہیں کیا کیونکہ ان کے سیاسی ابو غصہ کر جائیں گے، جو فارم 47 پر ان کو یہاں پر لے کر آئے ہیں وہ غصہ کر جائیں گے۔

جناب سپیکر! 9۔مئی کی یہ بات کرتے ہیں دو دفعہ مجھے اٹھایا گیا، اندھیرے کمرے 6 بائی 6 کے سیل میں رکھا گیا اور خدا کی قسم آج کھڑا ہو کر کہہ رہا ہوں نہیں معافی مانگی اور نہ ہی ان شاءاللہ مانگیں گے۔یہ بات خواجہ سراؤں کی کر رہے ہیں تو مجھے تو یہ لگ رہا ہے کہ خواجہ سراء تو ان کی militant wing ہے، جو کبھی تھانوں پر حملے کرتے ہیں اور کبھی رؤف حسن پر حملہ کرتے ہیں تو جو بجٹ انہوں نے ہمارے لئے رکھا تھا مجھے لگ رہا ہے وہ اور بڑھا دیا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے جادو ٹونے کی بات کی اگر جادو ٹونے سے ہماری حکومت چل رہی تھی تو مریم صاحبہ جو اتنا بڑا گلاس سٹیل کا لے کر پھر رہی ہیں اُس میں کیا لسی پیتی ہیں، وہ کیا چیز ہے؟ آج تک ہمیں سمجھ نہیں آئی۔آج یہاں پر ایک بات فائنل decide کر لیں ہم 9۔مئی کا

Judicial Commission بنالیں۔ جرات کریں کیوں جرات نہیں کرتے ۔ آپ کہتے ہیں، ہمارے محترم ڈی جی آئی ایس پی آر کہتے ہیں کہ Judicial Commission تو وہاں بنتا ہے جہاں پر کوئی ابہام ہو تو Bahawalnagar incident کا کیا خیال ہے، وہاں پر کوئی ابہام ہے، وہاں پر گھس کر پولیس والوں کو ننگا کر کے بیچاروں کو مارا گیا اور مجھے افسوس بھی اس بات کا ہے کہ ہمارے social media پر کچھ دوست خوش ہو رہے ہیں، جشن منا رہے تھے ایسے یہ ملک نہیں چلے گا۔ وہ ایک ادارہ ہے جو ان کے under ہے ، ہمارے under نہیں ہے ان کا حق بنتا ہے کہ ایف آئی آر دیں inquiry تو اگر کوئی departmental issue ہو تو اُس پر ہوتی ہے۔ ایسے معاملات میں ایف آئی آر ہوتی ہے تو ان شاءاللہ ہم امید کریں گے کہ یہ اس پر ایف آئی آر دیں گے اور پھر ہمارے سے بعد میں بات کریں گے۔

جناب سپیکر! اب میں بجٹ پر آؤں گا جس بادشاہ سلامت نے یہ بجٹ بنایا ہے اس کے لئے سب سے پہلے ایک شعر ہے:

لگا کر آگ شہر کو بادشاہ نے کہا
اُٹھا ہے دل میں تماشے کا آج شوق بہت
جھکا کر سر سبھی شاہ پرست بولے
حضور! شوق سلامت رہے شہر اور بہت

جناب سپیکر! آپ کو بہت بہت مبارک ہو 16 کروڑ کی گاڑیاں منظور ہو گئی ہیں ایل سی 300، فورچیونز اور ڈالے۔ میں بہت خوش ہوں لیکن صرف مجھے افسوس ہوتا ہے جب میں اپنی عوام کی طرف دیکھتا ہوں اُن کے پاس کھانے کے لئے روٹی نہیں ہے، پہننے کے لئے کپڑا نہیں ہے اور رہنے کے لئے مکان نہیں ہے اور ہم ادھر اے سی میں بیٹھ کر کروڑوں ، اربوں روپے کی گاڑیاں لیں تو ہمارا دل روتا ہے ان کا تو نہیں روتا ان کو تو فارم 47 دیئے ہوئے ہیں کہ چپ کر کے بیٹھے رہیں۔ بے چارے بیوروکریٹس کے پاس جاتے ہیں وہ کہتے ہیں چپ کر کے بہہ جاؤ سانوں پتا اے کدا آئے او۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈوگر صاحب اب آپ بجٹ پر تو آئیں۔

جناب خالد زبیر نثار: جناب سپیکر! زیادہ Privilege Motion تو opposition کی طرف سے آتے ہیں یہاں تو Privilege Motion آتے ہی حکومت کی طرف سے ہیں کیوں؟ کیونکہ ان کے کام نہیں ہو رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈوگر صاحب! جمعہ کی نماز کا ٹائم ہونے والا ہے۔

جناب خالد زبیر نثار: جناب سپیکر! نہیں، میں نے تو ابھی اپنی بات شروع کی ہے۔ آپ نے سی ایم ہاؤس کے لئے اس بجٹ میں 93 کروڑ روپے رکھے ہیں اور 83 کروڑ روپے گورنر ہاؤس کے لئے رکھے گئے ہیں ابھی پی ایم ہاؤس کا بجٹ اس سے الگ ہے۔ مگر افسوس کی بات یہ ہے جیسا کہ ابھی میرا بھائی سلمان مہدی ہاؤس میں بات کر رہا تھا کہ ہمارا ساہو کا اور چشتیاں کا پُل جو کہ ڈیڑھ سے دو۔ ارب روپے میں بن سکتا ہے مگر اس کے لئے ہم کبھی بھی بجٹ میں فنڈز نہیں رکھتے۔ 10 سال سے ہمارے جو بھی ایم پی ایز اس ہاؤس میں آ رہے ہیں وہ اس پُل کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ بورے والا کے لئے ایک سکیم بھی نہیں ہے کیونکہ ہمارا منتخب نمائندہ مسلم لیگ (ن) سے نہیں ہے آپ پھر بتا دیں کہ یہ بجٹ صرف مسلم لیگ (ن) کے ممبران کے لئے ہے اور یہ بجٹ پی ٹی آئی والوں کے لئے نہیں ہے آپ اندازہ نہیں کر سکتے آپ کبھی ہمارے ساتھ چلیں تو آپ کو پتا چلے کہ لوگ وہاں پر کیسے زندگی بسر کر رہے ہیں؟ ان کے روزگار کا سارا دارومدار ایک بھینس پر ہے اور ان کو دریا عبور کرنے کے لئے دو کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے اور وہ کشتیوں میں اپنے جانور رکھ کر دریا عبور کرتے ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ وسائل پر قابض لوگ عوام کو یہ بتاتے ہیں کہ بھوک ایک آزمائش ہے مگر یہ آزمائش نہیں ہے اگر یہ آزمائش ہوتی تو پوری قوم کی ہوتی، جب ایک صحابی رسول ﷺ نے اپنا کُرتا مُبارک اُٹھا کر دکھایا کہ میں نے بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا ہے تو پھر حضور پاک ﷺ نے اپنا کُرتا مُبارک اٹھا کر دکھایا کہ ان کے پیٹ پر دو پتھر بندے ہوئے تھے یہ ہوتے ہیں لیڈر وہ لیڈر نہیں ہوتے جو اربوں اور کھربوں روپے کی گاڑیاں لیں اور محلوں میں بیٹھے ہوں اور غریبوں کو بتائیں کہ بھوک ایک آزمائش ہے۔ آپ نے بجٹ میں 452۔ ارب روپے پنشن کے لئے رکھے

ہیں اور افسوس کی بات ہے کہ ایجوکیشن کے لئے صرف 120۔ ارب روپے رکھے گئے ہیں اور 187۔ارب روپے پولیس کے لئے رکھے گئے ہیں، دیکھیں ہم پنشن ریٹائرڈ ملازمین کو دینے کے خلاف نہیں ہیں مگر اس میں ریفارمز کی ضرورت ہے۔ جو کمشنر آر پی او اورڈی پی او پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ جتنا پولیس کے لئے فنڈ رکھا جاتا ہے یہ چھوٹے ملازمین تک تو پہنچتا ہی نہیں ہے، یہ سارے ڈی سی، ڈی پی او اور آئی جی کھا جاتے ہیں تو ان کو ہم نے کس لئے پنشن دینی ہے؟ آپ گریڈ8 سے گریڈ10 کے ملازمین کے لئے پنشن کی سہولت رکھیں اس سے اوپر کے جو بابو بیٹھے ہیں ہم تو ان کے غلام ہیں، یہ ملک ان کا ہے۔ پلیز اس پنشن کو کم کریں، ایجوکیشن اور پولیس کے لئے فنڈز بڑھائیں کیونکہ ابھی جیسا کہ میں نے پہلے بات کی ہے کہ آپ نے پولیس کو رکھا ہی اس لئے ہے تاکہ ہمارے پی ٹی آئی کے لوگوں پر ظلم اور زیادتیاں ہوں لیکن ان شاءاللہ تعالیٰ یہ ظلم بھی زیادہ دیر تک نہیں چلے گا کیونکہ:

یہ لشکر بھی تمہارا ہے سردار بھی تمہارا
تم جھوٹ کو سچ لکھ لو اخبار بھی تمہارا
خون مظلوم زیادہ نہیں بہنے والا
ظلم کا دور زیادہ دیر نہیں رہنے والا
ان اندھیروں کا جگر چیر کر نُور آئے گا
تم ہو فرعون تو سُنو موسیٰ بھی ضرور آئے گا

جناب سپیکر! ہمارا آخری مطالبہ یہ ہے کہ ابھی جو یہاں پر لیڈرز کے حوالے سے comparison ہو رہا تھا کہ یہ عمران خان صاحب کو مریم نواز صاحبہ کے ساتھ compare کر رہے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈوگر صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب خالد زبیر نثار: جناب سپیکر! میں نے بس آخری دو منٹ بات کرنی ہے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ ہماری جو جیل میں بیٹھی شیرنی صنم جاوید ہے ہم تو اس کا مقابلہ بھی مریم نواز سے نہیں کر سکتے ہیں۔ ایک سال کا عرصہ گزر گیا ہے اس بات کو آپ بھی مانیں گے کہ آپ ابھی تک اس کے چہرے سے

مسکراہٹ نہیں ہٹا سکے اور ہم ان شاءاللہ جو یہاں ہاؤس میں 108 ممبران بیٹھے ہیں، ہم سب یہاں پر مشکلوں کا ایک سمندر پار کر کے آئے ہیں، ہم بھی اسی طرح مسکرائیں گے اور خان صاحب کا ساتھ دیں گے۔ وہ قیدی نمبر 804 جیل میں کھڑا ہو کر اس سسٹم کو ننگا کر رہا ہے اور چھ جج انصاف مانگ رہے ہیں اے ٹی سی سرگودھا میں کیا ہوا ہے اے ٹی سی راولپنڈی کے باہر فائرنگ ہوئی ہے یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ جج رو رہے ہیں۔ میں آخر میں نامعلوم افراد پر بات کر کے اپنی speech wind up کروں گا۔ جنہوں نے قائداعظم کی ایمبولینس خراب کی، جنہوں نے لیاقت علی خان کو قتل کیا، جنہوں نے بے نظیر بھٹو کو شہید کیا، یہاں میرے پاکستان پیپلز پارٹی کے دوست بہت چیخ چیخ کر تقریر کر رہے تھے تو جنہوں نے ان کا judicial murder کروایا، جو ان کو فارم۔ 47 پر آگے لے کر آئے ہیں۔

پہلے شہر کو آگ لگائیں یہ نامعلوم افراد
پھر امن کے نغمے گائیں نامعلوم افراد
لگتا ہے انسان نہیں کوئی چھلاوا ہیں
سب دیکھیں پر نظر نہ آئیں یہ نامعلوم افراد
ہم سب ایسے شہر ناپرساں کے باسی ہیں
جس کا نظم و نسق چلائیں یہ نامعلوم افراد

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی اب محترمہ ذکیہ شاہنواز صاحبہ اپنی بات کریں۔

محترمہ ذکیہ خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آپ کا بہت شکریہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا لیکن میں آپ سے ایک request کروں گی کہ مجھے اس مرتبہ اپنی تقریر مکمل کر لینے دیجئے گا کیونکہ عموماً آپ میری آدھی تقریر پر ہی مائیک بند کروا دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے یہ کہوں گی کہ جو ہماری چیف منسٹر صاحبہ ہیں ان کا تعلق سیاسی خاندان سے ہے وہ ایک سیاسی خاندان میں پیدا ہوئی ہیں، وہ سیاست کو جانتی اور پہچانتی بھی ہیں اور انہوں نے اپنے ساتھ جو نوجوان ٹیم رکھی ہے میں کہتی ہوں کہ ان کی بہت اچھی

ٹیم ہے، انہوں نے، وزیر خزانہ نے اور سب نے مل کر یہ بجٹ تیار کیا ہے کیونکہ یہ ایک مشکل بجٹ تھا کیونکہ ایسا نہیں ہے کہ ایک بہت اچھا وقت ہے اور حکومت کے پاس پیسا بہت زیادہ ہے اور بجٹ بنا رہے ہیں کیونکہ سب کو معلوم ہے کہ ملک کن حالات سے گزر رہا ہے اور یہ بجٹ کن مشکل حالات میں تیار کیا گیا ہے؟ اس پر جو wheat crisis آیا ہے وہ بھی ایک پریشانی کی بات تھی، مگر اس میں بھی ہماری حکومت کا کوئی قصور نہیں تھا، سابقہ حکومت نے گندم امپورٹ کی اور وہ گندم اس وقت امپورٹ کی جب ہمارے اپنے ملک میں ہماری اپنی گندم تیار تھی اور ہماری سنہری اور خوبصورت گندم وہیں پر پڑی رہ گئی جو گندم یوکرین سے امپورٹ کی گئی اس کی وجہ سے farmers کو نقصان پہنچا ہے، یہ سب ایک بہت تکلیف دہ بات تھی مگر میں پھر یہی کہوں گی کہ اس میں ہماری حکومت کا کوئی قصور نہیں تھا مگر اس کے بعد ہم کو سوچنا پڑے گا کہ ہم نے آئندہ ایگریکلچر کے لئے کیا کرنا ہے کیونکہ ایگریکلچر کے بغیر نہ آپ اور نہ ہی ہم جی سکتے ہیں اگر لینڈز مافیا اسی طرح ساری زرعی زمینیں خرید تا جائے گا اور وہاں پر societies بناتا جائے گا تو مشکل ہو جائے گی، جب land reforms آئے تھے تو بڑے زمیندار اس وقت ہی ختم ہو گئے تھے اس کے بعد کچھ زمیندار ہیں جن کو آپ بڑا زمیندار کہہ سکتے ہیں پہلے جو جاگیر داروں کی باتیں ہوتی تھی تو اب جاگیریں ختم ہو چکی ہیں، آپ اس کو بڑا زمیندار کہہ سکتے ہیں but you can't say he is a big landlord تو میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ان حالات میں جو گندم کے حوالے سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا ہے تو ہمیں آئندہ کے لئے اس بارے میں سوچنا ہو گا کیونکہ ہم اپنی زرعی زمینیں دے کر وہاں societies بناتے جا رہے جس کی وجہ سے زمینیں shrink ہوتی جاتی ہیں inheritance law ہے اور زمینیں بٹتی جاتی ہیں۔ دوسری جنریشن کے بعد جب آپ کی زمینیں مزید بٹ جائیں گی تو زمینیں ایگریکلچر کے لئے تنگ پڑ جائیں گی، تو پھر آپ سوچیں دوسری جنریشن کے بعد پھر آپ کیا کریں گے؟ تو اس حوالے سے ابھی سے حکومت کو سوچنا چاہئے کہ ہم اپنی زمین جو کہ حکومت کی زمین ہے وہ لیز پر دیں اور وہاں پر بڑے بڑے فارمز بنائیں اور اپنی زمینیں فارمرز کو دیں اور آئندہ کے لئے بھی ہم کچھ بہتری کے لئے سوچیں کیونکہ پاکستان کا صوبہ پنجاب فوڈ سکیورٹی کے لئے آپ کی base ہے so we have to look into the future to ensure there is no food shortage and we have to plan for the next five years. دوسرا

میں ایجوکیشن کے حوالے سے کچھ بات کروں گی کہ ہماری تعلیم کا جو معیار ہے وہ اچھا ہے مگر اتنا اچھا نہیں ہے جتنا کہ ہونا چاہئے اور جتنی رفتار سے ہماری ایجوکیشن کے enrollment کے حوالے سے averages آرہی ہیں وہ بہت کم ہوتی جارہی ہے۔ we have to make a five year plan تاکہ ہم اپنی تعلیم کا target set کریں اور تعلیمی اداروں میں ہم ہنر سکھائیں، we should teach them skills and knowledge, and provide them with additional knowledge ہم کہتے ہیں کہ یہ انگریزی زبان انگریزوں کی زبان ہے، مگر بچوں کو انگریزی سکھانا بھی ضروری ہے۔ ہمارے دیہاتوں کے بچے ہیں جن کو skills آتی ہیں اور جن کے پاس تعلیم ہوتی ہے اور وہ باہر کے ممالک، دبئی قطر اور سعودی عرب چلے جاتے ہیں اور جب یہ بچے ان ممالک میں جاتے ہیں تو اگر ان کو انگریزی بولنی بھی آئے تو it's a plus point for them abroad and they get better jobs اور اس کے ساتھ یہ ہوتا ہے کہ۔۔۔

(اذانِ جمعہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! جیسے میں ایجوکیشن کے حوالے سے بات کر رہی تھی کہ 100 میں سے 24 فیصد بچے اربن ایریاز میں اور 40 to 45 فیصد بچوں کی جنوبی پنجاب مظفر گڑھ، راجن پور اور رحیم یار خان میں enrollment کم ہے۔ میں خود راجن پور گئی تھی، میں مظفر گڑھ بھی گئی ہوئی ہوں بلکہ میں نے سارے پنجاب کے دورے کئے ہوئے ہیں، میں پنجاب کے ایک ایک کونے میں گئی ہوں سب سے کم تعلیم جہاں بچیوں کو بھی نہیں پڑھایا جاتا وہ راجن پور تھا۔ میں سمجھتی ہوں کہ راجن پور اور ہمارے جو backward areas ہیں یہاں ہم تعلیم کے لئے بہت توجہ دیں اور خاص طور پر بچیوں کی تعلیم کے لئے، جب ہمارے بچے یا بچیاں تعلیم یافتہ ہوں گے تب ہی آپ کی economy بہتر ہو گی جب پڑھا لکھا ہوا پاکستان، پڑھا لکھا ہوا پنجاب ہو گا تو اس کو دیکھیں اور ان بچوں کو بھی دیکھیں جو تعلیم حاصل نہیں کرتے child labour کرتے ہیں ان کے ماں باپ ان کو پڑھانے کے لئے نہیں بھیجتے کیونکہ وہ پڑھا نہیں سکتے تو یہ ہماری responsibility ہے کہ ہم ان بچوں کو دیکھیں کہ وہ پڑھ بھی سکتے ہیں they should not be stunted children ان

کی خوراک کا بھی دیکھیں۔ آپ دیکھیں کہ غربت کی وجہ سے آپ اپنے بچوں کو دیکھیں اور ایک غریب کا بچہ دیکھیں، جسے ہم wrist کہتے ہیں اس کی wristہمارے انگوٹھے جتنی ہوتی ہے اور ہمارے بچوں کے ماشاء اللہ موٹے موٹے بازو ہوتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ ماشاء اللہ look at this healthy child but we should also look at that poor child, 40/42 percent to 44 percent even more I can say it would be even further than this we have stunted children and because of lack of vitamins lack of food انہیں تو سوکھی روٹی بھی صحیح نہیں ملتی اس وجہ سے یہ بچے ایسے رہ جاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے آپ سوچیں کہ اگر آپ کی قوم کے 40 فیصد بچوں کا ذہن ان کے جسم ویسے نہیں جیسے ہونے چاہئیں تو آپ مجھے بتائیں کہ ?Whose loss is it پاکستان کا loss ہے ہمارا loss ہے ہم سب کے لئے شرمندگی ہے کہ ہم کھا رہے ہیں اور ان بچوں کو صحیح خوراک بھی نہیں مل رہی۔ تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ ایجوکیشن پر بہت توجہ دینی چاہئے اور پرائمری سکولوں پر زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ ہم پرائمری سکول کو کہتے ہیں کہ کوئی بات نہیں بچے بھیج دیتے ہیں ABC پڑھ لیں گے، ایک دو سیکھ لیں گے ایسا نہیں primary school is the most important because it is the foundation of education آپ کو پرائمری سکول کا معیار بنانا چاہئے جہاں بچے کا دل لگے ایسے نہیں کہ کوئی گدھا باندھ کر آئے اور وہ بھی بھاگ آئے کیونکہ میں نے جو ان کا environment دیکھا ہے۔ میں ایک دفعہ یہیں لاہور کے آس پاس سکولوں کا دورہ کر رہی تھی میں ایک سکول میں گئی تو اس میں جالے لگے ہوئے تھے، شیشے ٹوٹے ہوئے تھے، ڈیسک ٹوٹے ہوئے تھے ایسے لگتا تھا کہ میں کسی سکول میں نہیں بلکہ بھوت بنگلے میں آ گئی ہوں۔ then I suspended, I remember at that I had the master of that school suspended پندرہ دن کے بعد دوبارہ گئی تو وہی سکول was bright پینٹ ہو گیا تھا اس پر تصویریں لگ گئی تھیں اور بچے ہنس رہے تھے کھیل رہے تھے and you could see difference پیسے بھی زیادہ نہیں لگے تھے صرف نیت کی بات تھی کہ آپ نے سکول کو کیسے رکھنا ہے لہٰذا پرائمری سکولوں پر آپ کی توجہ ہو گی تو آپ کی قوم یونیورسٹیز میں جائے گی سکالرشپ

لے گی اور سب کچھ کرے گی لیکن جب فاؤنڈیشن ہی نہیں ہو گی آپ کی عمارت ہی کمزور ہو گی تو پھر یہ عمارت آگے کیسے مضبوطی پکڑے گی۔

جناب سپیکر! میں ہیلتھ پر تھوڑی سی بات کرنا چاہتی ہوں کہ آپ کے جو ہسپتال ہیں ان میں reproductive health پر کام کیا جائے کیونکہ اس کے ساتھ ساتھ آپ کا جو بہت بڑا problem ہے وہ آبادی کا ہے اور آبادی بھی it's all interlinked آپ کا ایک ڈیپارٹمنٹ دوسرے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ interlinked and there are linkages with every department اس لئے آپ کے جو گورنمنٹ کے ہسپتال ہیں ان کو چاہئے کہ جب ماں اپنی delivery کے لئے ایک ہسپتال میں جاتی ہے تو اس کی counselling ہونی چاہئے اسے reproductive health کے بارے میں بتانا چاہئے اور اسے facilities بھی دیں تاکہ صحت مند بچے پیدا ہوں اور صحت مند ماں ہو۔ وہ ماں نہ ہو جو پانچ بچے چھوڑ جائے اور چھٹے بچے پر وہ اللہ کو پیاری ہو جائے پھر ان چھ بچوں کا is the loss just not of the mother but other six children also لہٰذا آپ اس طرح کے انتظامات کریں جہاں ماں کا بھی خیال ہو اور بچوں کا بھی خیال ہو اور اگر سارے ہسپتال reproductive health کے لئے کام کریں گے تو پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کو بہت بڑا حصہ مل جائے گا and they will be most successful in controlling population میں پاپولیشن کے حوالے سے کہوں گی کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! پلیز wind up کریں چونکہ نماز کا ٹائم ہونے والا ہے۔

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں اپنی بات مکمل کرتی ہوں۔ میں پاپولیشن کے حوالے سے کہوں گی کہ ہم کچھ بھی نہ کریں بلکہ اپنے مسلمان ملکوں کی طرف دیکھ لیں ہم بنگلہ دیش کی طرف دیکھ لیں انہوں نے سارے سکالرز onboard کئے اور اس کے بعد ان سارے ممالک کے رزلٹس دیکھ لیں، ترکی کو دیکھ لیں، ملائشیا کو دیکھ لیں، انڈونیشیا، بنگلہ دیش دیکھ لیں you name any Muslim country they followed a program and they have been very successful in it . لیکن ہم لوگ ابھی تک رو رہے ہیں کیونکہ ہم اسے پورا نہیں کر پائے۔ اگر آپ اس کو بہت high priority دیں گے تو یہ پروگرام پورا ہو گا۔

جناب سپیکر! اب میں اپنے علاقے کی ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! شاہ پور صدر کے پاس گاؤں ہیں، یونین کونسلز ہیں، تحصیلیں ہیں وہاں جلپانہ میں ہائی سکول ہے اور لڑکیوں کا سکول ہے ہم نے اس کے لئے زمین دی ہوئی ہے بلڈنگ بھی تیار ہے مگر کچھ کام وہاں رہتے ہیں لہٰذا میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے request کروں گی ابھی وزیر تعلیم تو یہاں موجود نہیں ہیں but I hope he gets this message کہ ہمارے دو سکولوں کو درست کر دیں اور ہمارا سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کا پورا سنٹر چل رہا تھا لیکن جب پچھلی حکومت آئی تو ہمارا وہ سنٹر بند ہو گیا بلکہ اب تو اس کی چھت بھی گر گئی ہے ہم چاہیں گے کہ ہمارا وہ سوشل ویلفیئر سنٹر بن جائے تا کہ بچیاں وہاں ٹریننگ لے سکیں، skills سیکھ سکیں اور روزگار کما سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! One minute more

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اگر آپ کے پوائنٹس رہ گئے ہیں تو جمعہ کی نماز کے بعد آپ یہیں سے continue کر لینا۔

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! میں ایک سیکنڈ میں اپنی بات ختم کرنے لگی ہوں چونکہ پھر اور لوگوں نے بھی بولنا ہے تو I don't want to take so much time ہمارے اس گاؤں میں ایک دو سڑکیں ہیں اسے جلپانہ مائنز کہتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ جو سڑک ہے وہ سرگودھا روڈ تک جاتی ہے اس سڑک کو بنوا دیجئے تو I will be very grateful and the people of those villages will be grateful. Thank you, Mr Speaker!

جناب ڈپٹی سپیکر: اب نماز جمعہ کے لئے break لیتے ہیں اور ہاؤس کو 2.00 بجے تک کے لئے adjourn کرتے ہیں۔

(اس مرحلے پر اجلاس کی کارروائی نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے 2.00 بجے
تک کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ کے بعد 2 بج کر 26 منٹ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شعیب امیر صاحب!

جناب شعیب امیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO ایاک نعبد وایاک نستعینO جناب سپیکر! اس بجٹ کے اندر پولیس کے لئے 187 ۔ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ اگر پولیس کی کارکردگی دیکھی جائے تو اُسی طرح چوریاں، اُسی طرح ڈکیتیاں اور پولیس کی اُسی طرح ناانصافیاں جاری ہیں۔ ڈرگ مافیا پورے ملک میں اور خصوصاً پنجاب میں پھیلا ہوا ہے لیکن پولیس اُن سے منتھلیاں لینے کے علاوہ کچھ نہیں کر رہی تو میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ جو 187۔ارب روپیہ پولیس کے لئے رکھا ہے یہ پاکستان تحریک انصاف کو crush کرنے کے لئے رکھا ہے۔ میری ایک اور تجویز ہے کہ تھوڑی سی amount خواجہ سراؤں کے لئے بھی رکھ لیں تا کہ وہ پولیس کے اوپر اپنا check رکھیں جیسے انہوں نے کھاریاں اور لالہ موسیٰ میں کیا تھا اس سے پولیس کے نظام میں شاید کوئی بہتری آجائے۔ میں یہاں پر لیہ پولیس کے بارے میں بات کرنا چاہوں گا DPO لیہ نے ہر تھانہ لاکھوں روپیہ میں بیچا ہوا ہے۔ آپ کے پاس ایجنسیاں موجود ہیں اُن ایجنسیوں سے check کروالیں کہ ہر تھانے سے DPO کتنے پیسے لے رہا ہے۔ پچھلے دو مہینوں کے اندر میرے تھانہ چوک اعظم میں دو قتل ہوئے ہیں۔ میں نے یہ قتل ہونے سے پہلے SHO سے specially کہا کہ بھائی صاحب! دونوں پارٹیاں آپ کے پاس آتی ہیں ان کا کوئی حل نکالیں لیکن ایک پارٹی جاتی تھی وہ پیسے دے کر FIR کروالیتی تھی اُس کے بعد دوسری پارٹی جاتی تھی وہ بھی پیسے دے کر FIR کروالیتی تھی اور end result یہ نکلا کہ اُدھر دن دہاڑے دو قتل ہوگئے یہ صرف اس وجہ سے ہوا کہ SHO کی ڈیوٹی لگی ہوئی ہے کہ اُس نے DPO کو منتھلیاں دینی ہیں اور وہ منتھلیاں اسی طرح پوری کریں گے کیونکہ اُنہیں عوام کی جان و مال کی کوئی فکر نہیں ہے۔ ضلع لیہ کے اندر تھانوں کا صرف ایک ہی کام رہ گیا ہے کہ کیسے پیسے اکٹھے کر کے اُس DPO کو دیئے جائیں۔ میں IG سے گزارش کروں گا کہ آپ کے پاس ایک accountability mechanism ہے اُس کو activate کر کے check کریں کہ DPO لیہ کا لاہور میں چار کنال کا گھر بن رہا ہے اور وہاں ٹائلیں، سیمنٹ اور سریا پہنچانے کے لئے کس کس SHO کی ڈیوٹی لگی ہوئی ہے؟ آپ نے اس قسم کے DPOs ضلعوں میں بٹھائے ہوئے ہیں۔ میں ان سے کہوں گا کہ احتجاج کرنا ہمارا حق ہے لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ

وہ اپنی corruption and protection کو prolong کرنے کے لئے ضلع لیہ میں بیٹھ کر پاکستان تحریک انصاف پر ظلم کر تا ہے۔ ابھی پچھلے جمعہ کو ہمارا ایک پُرامن احتجاج تھا اور میں ممبر صوبائی اسمبلی ہوں میرے اوپر direct shell مارے گئے، اُس پُرامن ریلی پر direct shell مارے گئے اور میرے پاس videos ہیں جو میں آپ کو دکھا سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کرنل صاحب! اب آپ بجٹ پر بھی بات کر لیں۔

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! آپ نے پولیس کو جو بجٹ دیا ہے میں اُس پر ہی بات کر رہا ہوں۔ پُرامن ریلی پر direct shell مارے گئے جس میں میرا بھتیجا اسد امیر اعوان اور وقار اعظم شدید زخمی ہوا ہے میں آپ کو videos دکھاؤں گا انہوں نے میرے کارکنوں پر direct shell مارے ہیں ان میں بالکل بھی شرم نہیں ہے۔ آپ اس پولیس کو لگام دیں کیونکہ احتجاج کرنا ہمارا جمہوری حق ہے۔ ہاں، احتجاج کے دوران اگر ہم کوئی قانون توڑیں تو پھر بے شک ہمارے ساتھ جو مرضی کریں لیکن ایسے نہیں چلے گا۔ اس وقت بھی لیہ میں احتجاج ہو رہا ہے اور پولیس ایسے کھڑی ہوئی ہے جیسے لیہ کشمیر کا حصہ ہے۔ ہم کشمیر میں پولیس کے تشدد کی videos دیکھتے تھے اور اگر آپ نے اُس طرح کا تشدد دیکھنا ہے تو آپ لیہ چلے جائیں آپ کو لیہ میں اس وقت بھی کشمیر جیسا تشدد ہوتا ہوا نظر آئے گا۔

جناب سپیکر! میں بجٹ کے حوالے سے بات کرتا ہوں۔ پاکستان تحریک انصاف نے لیہ سے clean sweep کیا تھا اُس کی ایک ہی وجہ تھی کہ پاکستان تحریک انصاف نے اپنے چار سالہ دور میں لیہ کو میگا پراجیکٹس دیئے تھے اور لیہ کی عوام نے پاکستان تحریک انصاف کو اس کا صلہ دیا جس کے نتیجے میں دو MNAs اور ہم چار MPAs جیتے ہیں۔ میں آپ کو ابھی بتا رہا ہوں کہ آپ نے ہمیں فارم 47 کے ذریعے بھی ہرانے کی کوشش کی تھی لیکن ہم نہیں ہارے کیونکہ ہماری leads اتنی زیادہ تھی اور میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ جب تک اُدھر زرعی یونیورسٹی، انڈسٹریل زون اور میڈیکل کالج نہیں بنائیں گے اگلے الیکشن میں لیہ کے اندر سے آپ کا وہ حال ہونا ہے کہ پورا پاکستان دیکھے گا اس لئے لیہ کی عوام کو اس بات کی سزا نہ دی جائے کہ اگر انہوں نے پاکستان مسلم لیگ (ن) کو ووٹ نہیں دیئے تو انہیں کوئی میگا پراجیکٹ نہ دیا جائے۔ دوسری

بات یہ ہے کہ greater Thal Canal part 1 بن چکا ہے۔ فیز II کی approval کافی عرصے سے پڑی ہے لیکن اُس کے لئے بھی اس بجٹ کے اندر پیسے نہیں رکھے گئے۔

جناب سپیکر! اب میں کسانوں پر بات کروں گا اس حکومت نے کسانوں پر جو ظلم کیا ہے پچھلے 75 سالوں میں آج تک کسی حکومت نے عوام کے ساتھ ایسا ظلم نہیں کیا۔ میں خود زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں چھ سات ایکڑ والا جو ایک عام زمیندار ہے اُس کی اگر سو من گندم ہوئی ہے وہ پہلے 10 لاکھ روپے میں بکتی تھی اور ابھی وہ ساڑھے چھ لاکھ روپے کی بِکی ہے آپ نے اُس عام کسان کو تین چار لاکھ روپے کا ٹیکہ لگایا ہے۔ اس وقت کم از کم لیہ میں یہ حالت ہے کہ لوگوں نے اگلی فصل کے لئے زمینیں ہی کاشت نہیں کی کیونکہ اُن کے پاس پیسا نہیں ہے۔ آپ نے کسان کارڈ کا ایک لولی پاپ دے دیا ہے اُس کے اندر انہوں نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ رکھا ہے اور اُس ڈیڑھ لاکھ روپے پر بھی انہوں نے سود لینا ہے۔ اس لئے میری التجا ہے کہ کسانوں کو کوئی ایسا relief دیا جائے کہ اگلے الیکشن کے اندر یہ کم از کم پنجاب میں تھوڑی سی عزت بچا سکیں ورنہ اگلے الیکشن میں یہ کسان ان پر جب اپنا غصہ نکالے گا تو فارم 47، فارم 49، فارم 87 اور آپ یہ فارم اُس سے بھی آگے بڑھاتے جائیں تو بھی یہ فارم آپ کے کام نہیں آئیں گے صرف اور صرف خدمت آپ کے کام آئے گی۔

جناب سپیکر! اگر میں صحت پر بات کروں تو لیہ کے اندر جو health related ongoing schemes تھیں یا education related ongoing schemes تھیں خُدا کا خوف کرو کم از کم اس ملک کا پیسا جو اُن ongoing schemes پر لگا ہوا ہے اُن پر 40 سے 70 فیصد کام ہو چکا ہے اُن کے لئے تو فنڈز جاری کر دیں کیونکہ پاکستان تحریک انصاف نے جو عمارتیں بنائیں ہیں وہ ابھی کھنڈر بن رہی ہیں۔ انہوں نے عوام دشمنی کی خاطر اُن ongoing schemes کے لئے فنڈز نہیں رکھے تو آپ سے میری التجا ہے کہ ہمارا خیال نہ کریں، لیہ والوں کا خیال نہ کریں لیکن کم از کم عوامی پیسا ضائع ہونے سے بچا لیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب چودھری جاوید احمد۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ مہوش سلطانہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم O بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں سب سے پہلے محترمہ مریم نواز شریف،

وزیر خزانہ اور اُن کی پوری ٹیم کو مبارکباد دینا چاہتی ہوں کہ انہوں نے ایک balanced and comprehensive budget دیا ہے۔ پنجاب کے اس بجٹ کا ٹوٹل حُجم 5446۔ارب روپے ہے جس میں 33 فیصد social sector کے لئے رکھا گیا ہے جس میں health, education, water supply, sanitation, youth and sports وغیرہ شامل ہیں اور اس میں بہت سارے important initiatives لئے گئے ہیں جن میں ایک بہت important initiative education sector میں schools and colleges کی missing facilities ہیں، اُس کے علاوہ دانش سکولز کے قیام کو دوبارہ عمل میں لایا گیا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ اگلے پانچ سال میں ہر ضلع میں ایک ایک دانش سکول قائم کر دیا جائے گا اور یہ دانش سکول نہ صرف غریب بچوں کو تعلیم دیتے ہیں بلکہ اُنہیں ایک مکمل life style بھی دیتے ہیں تا کہ وہ ایک بہترین creation بھی ثابت ہو سکیں۔ اس کے علاوہ پنجاب انڈوومنٹ فنڈ کو بھی دوبارہ سے شروع کیا گیا ہے یہ ایک life changing project تھا جس میں غریب بچوں کو یہ opportunity دی جاتی ہے کہ وہ دنیا کی کسی بھی یونیورسٹی میں داخلہ لیں گے تو ان کا تمام خرچہ حکومت پنجاب ادا کرے گی تو یہ ایک بہت important initiative ہے جس کے لئے اس بجٹ میں فنڈ رکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے scholarships اور نئی یونیورسٹیوں کا قیام ہے جس سے ان شاءاللہ تعالیٰ تعلیم کو بہت زیادہ فروغ ملے گا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر اپنے حلقہ کے حوالے سے بھی کچھ بات کرنا چاہتی ہوں اور اُس کے بارے میں کچھ تجاویز بھی دینا چاہتی ہوں۔ میں نے اس سے پہلے بھی on the floor of the House بات کی تھی ہمارے چوآسیدن شاہ سے کلر کہار اور چوآسیدن شاہ سے پی ڈی خان روڈ ہے جس کو بنایا جائے وہ روڈ اس بجٹ میں reflect تو ہو رہی ہے مگر وہ unapproved schemes ہیں تو میں وزیر خزانہ صاحب سے گزارش کروں گی کہ اس کے لئے فوری طور پر budget allocate کیا جائے تا کہ اس روڈ کا کام جلد سے جلد مکمل ہو سکے۔ اس کے علاوہ ہمارا ایک اور بہت اہم روڈ ٹُرلہ روڈ ہے یہ چوآسیدن شاہ کی آبادی کاہون ہے جو چکوال سے ملاتی ہے یہ روڈ connectivity کے لئے بہت اہم ہے اس سے مقامی لوگوں کو بہت زیادہ فائدہ ہو گا تو اس روڈ کے لئے بھی budget allocate کیا جائے۔ اس کے علاوہ ہمارا ایک اور اہم روڈ سلوئی روڈ ہے یہ سلوئی گاؤں کو غریب وال سیمنٹ پلانٹ فیکٹری کے پاس جہلم کے ساتھ connect کرتا

ہے تو اس کے لئے بھی funds allocate کئے جائیں۔ اس کے علاوہ ہمارا ایک گاؤں سڈھانڈی ہے جو پہاڑوں کے بیچ میں ایک چھوٹا سا آخری گاؤں اور اس کی طرف کوئی سڑک نہیں جاتی اس گاؤں کو صرف ایک راستہ جاتا ہے وہ راستہ کھنڈرات پر مشتمل ہے تو اُس روڈ کو بھی بنایا جائے تاکہ لوگوں کے لئے سہولت ہو۔

جناب سپیکر! ہمارے علاقے کا ایک بڑا مسئلہ water table low ہو گیا ہے تو ہماری تحصیل چوآسیدن شاہ میں جتنے بھی small dams or mini dams کی feasibility بنتی ہے اُن کو بنایا جائے تاکہ وہاں پر dams بنیں تاکہ وہاں پر water table level بہتر ہو کیونکہ وہاں پر بہت سے گاؤں ہیں جنہیں water supply کا مسئلہ ہے تاکہ پانی کی کمی پوری ہو سکے۔ روتوچھ نالی جیسے وہاں پر بہت سے گاؤں ہیں جہاں پر پہلے water supply مہیا تھی مگر اب water table low ہونے کی وجہ سے وہاں پر پانی ختم ہو گیا ہے تو وہاں کی water supply schemes میں بھی اضافہ کیا جائے اور وہاں پر dams ہی بنائے جائیں تاکہ ہمارے لوگوں کو سہولت ملے۔

جناب سپیکر! ہمارے پاس تحصیل ہیڈ کوارٹر میں 1122 موجود ہے لیکن میں گزارش کروں گی کہ اس کو up grade کیا جائے وہاں پر فائر بریگیڈ بھی دی جائے اور اس کے علاوہ وہاں پر موٹر سائیکلز دی جائیں کیونکہ ہمارا پہاڑی علاقہ ہے بہت ساری ایسی جگہیں ہیں جہاں پر گاڑیاں نہیں پہنچ سکتیں تو وہاں پر جب موٹر سائیکل کی سہولت ہو گی تو وہ پہاڑی علاقوں میں لوگوں کو کم از کم first aid provide کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارے تحصیل ہیڈ کوارٹر میں THQ ہسپتال ہے لیکن میں گزارش کروں گی کہ اُس میں ایک سٹی ہسپتال کو include کیا جائے کیونکہ وہ پوری تحصیل کی آبادی کو cater کرتا ہے تو اس سٹی ہسپتال سے لوگوں کو صحت کی ایک اضافی سہولت میسر ہو گی۔

جناب سپیکر! میں آخر میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہمارا ایک ملہال مغلاں یونین کونسل میں غازیال گاؤں کے برساتی نالہ کا پُل گرا ہوا ہے اُس کے لئے فنڈز مہیا کئے جائیں کیونکہ وہاں سے گزرنے کے لئے لوگوں کو بہت زیادہ مسئلہ ہے تو یہ لوگوں کے لئے بہتر connectivity میں اضافہ کرے گا۔ میں اُمید کرتی ہوں کہ وزیر خزانہ میری ان تجاویز پر غور بھی کریں گے اور ان کو اس بجٹ میں شامل بھی کریں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ، بہت شکریہ۔ جناب محمود احمد!

جناب محمود احمد: الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ و علی آلک و اصحابک یا حبیب اللہ۔ تاجدارِ ختم نبوت زندہ باد، زندہ باد۔ لبیک، لبیک، لبیک یا رسول اللہ۔

جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا نام محمود احمد سنگرا ہے اور میں ضلع نارووال کی ایک پسماندہ تحصیل سے منتخب ہو کر آیا ہوں۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے حلقے کی عوام کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے مجھے بھاری mandate دے کر اس ایوان میں بھیجا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنی پارٹی کے لیڈر سعد حسین رضوی کا بھی مشکور ہوں کہ جنہوں نے مجھے ٹکٹ دیا اور مجھ پر بھروسہ کیا۔ میں پچھلے دو تین مہینے سے یہاں بیٹھا ہوں تو میں نے دیکھا ہے کہ ہر بندہ اپنی پارٹی کی بات کرتا ہے اور اپنی پارٹی کو بچانے کی باتیں کرتا ہے۔ اس کی ساکھ کو متاثر نہیں ہونے دیتا لیکن کوئی پاکستان کی بات نہیں کر رہا۔ آپ دیکھیں ہر چیز نے ترقی کی ہے جن کے مکان بھٹو کے دور میں کچے تھے آج ان کے مکان بھی پکے ہیں۔ اس وقت جو کپڑے پہنے جاتے تھے ان کپڑوں میں بھی ترقی ہے گاڑیوں میں بھی ترقی ہے تو پھر پاکستان دن بدن نیچے کیوں جا رہا ہے۔ اس کا ذمہ دار کون ہے۔ آپ نے یہ بجٹ پیش کیا ہے یہ بجٹ توردی کی ٹوکری میں پھینکنے والا ہے۔ میرے علاقے سے جہاں ہمیشہ نون لیگی ایم پی اے بن کر آتا تھا وہاں میرے پاس آج بھی ایسے کافی گاؤں حلقے میں ہیں جہاں سڑک کا نام و نشان نہیں ہے، جن میں کروڑ رنگا، ٹمبر چک، چک ٹیلا، چک کوڑا بھوپال پور، ننگل، اگور اور بہت سارے ایسے گاؤں ہیں لیکن وہاں کیوں کچھ نہیں ہے؟ وہ سارے پیسے شہر میں لگ جاتے تھے میرے حلقے میں تو کوئی پیسا نہیں لگا۔ یہ ساری سڑکیں ایک کلومیٹر یا دو کلومیٹر بنتی ہیں لیکن کوئی سڑک نہیں ہے۔ میں پچھلے دنوں میں یہ دو چار مہینے کی بات ہے کہ ہمارے ایک گاؤں سکمال ہے وہاں ایک سلیمان نامی بندہ اپنی بیٹی کو نویں جماعت کا امتحان دلوانے کے لئے جا رہا تھا تو نالہ کشمیر کے ساتھ میرا حلقہ ہے تو وہاں سے پانی آرہا تھا۔ وہ اپنی بیٹی کا ہاتھ پکڑ کر جا رہا تھا جب درمیان میں پہنچا تو پانی اس کی بیٹی کو بہا کر لے گیا۔ اس کی بیٹی کی تین دن بعد dead body ملی تھی۔ ہم پھر کیوں نہ کہیں کہ ان حکمرانوں کو شرم ہی نہیں ہے۔ سارا بجٹ لاہور میں لگ رہا ہے۔ ہمارے ضلع میں تین تحصیلیں نارووال، ظفروال اور شکر گڑھ ہیں۔ یہاں

بلال اکبر صاحب بیٹھے ہیں ان کے حلقے میں ہر گاؤں میں سڑک ہے لیکن میرے حلقے میں تو کوئی سڑک نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آپ میرے حلقے کے ٹی ایچ کیو ہسپتال میں جائیں تو وہاں پر ایکسرے مشین بھی خراب ہے تو پھر مجھے اس بجٹ سے کیا ہے جو آپ پاکستان میں صحت یا تعلیم کے لئے لگا رہے ہیں۔ مجھے بھی تو تکلیف ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! یہ کرپشن زدہ نظام کب بدلیں گے۔ 10 بار شریف خاندان کے گھر سے وزیر اعلیٰ بنا ہے لیکن ابھی تک کرپشن پر انہوں نے قانون نہیں بنایا۔ اگر یہ کرپشن پر قانون بنائیں گے تو یہ خود پھانسی لگتے ہیں۔ یہ سودی نظام چلاتے ہیں جو اسلام کے خلاف ہے۔ میں نے حدیث میں پڑھا ہے جو بندہ سود کا کام کرتا ہے تو وہ اس کی سب سے چھوٹی سزا اس کا ماں سے زنا ہے۔ یہ سودی نظام کو چھوڑیں یہ کیوں سودی نظام کو نہیں چھوڑ رہے۔ یہ کبھی کہیں کبھی کہیں اور کبھی آئی ایم ایف کے ساتھ ہوتے ہیں۔ آپ کرپشن کو روکیں تو سارا ملک سیدھا ہو جائے گا۔ آپ سود کے نظام کو چھوڑ دیں تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ آپ یقین کریں کہ جب دو لاکھ روپے تنخواہ لینے والا بندہ ایئر کنڈیشن والے کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوتا ہے اور جو ایک ہزار روپیہ دیہاڑی کا کمانے والا اس کے پاس جاتا ہے تو وہ اس سے رشوت لیتا ہے۔ وہ اس 800 روپے یا ایک ہزار روپے کمانے والے سے رشوت لیتا ہے۔ آپ اس پر کیوں قانون نہیں بناتے۔ میرے حلقے میں کوئی اپنا مکان بنانے کے لئے اپنے صحن سے درخت کاٹتا ہے تو اس کو رشوت دے کر وہ درخت کاٹنا پڑتا ہے۔ اگر وہ مکان بنا رہا ہے تو ایک ٹرالی مٹی نہیں اٹھا سکتا۔ کیا پورا لاہور ہی پنجاب ہے؟ ڈسکہ، شکر گڑھ، ظفروال اور پسرور کیا پنجاب میں نہیں آتے۔ یہ میرے ذریعے یہاں پر پیسے نہ لگوائیں آپ اس حلقے کا حق تو دے دیں۔ احسن اقبال صاحب ہمارے ضلع کے آپ کے نامور آدمی ہیں ان کو پیسے دے دو وہ میرے حلقے میں لگا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمود صاحب! Wind up کریں۔

جناب محمود احمد: جناب سپیکر! میری تحصیل تعلیمی لحاظ سے پنجاب بھر میں اس کا literacy rate سب سے زیادہ ہے۔ وہاں ایک یونیورسٹی کا قیام تو ہونا چاہئے۔ وہاں یونیورسٹی نہیں ہے کیوں نہیں

ہے؟ میرا ٹائم تو مجھے معلوم ہے کہ کم ہے لیکن میرے مسئلے بہت ہیں۔ میں یہاں TLP کا اکیلا ممبر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمود صاحب! آپ کی اگر کوئی تجاویز ہیں تو یہاں وزیر خزانہ تشریف رکھتے ہیں۔ آپ ان سے share کر لیں۔ آپ اجلاس کے بعد ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

جناب محمود احمد: جناب سپیکر! مجھے تو اس بجٹ میں ملنا ہی کچھ نہیں میں مل کر کیا کروں گا۔ یہاں بجٹ کا مقصد ہی کوئی نہیں ہے۔ آپ فوجی کی بات کرتے ہیں دو دو، تین تین اکٹھے ہو کر بات کرتے ہیں۔ یہاں فوج کے بغیر تو کچھ چلا ہی نہیں۔ انہوں نے بھی ضیاء الحق کا ساتھ دیا تھا پھر جب مشرف آیا تو پھر سیاست دانوں نے بھی مشرف کا ساتھ دیا تھا۔ باجوہ پہلے اِدھر تھا پھر اُدھر ہو گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمود صاحب! آپ بجٹ پر رہیں۔

جناب محمود احمد: جناب سپیکر! میں بجٹ میں کیا کروں۔ یہ مجھے تو دے ہی کچھ نہیں رہے۔ آپ میرے ہسپتال کو up date کریں، مجھے یونیورسٹی دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمود صاحب! آپ کو چھ منٹس سے اوپر ہو گئے ہیں۔ آپ لیفٹ رائٹ ہو رہے ہیں۔ اس طرح آپ کا ٹائم خراب ہو تا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ اپنی پارٹی کے اکیلے ممبر ہیں۔ اس ناتے سے وہ اپنی پارٹی کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ میری رائے میں جو روایت ہے ان کے لئے وقت کی پابندی نہیں ہونی چاہئے۔ یہ میری آپ سے گزارش ہے۔

جناب محمود احمد: جناب سپیکر! میری پارٹی کے لیڈر کی تصویر فیس بک میں چڑھ جائے تو فیس بک بند کر دی جاتی ہے تو اس کا بھی کوئی حل کر دیں۔ اس کی تصویر لگتی ہے تو یہ اس تصویر سے اتنے ڈرتے ہیں کہ وہ فیس بک بند کر دیتے ہیں۔ کیا میرا ادھر آنا مناسب ہی نہیں ہے تو پھر میں استعفیٰ دے کے چلا جاتا ہوں اگر میرے حلقے میں کوئی پیسا نہیں لگوانا۔ آپ احسن اقبال کے ذریعے لگوا دیں، اس کا بیٹا احمد اقبال ہے اس کے ذریعے لگوا دیں۔ مجھے لوگ پوچھتے ہیں کہ سڑکیں کچی ہیں۔ ان کو ایک ایک ارب روپیہ دیا جا رہا ہے تو میرے حلقے میں 50 کروڑ ہی دے دیں۔ بلال اکبر صاحب میرے ضلع کے ہیں ان کے ذریعے دے دیں۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ سودی نظام کو ٹھکرا دو۔

ٹھکرا دو اگر کوئی دے ذلت سے سمندر
عزت سے جو ملے وہ قطرہ بھی بہت ہے

بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، جناب محمد اقبال سراج!۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جی، رائے احسن کھرل صاحب!

جناب احسن رضا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے موقع دیا ہے۔ میں سب سے پہلے اپنے فلسطین کے ان بھائیوں کے لئے جو آج میں سمجھتا ہوں کہ امت مسلمہ کے لئے ایک لمحہ فکریہ بنا ہوا ہے کہ آج تک ہم کسی بھی فورم پر ان کی آواز نہیں بن سکے۔ جتنا ظلم و ستم آج فلسطین کے بچوں پر ہو رہا ہے ہمارے لئے باعث شرم ہے کہ ہم نے کسی بھی فورم پر OIC یا کہیں بھی کوئی بات نہیں کی۔ آپ بتا دیں کہ کسی ایک جگہ پر بھی کسی ایک بندے نے آواز اٹھائی ہے؟ فلسطینی ہمارے مسلمان بھائی ہیں اور ہمارے ہی وہ بچے ہیں جو آج بھوک اور پیاس کی وجہ سے وہاں پر تڑپ رہے ہیں۔ تیل کی وافر مقدار ہے اور 56 کے قریب ہمارے مسلم ممالک ہیں۔ وہاں پر ایندھن کی کمی ہے، وہاں پر خوراک کی کمی ہے اور وہاں پر پانی کی کمی ہے لیکن کہیں سے کوئی آواز نہیں اٹھ رہی کہ فلسطین کے بچوں کی مدد کی جائے۔ فلسطین کو فہ بنا ہوا ہے اور حقیقت جانیں تو سارے مسلم ممالک کوفی ہیں۔ آج میں آپ کو اس ایوان کے توسط سے کہتا ہوں اور آپ لکھ لیں کہ جس دن ہم اللہ کے حضور حاضر ہوں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہر ایک سے یہ سوال ہو گا کہ وہاں پر آپ کے مسلمان بھائی شہید ہو رہے تھے اور مر رہے تھے لیکن کسی نے آواز تک کیوں نہیں اٹھائی۔

جناب سپیکر! میں بجٹ پر بات کروں گا کہ صحت پر ہمارے بے شمار بھائیوں نے تقاریر کیں۔ جب بھی کوئی تقریر ہوتی ہے تو وہ ساڑھے تین سالہ دور کو سامنے لے کر آتے ہیں۔ 8۔ مئی کو تھیلیسیمیا ڈے تھا اور اگر آج منسٹر صاحب یہاں پر ہوتے تو ان سے پوچھا جاتا کہ آپ نے صحیح point اٹھایا کہ یہاں پر منسٹر صاحب کو ہونا چاہئے تھا۔ آپ نے فنانس منسٹر صاحب کو یہاں بٹھایا ہوا ہے اور جو بھی بات ہوتی ہے تو ان کی طرف سے جواب ہوتا ہے کہ pend کر لیں، دیکھ لیں گے

اور کر لیں گے لیکن یہ حقیقت ہے اور حقیقت جانیں کہ یہاں پر صحت کے وزیر کو ہونا چاہیئے۔ میں تھیلیسیمیا کے حوالے سے بات کر رہا تھا کہ 8۔ مئی کو تھیلیسیمیا ڈے تھا اور مجھے بتائیں کہ پورے بجٹ کے اندر کسی بندے نے وہ بچے جنہیں ادویات بھی blackمیں ملتی ہیں اور خون نہیں ملتا۔ حقیقت جانیں کہ کئی کئی دن تک ادویات نہیں ملتیں اور اگر مل جائیں تو blackمیں ملتی ہیں تو آج تک کسی فورم پر کسی بندے نے کسی حکومتی بنچز سے یہ pointاٹھایا ہو یا منسٹر صاحب نے کسی بجٹ میں ایک پیسا بھی تھیلیسیمیا کے لئے رکھا ہو تو میں مجرم ہوں۔

جناب سپیکر! یہ ہماری جمہوری روایات رہی ہیں اور ہر بات پر یہ کہہ دینا کہ یہ 9۔ مئی والے ہیں تو ہم جمہوری لوگ ہیں اور ہم آئین کی پاسداری کرنے والے لوگ ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ہم اس صوبے کی ترقی کے لئے بہتر سے بہتر کام کرتے لیکن ہم جس طریقے سے چل رہے ہیں یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال دیکھ لیں کہ state within the states بنی ہوئی ہیں۔ تھانوں میں جائیں تو وہ ٹھیکوں پر ہیں۔ ہمیں پچھلے ساڑھے تین سال کا گلہ دیا جاتا تھا کہ ہم نے پچھلے ساڑھے تین سالوں میں deliver نہیں کیا، ہم نے posting and transfer کے پیسے لئے ہیں تو believe کریں کہ آج مریم اورنگزیب بھی وہی کام کر رہی ہیں جو ہم پر blame لگتا ہے۔ آج ڈپٹی کمشنروں کے انٹرویوز کئے جا رہے ہیں، ڈی پی اوز، سی پی اوز کے انٹرویو کئے جا رہے ہیں اور دہاڑیاں لگ رہی ہیں۔ یہ حالت ہے اس good governance کی اور جتنی speeches ٹریژری بنچز سے ہوئی ہیں کہ کچے کے علاقے میں جو کچھ ہو رہا ہے تو آئی جی پنجاب سوائے make up کر کے اور ٹک ٹاک بنانے کے حقیقت جانیں کچھ نہیں کر رہے۔ ہمارے صوبے کے غریب عوام اور اس صوبے کے لوگ دیکھ رہے ہیں کہ میں فیصل آباد سے تعلق رکھتا ہوں اور میں آپ کو بتاتا ہوں کہ وہاں پر کیا حالات ہیں۔ Almost فیکٹریاں بند ہو چکی ہیں، ایک سوشل سکیورٹی ہسپتال ہے پورے فیصل آباد کے اندر حالانکہ ہزاروں فیکٹریاں وہاں پر ہیں تو صرف ایک سوشل سکیورٹی ہسپتال ہے۔ کھرڑیانوالہ میں ایک cluster ہے جہاں پر شاید تین چار سو فیکٹریاں ہیں لیکن وہاں پر ہسپتال کی کوئی سہولت نہیں ہے۔ وہاں پر 1122 کا یہ حال ہے کہ پورے فیصل آباد کے لئے 18 گاڑیاں ہیں جن میں سے اکثریت خراب کھڑی ہیں۔ پٹرول نہیں ہے اور maintenance کے لئے ملازمین کو کہا جاتا ہے کہ آپ ان کی maintenance کروائیں۔ یہ حالت ہے آپ کے صوبے کی اور یہاں پر بیٹھ کر یہ بڑی

بڑی بڑھکیں لگاتے ہیں کہ ہم نے good governance کی اور ہم نے بجٹ میں یہ رکھ دیا۔ سکولوں کی حالت یہ ہے کہ پرائمری سکولوں کو ٹھیکے پر دیا جا رہا ہے۔ 22/21 سال سے (ن) لیگ نے اس صوبے پر راج کیا ہے۔ آج یہ حالت ہے کہ میرے حلقے کے اندر مکوآنہ ٹاؤن کمیٹی ہے جس کی آبادی 70 ہزار ہے جہاں پر لڑکیوں کا صرف ایک مڈل سکول ہے اور میں آپ کو دوسری مثال دیتا ہوں کہ میرے حلقے میں چک نمبر 215۔ر۔ب کی ڈیڑھ لاکھ کی آبادی ہے جہاں پر سیوریج کا پانی گلیوں میں دو، دو، تین، تین فٹ کھڑا ہے اور حقیقت جانیں کہ عید والے دن لوگوں کو مسجد میں نماز پڑھنے جانے کے لئے تکلیف ہو رہی تھی۔ میں بار بار ایم ڈی واسا کے پاس گیا ہوں تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں۔ میں ایک چیز اور point out کر دوں کہ پورے فیصل آباد شہر کے لئے، یہ کہتے ہیں کہ ہم جمہوری لوگ ہیں، ہم میں passion ہے اور ہم کام کرنا چاہتے ہیں تو یہ خاک کام کرنا چاہتے ہیں کیونکہ پنجاب کا تیسرا بڑا شہر فیصل آباد ہے جس کے لئے کوئی ڈویلپمنٹ سکیم نہیں رکھی گئی۔ یہ انتقام کی سیاست ہو رہی ہے اور سیاسی victimization ہو رہی ہے اور اگر اسی طرح آپ صوبے کو چلانے کی کوشش کریں گے تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ بجٹ جو آپ نے دیا ہے، یہ صوبے کی بہتری کے لئے ہو گا۔

جناب سپیکر! میں تیسری چیز آپ کو بتا دوں کہ میرے دوست یہاں پر بات کر رہے تھے کہ ایکسپورٹ بڑھی ہے تو 23-2022 کی رپورٹ دیکھ لیں اس وقت 31.78 فیصد ایکسپورٹ تھیں جو کہ اب 24-2023 میں کم ہو کر 28.78 فیصد رہ گئی ہیں۔ ٹیکسٹائل ایکسپورٹ 19.33 فیصد تھی جو 24-2023 میں 15.2 فیصد رہ گئی ہے تو آپ یہ کر رہے ہیں جبکہ شرح سود اس وقت 13.75 فیصد تھا جو آج 20 فیصد پر چلا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: رائے صاحب! جلدی سے wind up کریں۔

جناب احسن رضا: جناب سپیکر! میں wind up کی طرف ہی جا رہا ہوں۔ یہ electricity ٹیرف 7.5 تھا جو کہ آج 17 پر چلا گیا ہے اور گیس کا ٹیرف 6.5 تھا جو آج 12 پر چلا گیا ہے۔ اصل میں پنجاب کے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے کہ جو قدرتی گیس ہمارے صوبے کو دی جا رہی ہے وہ 10 فیصد ہماری ٹیکسٹائل کو دی جا رہی ہے باقی import ہونے والی گیس ٹیکسٹائل کو دی جا رہی ہے۔

ہمارا ایکسپورٹر مر گیا ہے اور آپ فیصل آباد جا کر دیکھ لیں کہ وہاں پر ایکسپورٹر مر گیا ہے اور وہ اس وجہ سے مرا ہے کہ ہمارے یہاں پر variation اتنی ہے کہ let's suppose اگر ایک سودا ایک ایکسپورٹر کرتا ہے تو اس نے تین مہینے کے اندر یورپی ممالک میں سودا کیا ہوتا ہے تو اس دوران بجلی کے rate اور گیس کے rate میں اتنی variation آ جاتی ہے کہ وہ سودے کو بھگتا نہیں سکتا۔ یہ صوبے کا حال ہے۔ سندھ میں 65 فیصد یا 70 فیصد قدرتی گیس دی جاتی ہے جہاں پر بالکل فیکٹریاں نہیں ہیں اور باقی گیس ایکسپورٹ والی دی جا رہی ہے جبکہ ہمارے صوبے کے ساتھ یہ ظلم ہو رہا ہے کہ ہمیں 90 فیصد باہر سے آنے والی گیس دی جا رہی ہے جو کہ مہنگی ہے اور ساتھ 10 فیصد قدرتی گیس دی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین: رائے صاحب! اب آپ تشریف رکھیں کیونکہ 8 منٹ ہو گئے ہیں۔

جناب احسن رضا: جناب سپیکر! میں فیصل آباد کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں اس لئے دو منٹ مزید دے دیئے جائیں۔

جناب چیئرمین: رائے صاحب! آپ کے اور بھی دوستوں نے بات کرنی ہے ناں اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

جناب احسن رضا: جناب سپیکر! صرف دو منٹ دے دیں۔ بڑی اہم بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جلدی سے wind up کریں۔

جناب احسن رضا: جناب سپیکر! یہ چیزیں ہمارے صوبے کے لئے بڑی اہم ہیں۔ ہم نے اس صوبے کے کسان کے لئے کیا کیا ہے؟ ہم نے اس صوبے کے کسان کے لئے یہ کیا ہے کہ ہمارے فیصل آباد میں "نب جی" ایک ادارہ ہے جہاں پر ریسرچ کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا اور آج حالت یہ ہے کہ ہم کاٹن کا کوئی بیج نہیں دے سکے، ہم گندم کا کوئی اچھا بیج نہیں دے سکے، ہم سبزیوں کا کوئی اچھا بیج نہیں دے سکے اور ہم کر کیا رہے ہیں۔ ہم سوائے کاغذی کارروائی کے حقیقت جانیں کہ کچھ نہیں کر رہے۔ یہ وہ ادارے ہیں جن پر کوئی expenditure نہیں ہے۔ یہ صرف آپ کی good governance کی وجہ سے اچھا ہو سکتا ہے۔ یہاں پر ٹریژری بنچز پر بیٹھ کر بڑے بڑے پروفیسر صاحبان بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں کہ ہم نے بہت deliver کیا ہے تو آپ نے اس قوم کے 35 سال

کھائے ہیں لیکن آپ نے deliver نہیں کیا۔ آج پنجاب کے اڑھائی کروڑ بچے جو سکولوں سے باہر ہیں، آپ ان کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ آپ یہ کر رہے ہیں کہ پورے تعلیمی سسٹم کو ٹھیکے پر دے رہے ہیں اور آپ بات کرتے ہیں کہ ہم نے سکولوں کی بہت اپ گریڈیشن کر دی ہیں۔ میں مثال کے ساتھ wind up کرنے لگا ہوں کہ میرے حلقے میں چک نمبر 72 گ، ب model village ہے جہاں پر BHU کے اندر کمیونٹی نے C.T سکین مشین لے کر دی ہے تو میں آپ کو حقیقت بتاؤں کہ وہ مشین پرائیویٹ طور پر ہسپتال کے باہر لگائی ہوئی ہے کیونکہ اس BHU کے ڈاکٹر نے اس مشین کو اندر نہیں رکھنے دیا۔ انہوں نے باہر لگایا آپ believe کریں کہ وہاں پر اُس کا ٹیسٹ ہوتا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ BHU کے اندر ایکسرے مشین بھی ہوتی، اس کے اندر لیبارٹری بھی ہوتی۔ الائیڈ ہسپتال کے اندر، آپ حقیقت جانیں کہ وہاں صرف ایک ایمرجنسی ہے۔ آج ہم نے لاہور میں کینسر ہسپتال کے لئے 60۔ارب روپے رکھا ہے، اس 60۔ ارب روپے سے تقریباً پورے پنجاب کے اندر سہولیات رکھی جا سکتی تھیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رائے صاحب! آپ کا پوائنٹ آگیا ہے اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب احسن رضا: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، آپ کو بولتے ہوئے گیارہ منٹ ہو گئے ہیں۔

جناب احسن رضا: جناب سپیکر! میں جلد ہی اپنی بات ختم کرلوں گا صرف ایک بات رہ گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احسن رضا: جناب سپیکر! الائیڈ ہسپتال آپ نے پورے کا پورا اُدھیڑ کر رکھ دیا۔ اس کے اندر صرف ایک ایمرجنسی کام کر رہی ہے، پورا ڈویژن ہے وہاں کسی کی head injury ہوتی ہے، کسی کو فائر لگنے کا کیس آتا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اُس کی ایمرجنسی چار ہوتیں لیکن وہاں صرف ایک ہی ایمرجنسی ہے جہاں انتشار ہوتا ہے۔ آپریشن تھیٹر میں ایک لمبی قطار لگی ہوتی ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ہم BHU کو upgrade کرتے، اس طرح کے ہسپتال کو upgrade کرتے، اُن کی missing facilities کو پورا کرتے لیکن پورے کا پورا بجٹ لاہور کے لئے رکھ دیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کا پوائنٹ آگیا۔ جناب منصور اعظم!

جناب منصور اعظم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے حکومت کو اس بات پر مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے صحت، تعلیم اور روڈ انفراسٹرکچر کو خصوصاً اس بجٹ میں prioritize کیا۔ میں اسی ضمن میں چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ ہیلتھ سیکٹر میں چیف منسٹر کا جو revamping کا پروگرام چل رہا ہے وہ بہت ہی قابل ستائش ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں BHUs کے اندر خصوصاً equipment اور ڈاکٹرز کی hiring کے process پر بھی خصوصی توجہ دینی چاہئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر آپ کے BHUs well equipped ہوں گے تو پھر ہی ڈسٹرکٹ ہسپتالوں پر سے burden کم ہو گا۔

جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ تعلیم کے شعبے میں ہمیں انقلابی اقدام اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آج تک ان سرکاری سکولوں نے کوئی intellectual پیدا کیا ہے اور نہ کوئی اچھا شہری پیدا کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کی تعلیم جو پرائیویٹ سیکٹر میں ہے اور سرکاری سکولوں میں ہے اس میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ جب تک ہم اس فرق کو دور نہیں کریں گے اس ملک میں غریب کا بچہ غریب ہی رہے گا۔ یہ فرق تب ختم ہو گا جب آپ سرکاری سکولوں کو پرائیویٹ سکولوں کے لیول پر لے کر آئیں گے۔ اس میں سب سے اہم چیز curriculum کی ہے۔ جو سرکاری سکولوں کا نصاب ہے اس کو update کیا جانا چاہئے۔ دنیا کی جو آج کی ضروریات ہیں اس کے مطابق آنے والی نسلوں کو تیار کرنے کے لئے اس کے لیول پر لے کر آنا چاہئے۔ میں گورنمنٹ کے اس اقدام کی تحسین کرتا ہوں کہ یہ جو پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے ذریعے چلانے کا پروگرام لے کر آئی ہے لیکن اس کے ساتھ ایک strict criteria کو بھی enforce کرنا چاہئے کہ جو سکولز پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت چلیں گے، وہاں جو ٹیچرز کی hiring ہو گی، جو standard of education ہو گا اور curriculum ہو گا وہ گورنمنٹ کی طرف سے prescribed ہو۔ یہ سب کچھ اس کے مطابق ہو کہ جو پرائیویٹ سکولوں میں پڑھایا جا رہا ہے۔ تعلیم کے شعبے میں انقلابی اقدام کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ کے نظام کو بدقسمتی سے اس ملک کے اندر اٹھارہویں ترمیم کے بعد devolution کے بعد کوئی سیاسی جماعت مؤثر نظام دینے میں ناکام رہی ہے۔ اس کی ایک وجہ ہے اور وہ وجہ اس ملک کی بیوروکریسی ہے۔ یہ لوگ آج تک اختیارات کے نچلی سطح پر

منتقلی ہونے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ یہ لوگ چاہتے ہی نہیں ہیں کہ اختیار عوام کے پاس جائے۔ آج جو لوکل گورنمنٹ کی کمیٹی ہے آپ اس میں دیکھیں، میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ لوکل گورنمنٹ کے اندر کوئی serving یا retired bureaucrat نہیں ہونا چاہئے۔ جن لوگوں کا کام پالیسی کی implementation ہے اُن لوگوں سے پالیسی بنوانے کے کام لئے جارہے ہیں تو پھر اس ملک میں کیسے بہتری آئے گی۔ جب تک لوکل گورنمنٹ مؤثر نہیں ہوگی اختیارات کی منتقلی نچلی سطح پر نہیں آئے گی تو عام آدمی کے روزمرہ کے مسائل حل ہونے کے قریب بھی نہیں آئیں گے۔ اس لئے میری یہ گزارش ہے خاص طور پر ان بیوروکریٹس اور افسران سے جو بڑے بڑے عہدوں پر بیٹھے ہوئے ہیں کہ ان سے لوکل گورنمنٹ کے معاملے میں نہ کوئی مشورہ لیا جائے بلکہ اس کمیٹی سے بھی ان کو دور رکھا جائے۔

(اس مرحلے پر جناب چیئرمین جناب سمیع اللہ خان کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب منصور اعظم: جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کئی ایسے ڈیپارٹمنٹس کے سیکرٹریز ہیں جن کے پاس ایم پی ایز چکر لگا لگا کر تھک چکے ہیں لیکن یہ موصوف لوگ نہ اپنے دفتروں میں بیٹھنا پسند کرتے ہیں اور نہ کسی کا کام کرنا پسند کرتے ہیں۔ جب یہ وفاق کے افسران ہیں پنجاب گورنمنٹ کے پاس PPSC کے ذریعے بہترین افسران موجود ہیں تو کیوں نہ اپنے پنجاب کے افسران سے کام لیں اور ان کو ان عہدوں پر پہنچائیں۔ اگر یہ لوگ اتنے نواب ہیں کہ یہ کام کرکے راضی نہیں ہیں تو اِن کو وفاق کو واپس بھیج دیں، ہمیں ان کی ضرورت کیا ہے؟ یا یہ کہیں کہ آپ کا جو PPSC کا نظام ہے اُس پر آپ کو اعتبار نہیں ہے یا وہ qualified officers پیدا نہیں کر رہا ہے۔ آپ اِن کی جب بھی پرفارمنس کی evaluation کریں گے تو آپ کو پتا چلے گا کہ PPSC کے ذریعے آئے ہوئے افسران پرفارمنس میں ان سے قدرے بہتر ہیں۔ ان کا تو attitude اس طرح کا ہے کہ جیسے آج بھی یہ کسی وائسرائے کے نمائندے ہیں۔ عوام کے ملازم تو یہ کسی طرز سے نہیں لگتے۔ مجھے بتائیں کہ آج ہم کفایت شعاری کو رو رہے ہیں، ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں لیکن ایک ڈسٹرکٹ اور ڈویژن لیول کا افسر دو، دو کروڑ کی گاڑیوں میں بیٹھ کر پھرتا ہے۔

وہ ڈیڑھ کروڑ کے ڈالے سے اتر کر ریڑھی والے کو کہتا ہے کہ تمہاری ریٹ لسٹ ٹھیک نہیں ہے۔ اِن کو شرم آنی چاہئے اس بات پر۔ سب سے پہلے کفایت شعاری اپنے اوپر لاگو کریں اور ان افسران کے اوپر لاگو کریں تاکہ ان کے ذہن ایک عوام کے ملازم کے برابر ہوں۔ یہ اپنے آپ کو عوام کا ملازم سمجھیں۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں اپنے حلقہ بھلوال کے بارے میں بات کرنا چاہوں گا۔ میں چیف منسٹر پنجاب کا نہایت مشکور ہوں کہ جنہوں نے ابھی recently میرے حلقے میں ایک بڑی tragedy ہوئی ہے کہ تین مسیح برادری کے افراد کی سیوریج میں گیس کی وجہ سے اُن کی death ہوئی ہے۔ چیف منسٹر پنجاب نے اُن کی فیملی کے لئے 40 لاکھ روپے فی خاندان کی امداد پہنچائی، اُن کی دادرسی کی اور اُن کی بیواؤں کو نوکریاں دینے کی یقین دہانی کروائی۔ اس کے علاوہ بھلوال کا ایک دیرینہ مطالبہ ہے جس کو میں آج یہاں پر اپنی گورنمنٹ کے سامنے دہرانا چاہتا ہوں۔ 2018 کے الیکشن میں میاں شہباز شریف نے بھلوال میں یہ اعلان کیا تھا کہ اگر ہماری گورنمنٹ آئی تو ہم بھلوال کو ضلع بنائیں گے۔ اس کے لئے 2022 میں ایک feasibility report بھی تیار ہوئی تھی۔۔۔

جناب چیئرمین: پلیز، آپ wind up کریں۔

جناب منصور اعظم: جناب چیئرمین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ feasibility report کو لے کر آگے چلا جائے اور بھلوال سے کئے گئے وعدہ کو وفا کیا جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ایریا سے ہمارے کنّوں کی millions of dollars کی export ہے۔ یہ ضلع self sufficient ہے۔ میری گزارش ہے کہ ہماری قیادت اس پر فی الفور ایکشن لے اور بھلوال کو ضلع کا درجہ دے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ میاں حسن بٹر صاحب!

جناب حسن علی: جناب چیئرمین! Thank you۔۔۔

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت ساڑھے تین بجے تک ہے تو تمام آنے والے دوست مقررین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے آپ کو ذرا ٹائم کی پابندی کے حوالے سے پابند رکھیں چونکہ پھر اگر لمبی تقریریں ہوں گی تو آج کے دن میں کچھ دوستوں کی تقریریں رہ جائیں گی۔ بہت شکریہ

جناب حسن علی: جناب چیئر مین!

آ تجھ کو بتاتا ہوں، تفسیر بجٹ کیا ہے
شمشیر و سناں اول، تعلیم و صحت آخر

جناب والا! یہ بجٹ basically غربت ختم کرنے لئے نہیں ہے بلکہ غریب کو ختم کرنے کے لئے پیش کیا گیا ہے اس میں میں آپ کی توجہ ایک طرف مبذول کروانا چاہوں گا کہ 593۔ ارب روپے بے نظیر انکم سپورٹس پروگرام میں رکھا گیا ہے اور دوسری طرف ADP کے اندر مجموعی طور صحت، تعلیم اور زراعت کے لئے صرف 170۔ ارب روپیہ رکھا گیا ہے تو یہ ہماری پالیسی کی عکاسی کرتا ہے۔ صحت سب سے اہم چیز ہے اور ADP میں جو development budget ہے جو 39 اضلاع کے اندر خرچ ہونا ہے وہ صرف 27۔ ارب روپے رکھا گیا ہے تو میری یہ گزارش اور التجاء ہو گی کہ اس کو تھوڑا سا enhance کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم دوسری طرف بات کریں تو جو مزدور کی تنخواہ ہے وہ 32 ہزار روپے سے 37 ہزار روپے کر دی گئی ہے تو یہ آٹے میں نمک کے برابر بالکل تنخواہ ہے۔ اگر ایک بندہ جس کے چار بچے ہیں وہ دو ٹائم کی روٹی 37 ہزار روپے میں نہیں پکا سکتا۔ اس کو مجبور کیا جا رہا ہے۔ ایک میرا مزدور بھائی ہے اس نے کہا تھا کہ یہ میری طرف سے شعر پڑھنا ہے تو وہ میں لازمی پڑھنا چاہوں گا کہ:

میں بُھکا تاں بُھک میری، میری توں بہت ہی بُھکی
بُھکے نیں توں مینوں کھا لئے تیر بھک تاں مکے

جناب چیئر مین! غریب کی استحصالی جس طرح سے کی جا رہی ہے اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ انگریزی کا ایک مقولہ ہے کہ charity takes away survival which is the basic need of human being. تو یہاں پر استحصالی اسی طرح سے کی جا رہی ہے۔ تعلیم کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے اس میں، میں آپ کو بتانا چاہوں گا کہ ہمارے 26.7 ملین بچے سکولوں سے باہر ہیں اور پرائمری سکولوں کو جس طرح privatize کیا جا رہا ہے اس پر ہم تنقید کر چکے ہیں۔ بر آمدات کے لئے 63.8۔ ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں زراعت بھی ہے ہم کسانوں کی کمر تو پہلے ہی توڑ چکے ہیں۔ مگر ہم نے اس بجٹ میں بھی کسانوں کے لئے کوئی فیول کارڈ، کوئی

fertilizer کی سبسڈی announce نہیں کی تو میری گزارش ہو گی کہ اسی طرز کا ایک کسان کارڈ جس میں صرف ڈیزل پر سبسڈی ہو کیونکہ جب گندم کا سیزن ختم ہوتا ہے تو مونجی کے سیزن کے لئے سب سے زیادہ کسان کو ڈیزل کی ضرورت پڑتی ہے تو اس کے لئے سبسڈی کا پیٹرن ہونا چاہئے اور جو سبسڈی fertilizer companies کو ملتی ہے تو اس کو فی الفور ختم کر کے ڈائریکٹ سبسڈی کسان کو دینی چاہئے۔ اس سے شاید ان کی حالت زار بہتر ہو سکے۔ اس میں جو environmental protection کے لئے جو بجٹ مختص کیا گیا ہے وہ 7.2۔ ارب روپے ہے۔ ہم فضائی آلودگی کے انڈکس کے حساب سے دنیا میں چوتھے نمبر پر ہیں اور اس کی وجہ سے ہر بندے کی اوسطاً عمر چار سال کم ہو چکی ہے تو دیکھ لیں کہ ہمارے جو being a nation interests ہیں وہ کس طرف جا رہے ہیں؟ ہم بعد میں پابندیاں لگاتے ہیں، کسانوں اور کھیتوں پر سارا کچھ ڈال دیتے ہیں مگر اس طرف بالکل فکر نہیں کر رہے۔ اس بجٹ میں 452۔ ارب روپے پنشنز کے لئے رکھے گئے ہیں۔ مگر جو پنشنز ریفارمز ہیں وہ آج تک نہیں کئے گئے۔ KPK گورنمنٹ نے ایک سلسلہ شروع کیا ہے جس میں پنشنز کی age زیادہ کر رہے ہیں تو میری گزارش ہو گی کہ اگر خود کچھ نہیں کرنا تو ان سے سیکھ کر پنشنز والی مد میں کچھ نہ کچھ ریفارمز کرنی چاہئیں۔

جناب چیئرمین! میرا گوجرانوالہ ضلع ہے تو میں یہاں پر اس کی بات لازمی کرنا چاہوں گا۔ ہماری ادھر ایک کنگنی والا برتج ہے جو کہ 1980 میں بنا تھا اور پورے گوجرانوالہ کو intersect کرتا ہے وہ سیالکوٹ کے ساتھ بھی وہی ملاتا ہے جو ایسٹرن بائی پاس کہلاتا ہے۔ وہ آج تک ڈبل نہیں ہوا۔ مگر یہاں پر جو ایک والٹن روڈ کا برتج ہے میں نے اس کی ٹوٹل لاگت کا تخمینہ نکلوا کر دیکھا ہے اس طرح کے میرے شہر میں پانچ برتج بن سکتے ہیں مگر میرے شہر میں ایک برتج بھی نہیں بنایا گیا۔ ہمارے پورے شہر میں کوئی پبلک ٹرانسپورٹ نہیں ہے مطلب ہمارے پنجاب کا پانچواں بڑا شہر ہو اور اس میں پبلک ٹرانسپورٹ کا ذکر نہیں ہے اور بجٹ کے اندر بھی ایک روپیہ مختص نہیں کیا گیا۔ کوئی رِنگ روڈ کا پلان نہیں ہے ٹریفک کے بڑے بے ہنگم مسائل ہیں، واٹر فلٹریشن پلانٹس کا on the floor of the House جو وعدہ کیا گیا تھا کہ ہر UC کے اندر رکھے جائیں گے اس کی implementation نہیں ہے۔ ابھی ہمارے شہر والے کہتے ہیں کہ ہمیں عرق

گلاب نہ دیں مگر سڑکیں دھونے کے لئے پانی یا صفائی والی گاڑیاں ہی دے دیں۔ آپ عرق گلاب لاہور کے لئے ہی رکھ لیں۔

جناب چیئرمین! چنن دا قلعہ ہمارے شہر کا entrance ہے وہاں پر C&W کا ایک proposal تھا کہ ادھر ایک flyover بنے گا مگر unfortunately بجٹ کے اندر پھر وہ نہیں آیا۔ فیروز والا منڈیالہ روڈ جو پندرہ لاکھ آبادی کو ملاتا ہے اس کا وعدہ کیا گیا تھا کہ بجٹ کے اندر رکھیں گے مگر پھر نہیں رکھا گیا۔

جناب چیئرمین: جی، آپ please wind up کریں۔

جناب حسن علی: جناب چیئرمین! lastly سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارا law and order اس حد تک خراب ہو چکا ہے کہ میرے شہر میں ہر 8 منٹ بعد ایک ڈکیتی ہو رہی ہے اور جو جتنی Police ہے پانچ چھ قسم کی پولیس ہے اس کا صرف کام یہ ہے کہ ناکوں پر families اور لوگوں کو تنگ کرنا تو اس پر تھوڑا کام کرنے کی ضرورت ہے۔ میری آخری suggestion ہے اس کے بعد میں اجازت لینے لگا ہوں۔ ہماری جو لاہور اسلام آباد موٹر ویز بنی تھی تو اس میں کمپنی کے ساتھ pact کیا گیا تھا اس کی یہ credibility ہے کہ موٹر وے 20 سال تک پائیدار رہے گی تو میری یہ suggestion ہے کہ ADP کے اندر C&W یا لوکل گورنمنٹ کے under جتنی بھی سڑکیں بنتی ہیں ان کے اندر اسی چیز کو رکھا جائے کہ at least ٹھیکیدار پانچ سال کی گارنٹی دے کہ یہ سڑک نہیں ٹوٹے گی اور اگر وہ ٹوٹے تو M&R کے اندر وہ خود ٹھیکیدار اس کو repair کرے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ محترم رخسانہ کوثر!

محترمہ رخسانہ کوثر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدالمرسلین امابعد و اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں اپنے فنانس منسٹر جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو خراج تحسین پیش کروں گی انہوں نے ماشاءاللہ بہت اچھا بجٹ پیش کیا۔ وزیراعلیٰ صاحبہ نے ماشاءاللہ اتنے تھوڑے سے عرصے میں اتنے اچھے کام کئے ہیں کہ وہ میاں محمد شہباز شریف کی speed کو بھی کاٹ گئی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میرے بھائی مسلسل ہمارے اوپر تنقید کر رہے ہوتے ہیں جب

خود کچھ کر نہیں سکتے تو میرے خیال میں تنقید برائے تنقید نہ کریں کیونکہ کچھ نہ کچھ کرنے کی جستجو ان میں تھی ہی نہیں، اگر ہوتی تو جب ان کو گورنمنٹ ملی تھی تو اس وقت کچھ نہ کچھ یہ ضرور کر لیتے۔ انہوں نے اس وقت انتقامی کارروائیاں کیں۔ اب الحمدللہ 100 دن پورے ہو گئے ہیں یہ لوگ ایک دفعہ بھی suspend نہیں ہوئے جب ان کا دور تھا تو سپیکر کی کرسی کا منہ ہی ادھر ہوتا تھا سپیکر صاحب ہماری طرف دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرتے تھے ہاں یہ ضرور کرتے تھے کہ ہمارے لوگوں کو بار بار suspend کرتے تھے اور ہم لوگوں کو دروازوں پر، گیٹوں پر ہر جگہ مطلب مصیبت اور مشکل میں ڈالنے کی کوشش کی جاتی تھی اور جیل کے علاوہ اور کچھ تھا نہیں۔ اب یہ لوگ جو بجٹ کے اوپر رونا رو رہے ہیں یہ اپنا بجٹ دیکھ لیں اور ہمارا بجٹ دیکھ لیں کہ ہم لوگ کیسا بجٹ لے کر آئے، یہ سمجھ نہیں آتی کہ تنقید کس بات کی کر رہے ہیں؟ یا تو یہ موازنہ کریں کہ ہم نے اپنے بجٹ میں یہ کیا تھا اور آپ نے یہ نہیں کیا۔ خود کچھ کر نہیں سکتے تو پنجاب کی اک کہاوت اے "آپ کسے جئی ناں تے گل کرنوں رہی نا" ان سے ہونا ہے کچھ نہیں۔ یہ چوبیس گھنٹے لگے رہتے ہیں کل میرے ایک بھائی ادھر سے ارشاد فرما رہے تھے کہ ہماری تین بہنیں ادھر گئیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: آپ خاموشی اختیار کریں یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ آپ کو کسی نے interrupt کیا ہے۔ آپ لقمے بازی کر رہے ہیں۔ آپ خاموشی رکھیں۔

محترمہ رخسانہ کوثر: اگر ان تین بہنوں کا انہیں بہت افسوس ہو رہا ہے تو انہیں خواتین ہونے کا کچھ احترام ہونا چاہئے۔ یہ کل فرما رہے تھے کہ مائیں، بہنیں اور بیٹیاں سانجھی ہوتی ہیں تو الحمدللہ سانجھی ہوتی ہیں۔ ہم نے ادھر بیٹھی ہوئی کسی بھی بہن پر کبھی اس قسم کی تنقید نہیں کی جو سب کو بری لگے اور ایک message یہ بھی جاتا ہے کہ جب ہم پنجاب اسمبلی کے اندر یہاں پر بات کر رہے ہوتے ہیں تو ہمارے حلقے کے لوگ بھی سن رہے ہوتے ہیں پورا پنجاب اور پاکستان سن رہا ہوتا ہے جب یہ خود عورتوں پر تنقید کرتے ہیں تو یہ کس قسم کی بات کرتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ بجٹ پر بات کریں۔ آپ واپس بجٹ پر آ جائیں۔

محترمہ رخسانہ کوثر: جناب چیئرمین! میں بجٹ پر آتی ہوں، یہ لوگ جو اپنا رونا رو رہے ہیں یہ روتے ہیں روتے ہی رہیں گے کیونکہ انہیں رونے کے علاوہ کوئی کام نہیں ہے، رونا دھونا ان کا مقدر

ہے یہ رولیں۔ ہم بات کرتے ہیں تو ایک دم شور مچانا شروع کر دیتے ہیں یہ اپنی تقریریں ایک ایک گھنٹہ کریں اور ہم لوگ ان کی speech کس لئے سنیں کہ ہم لوگ خاموشی سے بیٹھے ہوئے ہیں کہ جی ہم گورنمنٹ میں ہیں جب یہ گورنمنٹ میں تھے نہ یہ اس وقت خاموشی سے کچھ کرتے تھے یا کرنے دیتے تھے نہ یہ اب ان کا تو ایک ہی رونا ہے کہ انہوں نے روتے ہی رہنا ہے۔

جناب چیئرمین! میں خراج تحسین پیش کروں گی وزیراعلیٰ صاحبہ کو کہ ماشاءاللہ وہ رات دن کام کر رہی ہیں، بہت محنت کر رہی ہیں، بہت زیادہ کام کر رہی ہیں۔ اُن کو یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں شہباز شریف لگا ہوا ہوں جو ان کا وزیراعلیٰ بزدار صاحب ارشاد فرماتے تھے الحمدللہ وہ نواز شریف صاحب کی بیٹی ہیں، وہ شہباز شریف صاحب کی بھتیجی ہیں، وہ حمزہ شہباز کی بہن ہیں اُنہیں پتا ہے کہ کس طرح سے کام کرنا ہے۔ ہمیں فخر ہے جس بیٹی کو ان لوگوں نے کمزوری بنایا تھا کہ جیلوں میں ڈال دو، یہ کر دو، وہ کر دو، وہ بیٹی الحمدللہ، اللہ نے اس کے ہاتھ مضبوط کئے ہیں، اُسے وزیراعلیٰ بنایا اور اب وہ وزارت اعلیٰ پنجاب کی باگ دوڑ سنبھال رہی ہیں۔ ہمیں فخر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک ایسی وزیراعلیٰ دی جنہوں نے ان سے بھی کہا کہ میں انہی کی نہیں آپ کی بھی وزیراعلیٰ ہوں، اب جب یہ فنڈ کے لئے ہمیں سنا رہے ہیں کہ جی ہمارے یہ یہ کام ہونے والے ہیں او بھائی چار سال جب آپ لوگوں کو گورنمنٹ ملی تھی کوئی ایک کام تو بتا دو، کوئی ایک اینٹ تو بتا دو؟ آپ لوگوں نے تو انتقامی کاروائیوں کے علاوہ کچھ کیا نہیں، نا یہ کچھ کر سکتے ہیں۔ اب جب یہ اپنے رونے رو رہے ہیں تو سی ایم صاحبہ نے تو ان سے کہا تھا۔ اب اُس دن جب یہ پرچیاں پھاڑ پھاڑ کے لہرا رہے تھے کم از کم خدا کا خوف کریں کہ اس پر اللہ محمد بہت سارے نام لکھے ہوتے ہیں، ہم مسلمان لوگ ہیں ہم کیا میسج دے رہے ہیں؟ اگر ہم لوگوں نے یہ چیز کی تو ہم لوگوں نے یہ سادہ پیپر لئے، میں نے کبھی بھی اس سادہ پیپر کے علاوہ دوسرا پیپر نہیں پھاڑا۔ یہ پھاڑ پھاڑ کے پیپر پھینک رہے ہیں وہاں سے اتنا آگے آ کر یہ کون سی عورت کی عزت کر رہے ہیں، ہمیں کون سی عورت کی عزت کرنا سکھا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہم نے جو ترقی کی الحمدللہ محنت کر کے کی میاں نواز شریف جب سیاست میں آئے تو اُس سے پہلے وہ الحمدللہ خاندانی لوگ تھے، کاروباری لوگ تھے اُن کے پاس پیسا تھا یہ اپنے لیڈر کو دیکھ لیں اور ہمارے لیڈر کو دیکھ لیں۔ مریم نواز صاحبہ نے سر پر بالٹی نہیں لی وہ

شیر ہے اور شیر اور دلیر ہو کر اس نے سامنا کیا ہے، جیل بھی کاٹی ہے تو آنسو نہیں بہائے، یہ جیل میں بعد میں جاتے ہیں رونا پہلے شروع کر دیتے ہیں جب یہ کسی کو نشانہ بناتے ہیں نا اپنے انتقام کا تو پھر یہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے حساب ضرور لے گا۔ انہوں نے جو ہمارے ساتھ کیا ہے، ہماری طرف سے کوئی کچھ نہیں کر رہا، ہمارے تو سپیکر صاحب ان کو یہ جو روزانہ اتنی بڑی تصویریں لگاتے ہیں ہمیں allow تھا، ہمیں بالکل allow نہیں تھا، ہماری تو اتنی سخت تلاشی ہوتی تھی، ہمارے پرسوں تک کو کھولا جاتا تھا اس کو ٹٹول ٹٹول کر نکالا جاتا تھا کہ کوئی کاغذ نہ اندر آ جائے، یہ روزانہ لا کر تصویریں لگاتے ہیں، یہاں آ کر speeches کرتے ہیں، ہر قسم کی ان کی تنقید ہم سنتے ہیں لیکن یہ خود بھی اپنے اندر کچھ اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کریں اور کچھ نہ کچھ کرنے کی اگر جستجو نہیں رکھتے ہیں تو کچھ نہ کچھ سننے کی رکھیں۔

جناب چیئر مین !جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن سے یہ الجھنے کی کوشش کرتے ہیں الحمدللہ یہ وزیر خزانہ ہیں۔ میں دوسری دفعہ ایم پی اے بنی ہوں جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن تو پہلے بھی وزیر خزانہ رہے ہیں شیر ہیں، دلیر ہیں اور جب بجٹ پیش کیا تو شیر کی طرح کیا ان لوگوں کی طرح رونے نہیں روئے۔ ہمارے لوگوں نے جیلیں بھی کاٹی ہیں تو رونے نہیں روئے، یہ رونے ان کے ختم نہیں ہوتے بات کسی کو کرنے نہیں دیتے ہر بات میں کود پڑتے ہیں، یہ کودنا چھوڑ دیں الحمدللہ پنجاب اگر اب دوبارہ سے ہمیں ملا ہے تو ترقی کے راستے پر لے کر چلیں گے جیسے پہلے بھی چلتے تھے اور پہلے سے زیادہ کام کریں گے اور آپ لوگوں کو کر کے دکھائیں گے، جتنے کام 100 دن کے اندر پنجاب حکومت نے کئے ہیں، یہ اپنے کوئی سال کے اندر بھی اتنے کام گنوا دیں۔ باتیں سن لیں۔۔۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ کا بہت شکریہ۔ اب میں سرفراز ڈوگر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ بات کریں۔

جناب محمد سرفراز ڈوگر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد ایاک نستعین۔ جناب سپیکر! جناب وزیر خزانہ نے جو بجٹ تقریر کی تھی میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ جو انہوں نے تقریر پڑھی تھی انہیں جنہوں نے لکھ کر دی انہوں نے ویسے ہی آ کر پڑھ دی وہ لفظوں کا ہیر پھیر تھا۔ اس پر میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں انہوں نے کہا تھا کہ یہ کسان دوست بجٹ ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں بھی جتنے لوگ بیٹھے ہیں ان

کو بھی پتا ہے اور پورے پنجاب کے لوگوں کو بھی پتا ہے کہ انہوں نے جو کسان کے ساتھ پچھلے دنوں میں گندم میں جو زیادتی کی ہے اس میں کس طرح یہ کہہ سکتے ہیں یہ کسان دوست بجٹ ہے ؟کسان کے ساتھ انہوں نے جو ظلم گندم کے معاملے میں کیااور ان کے ساتھ جو دوسری زیادتی ہونے جارہی ہے وہ جو آنے والی چاول کی فصل ہے اس پر ہونے جارہی ہے میں ان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو اس کو کسان دوست بجٹ کا لفظ دیا ہے اُسے واپس لیں اور آئندہ جب تقریر کریں اُسے کوئی اور نام دے دیں کیونکہ آنے والے دنوں میں جو کسان کے ساتھ بدحالی ہونے جارہی ہے، ہم جب اپنے حلقوں میں جاتے ہیں تو کسان کم از کم ہمیں یہ تو نا کہیں کہ آپ کے وزیر خزانہ نے وہ کون سا کسان دوست بجٹ دیا ہے جو ہم اُن کو بتانے کے قابل نہیں ہیں۔ اور اس کے بعد میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ صحت کے حوالے سے بہت سے دوستوں نے بات کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ پورے بجٹ میں سب سے بنیادی ضروریات ہیں ان میں صحت اور تعلیم ہے۔ صحت کے لئے بجٹ نہیں رکھا گیا جو ہماری بنیادی ضرورت ہے وہ پوری نہیں کی گئی جس طرح آپ نے دیکھا کہ خانیوال میں ایک بچی کو غلط ٹیکہ لگانے کی وجہ سے اس کی ڈیتھ ہو گئی، وہاں پر ڈاکٹروں کو کچھ نہیں کہا گیا، وہاں پر ایک نرس کو اندر بھیج دیا گیا۔

جناب چیئرمین! آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں اور مجھے آپ سے توقع ہے کہ جو سیکرٹری ہیلتھ ہے وہ اتنا چالاک ہے نہ وہ اس اسمبلی میں آتا ہے، جب کوئی سیشن آتا ہے وہ کہیں جنوبی پنجاب میں گیا ہوتا ہے وہ یہاں پر آنا پسند نہیں کرتا، وہ ایسی policies بنارہا ہے کہ وہ ہمیشہ جو بھی چیف منسٹر پنجاب آتا ہے وہ اُس کے ساتھ adjust ہوتا ہے اور پورے پنجاب میں وہ ایک ایسی ٹیم بنارہا ہے جس کے through وہ محکمہ صحت کو کنٹرول کر رہا ہے۔ میں اس کو کہنا چاہتا ہوں کہ وہ ایک pro forma قسم کا سیکرٹری صحت ہے خدارا اس پر کوئی توجہ دیں اور دوسری بات میں ایجوکیشن پر کرنا چاہتا ہوں ہمارے وزیر تعلیم ایک دن یہاں پر فرمارہے تھے، میں نے بھی اُن سے request کی تھی انہوں نے PEF and PEIMA کو جو ہمارے سکول دے رہے ہیں۔ اس میں میرے حلقے کے تقریباً 50 سکول گئے ہیں، اس کی جو back history ہے جو میرے ناقص علم میں ہے اس میں 1200 سے 1300 تقریباً ایک بچے کی فیس حکومت پنجاب اُن private لوگوں کو جو لوگ سکول چلائیں گے ان کو دینے جا رہی ہے۔ میں اب وزیر خزانہ سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ اُن سے half پیسے جو ہمارے سرکاری سکول ہیں ان پر خرچ کر دیں ہمارے سکول دیکھیں environment کے لئے بہترین ہیں۔ وہاں ہر چیز

موجود ہے اگر ان کے washrooms، ان کا بجلی کا نظام اور دوسرا playgrounds بہتر کر دیں اور اچھی environment دے دیں اور اگر سکول میں ٹیچر نہیں ہے تو وہ وہاں کے بچوں کا وہاں کے والدین کا قصور نہیں ہے وہ اگر قصور ہے تو حکومت پنجاب کا ہے انہوں نے جو policy بنائی ہے کہ 100 سے کم بچے ہیں تو وہاں پر سکول بند کر دیا جائے اگر ایک ٹیچر ہے تو اُسے بند کر دیا جائے اس لئے اگر وہاں ٹیچر نہیں ہے تو بچے کہاں جائیں؟ اس لئے خدارا جو پالیسی بنا رہے ہیں اس پر غور کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں تھوڑا سا اپنے حلقے کی طرف آنا چاہتا ہوں میرا حلقہ پی پی۔114 ہے یہاں پہ میری بہن محترمہ آشفہ ریاض صاحبہ فرما رہی تھی کہ میرے حلقے میں 100 filtration plant لگے ہیں میری حلقے میں ایک بھی سرکاری طور پر فلٹریشن پلانٹ نہیں لگا میں کہنا چاہتا ہوں میری معصوم سی request ہے water filtration plant پر اتنے پیسے نہیں لگتے وزیر خزانہ تشریف رکھتے ہیں اور میں اس لئے ان سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کتنے با اختیار ہیں، کیا یہ میری ایک معصومانہ سی گزارش ہے کہ وہاں پر میری دو میونسپل کمیٹیاں ہیں ایک صفدر آباد ہے اور ایک خانقاہ ڈوگراں وہاں پر صرف پانچ پانچ فلٹریشن پلانٹ لگوائیں اُس پر کتنے پیسے لگیں گے یہ بتا دیں مجھے پتا لگے گا کہ ان کے اندر کتنی پاور ہے اور کتنے با اختیار ہیں؟ اس کے علاوہ میرے حلقہ میں اجنیاوالا چھوٹا سا قصبہ ہے اس کے تینوں طرف سے سیم نالہ گزر رہا ہے وہاں پر جب بھی بارش آتی ہے وہاں پر اتنا پانی جمع ہو جاتا ہے کہ لوگوں سے 15,15,20,20 دن گزرا نہیں جاتا اگر خدانخواستہ کسی کی death ہو جاتی ہے تو ان کو جنازہ نکالنے کے لئے بڑی مشکل سے باہر نکلنا پڑتا ہے تو وہاں پر سیوریج کے لئے بہت زیادہ رقم درکار نہیں ہے بہت تھوڑی سی رقم سے وہاں پہ کام چل سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: ڈوگر صاحب! wind up کریں۔

جناب محمد سرفراز ڈوگر: جناب چیئرمین! میں جلدی wind up کرنے لگا ہوں۔ ایک بات اور کرنا چاہتا ہوں میں نے پہلے بھی کھڑے ہو کر بات کی تھی جب منی بجٹ پیش ہوا تھا اس پر میں نے request کی تھی کہ جو میرا ڈسٹرکٹ شیخوپورہ میں بہت بڑا مسئلہ ہے شیخوپورہ سے سرگودھا روڈ ہے جو شیخوپورہ سے فاروق آباد اور خانقاہ ڈوگراں جاتا ہے وہاں پر پارکو کا ایک ڈپو ہے، جس کی وجہ سے

وہاں پر ٹریفک کا بہت زیادہ رش ہوتا ہے اور سرگودھا سے رات کو ڈمپر آتے ہیں جو کہ پورے پنجاب میں پتھر سپلائی کرتے ہیں اور کوئی ایک بھی ایسا دن نہیں ہے کہ جب یہاں ٹریفک حادثات کی وجہ سے دو یا تین لوگوں کی اموات نہیں ہوتی۔ میں نے پہلے بھی یہ بات کی تھی اور رمضان المبارک میں سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو وہاں گئے اور انہوں نے موقع کا وزٹ کیا اور انہوں نے وہاں ون وے روڈ کو ختم کر دیا لہٰذا میں ان سے گزارش کروں گا کہ انہوں نے وہاں کارپٹ سڑک بنانے کی منظوری تو دے دی ہے اور جو شیخوپورہ سے لے کر سچا سودا تقریباً 12 کلومیٹر کا فاصلہ بنتا ہے جو کہ پارکو کے سامنے بنا ہوا ہے وہاں ون وے روڈ بنادیں کیونکہ اس میں میرا ذاتی کوئی مفاد نہیں ہے اور نہ ہی وہ میرا حلقہ ہے، آپ کسی ایجنسی یا سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو کو وہاں بھیج کر موقع کا وزٹ کروا لیں ہر روز تین سے چار لوگ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے مر رہے ہیں، خدارا لوگوں کے حال پر رحم کریں اور اس سڑک کو ون وے کروادیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اب میں ملک واصف مظہر کو دعوت دوں گا کہ وہ اپنی بات کریں وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اب خالد جاوید اصغر گھرال اپنی بات کریں۔

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات میں کیونکہ ہمارے ملک کی معیشت مضبوط نہیں ہے تو ان حالات میں ایک متوازن بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ اس بجٹ میں تقریباً ہر ڈیپارٹمنٹ کو اچھے فنڈز مہیا کئے گئے ہیں۔ تعلیم، ہیلتھ اور ایگریکلچر کو بہتر بنانے کے حوالے سے کوشش کی گئی ہے تاکہ اس پر اچھا کام کیا جائے اور لوگ اس سے مستفید ہوں لیکن میرے خیال میں ان ڈیپارٹمنٹس پر مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ تعلیمی نصاب کو یکساں کرنا حکومت کا اولین فرض ہونا چاہئے، جن لوگوں کے بچے غریب ہیں ان کے پاس وسائل نہیں ہیں ان کے پاس opportunities نہیں ہیں، جس کی وجہ سے ذہین اور intellectual students پیچھے رہ جاتے ہیں، جب تک یکساں نصاب تعلیم نہیں ہوگا تو پاکستان میں ذہین بچے اسی طرح پیچھے رہ جائیں گے۔ دوسرا میں نے بجٹ میں پڑھا ہے کہ ہیلتھ کے حوالے سے کافی فنڈز دیئے گئے ہیں اور نئے ہسپتال بنائے جا رہے ہیں، میرے گجرات کے حلقے میں بھی پچھلے دور میں ایک ہسپتال شروع کیا گیا تھا لکھنوال جنزل

ہسپتال جو تقریباً 100 بیڈ پر مشتمل تھا، حکومت کی طرف سے اس وقت اس ہسپتال کے تمام فنڈز جاری کر دیئے گئے تھے لیکن اس ہسپتال کے لئے ongoing scheme میں مزید فنڈز نہیں دیئے گئے، میں منسٹر صاحب سے request کروں گا کہ کسی طرح سے بھی manage کر کے اس ہسپتال کو مکمل کریں کیونکہ یہ عوامی منصوبہ ہے اور وہ منصوبہ کسی کا ذاتی منصوبہ نہیں ہے۔ میں نے بجٹ میں پڑھا کہ ایگریکلچر اور ٹریکٹر کے حوالے سے بلا سود قرضے فراہم کئے گئے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو ابھی گندم کا سیزن گزرا ہے اس میں کسان کو setback ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بلا سود قرضے اور فنڈز بہت کم ہیں ان کو زیادہ سے زیادہ بڑھا کر کے کسان کو incentive دیا جائے۔ دوسری طرف BHUs کو زیادہ سے زیادہ فنڈز دیئے جائیں کیونکہ ہم جب بھی اپنے حلقے میں جاتے ہیں ان یونٹس میں نہ ہی patients کا treatment کیا جاتا ہے اور نہ ہی وہاں پر ڈاکٹرز موجود ہوتے ہیں لہٰذا ڈاکٹرز کی حاضری کو compulsory کیا جائے اور ان کو enforce کیا جائے کہ وہ اپنی حاضری یقینی بنائیں۔ BHUs backward areas and rural areas میں ہوتے ہیں، اُدھر ادویات کی بھی کمی ہوتی ہے اور ڈاکٹرز بھی موجود نہیں ہوتے۔ میرے خیال میں میرے حلقہ ٹانڈہ میں ایک میٹرنٹی ہسپتال ہے جہاں پر پچھلے کئی سالوں سے کوئی بھی لیڈی ڈاکٹر زیادہ دیر ڈیوٹی پرفارم نہیں کرتی ہے صرف اس لئے کہ وہ شہر سے تھوڑا دور ہے ہم نے وہ اتنا بڑا ایک ہسپتال بنوایا تھا لیکن سرجن لیڈی ڈاکٹر نہ ہونے کی وجہ سے وہاں کی عورتوں کو زچگی کے دوران پھر گجرات شہر میں جانا پڑتا ہے اس حوالے سے میں وزیر موصوف سے request کروں گا کہ وہ محکمہ سے کہیں کہ کوئی ایسی لیڈی ڈاکٹر جو کہ اسی علاقے کی رہنے والی ہو اور اس کو وہیں پر کنٹریکٹ یا job دی جائے تاکہ ہماری عورتیں زچگی کے دوران اس ہسپتال سے مستفید ہو سکیں، میرے حلقے میں گلیوں اور سڑکوں کی ongoing schemes چل رہی تھیں، اس حوالے سے ہم نے ایک میٹنگ سی ایم صاحبہ سے کی اور ان سکیموں کی تمام تر تفصیلات ان کو مہیا کیں تو انہوں نے ہم سے وعدہ کیا کہ میں ان شاءاللہ تعالیٰ ان ongoing schemes کے حوالے سے فنڈز جاری کروں گی لیکن ابھی تک مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی کیونکہ مجھے نہ ہی اس بجٹ سے کچھ پتا چلا ہے اور نہ ہی ہمارے پاس اس حوالے سے کوئی انفارمیشن ہے کہ وہ جو ongoing schemes، جلالپور جٹاں سے کڑیاں والا، ٹانڈہ سے سرخ پور،

ٹانڈہ سے متیاں والا اور چند چھوٹے روڈز کے حوالے سے چل رہی تھیں ان کے لئے ابھی تک فنڈ ریلیز نہیں کئے گئے تو میری وزیر موصوف سے request ہوگی کہ اس حوالے سے جلد از جلد کام کیا جائے۔یقین کریں ان سڑکوں پر آدھے سے زیادہ کام مکمل ہو چکا ہے اور جب یہ سکیمیں شروع کی گئی تھیں،ان کے مکمل فنڈز فراہم کئے گئے تھے ،یعنی یہ full funding schemes تھیں لہٰذا میری منسٹر صاحب سے request ہے کہ ان سکیموں کے حوالے سے فوری فنڈز جاری کروائے جائیں، ان سڑکوں پر پتھر پڑا ہوا ہے لوگ ان پتھروں پر سے موٹر سائیکلیں اور گاڑیاں لے کر جاتے ہیں اور جب وہ ان پتھروں سے گزرتے ہیں تو آپ یقین کریں کہ وہ ساتھ گالیاں بھی نکالتے ہیں، میں پھر request کروں گا کہ ان سکیموں کے against جو فنڈز ہیں وہ فوری ایشو کئے جائیں تا کہ جو لوگ خجل خراب ہو رہے ہیں وہ ان روڈز کے بن جانے کے بعد فوری استفادہ کر سکیں۔میں آخر میں کرپشن کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کو بنے ہوئے 70 سے 75 سال ہو چکے ہیں لیکن جتنے سال گزرتے جاتے ہیں کرپشن کی percentage میں اسی تناسب سے اضافہ ہوتا جارہا ہے، کوئی ایسی حکومت ابھی تک نہیں آئی جس کے دور میں کہا جاسکے کہ اس کے دور میں کرپشن پہلے سے کم ہوئی ہے آپ تمام اداروں کو دیکھ لیں میں اپنے ضلع کی بات کروں گا جتنے بھی ادوار آئے ہیں یہاں پر میرے اپوزیشن کے دوست بیٹھے ہیں ،یقین کریں کہ خان صاحب نے بھی کرپشن ختم کرنے کے حوالے سے بڑی تقریریں کیں لیکن ان کے دور میں بھی کرپشن بڑھی ہے ،کم نہیں ہوئی اور آج بھی اسی طرح کرپشن کی ratio اوپر کی طرف جا رہی ہے۔ پولیس ،محکمہ مال یا پنجاب کے جو دوسرے ادارے ہیں آپ یقین کریں ایس ایچ اوز یا جو تفتیشی صاحبان ہر صحیح کام کرنے کے عوض بھی لاکھوں روپے وصول کرتے ہیں۔ہمارے پاس آدمی خود بتاتے ہیں کہ آپ نے ماشاءاللہ فون بھی کیا تھا لیکن ہم نے پھر بھی ان کو تین لاکھ روپیہ بھی دیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جب حالات یہ ہوں گے ہمارا کسی قسم کا کنٹرول نہیں ہوگا تو میں سی ایم صاحبہ سے request کروں گا کہ اگر آپ نے حکومت کرنی ہے تو ان ایشوز پر پوری توجہ دیں اور اداروں کو کنٹرول کریں،صرف پیسے دینے سے ،بجٹ بڑھانے سے ہر چیز کنٹرول میں نہیں آئے گی check and balance ضروری ہے۔

جناب والا! میں اس ہاؤس کی وساطت سے فلسطین پر بات کروں گا کہ حکومت وقت نے باقاعدہ کوئی پالیسی بیان دیا ہے، اس طرح کی کوئی powerful statement نہیں دی۔ میرے خیال میں بطور مسلم ہم پر فرض بھی ہے اور کوشش اور جذبہ ضرور ہونا چاہئے کہ ہم فلسطین کے ان مسلمانوں کی پوری حمایت کریں اور ہماری وہ حمایت نظر بھی آنی چاہئے۔ ہم پیچھے بیٹھ کر حمایت نہ کریں کسی written form پر حمایت نہ کریں بلکہ پورے عالم اسلام اور پوری دنیا کو پتا چلنا چاہئے کہ پاکستان فلسطین کے ان لوگوں کے ساتھ کھڑا ہے اور ان کی حمایت کے لئے کوشش بھی کر رہا ہے۔میں پورے ایوان کی طرف سے یہ message وزیر اعلیٰ صاحبہ اور وفاقی حکومت کو بھی دینا چاہتا ہوں اس پر ضرور سوچا جائے اور اس پر work کیا جائے۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اب صرف دو تین مقررین کی باری آ سکے گی اس لئے معزز ممبر ان اپنے آپ کو ٹائم کا تھوڑا پابند رکھیں۔ جی، میاں ہارون اکبر صاحب!

میاں محمد ہارون اکبر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ میں آج بجٹ تخمینہ پر تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گا کہتے ہیں کہ بجٹ نمبر کا ایک کھیل ہے نمبرز کی manipulation، ہیر پھیر ہے اوپر نیچے ہے، figures funding کی جاتی ہے ہم یہ مان لیتے ہیں کہ یہ بجٹ surplus ہوا ہے۔ کیا یہ بتایا جائے گا کہ جو revenue generation ہے ہمیں جن محکموں سے ریونیو ملے گا یا جو تخمینہ بنایا گیا ہے اس میں ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن بھی ہے اس میں major chunk پراپرٹی ٹیکس کا آتا ہے۔ ہمیں جو معلوم تھا کہ پراپرٹی ٹیکس اس لئے لگایا جاتا ہے جس جگہ پر ہماری یا آپ کی پراپرٹی ہے اس جگہ کی جو صفائی ہے، سیوریج ہے، لائٹنگ ہے اس ٹیکس سے گورنمنٹ اس کی maintenance کرتی ہے۔ ہم نے ابھی حال ہی میں مختلف گھروں میں کوڑا ٹیکس لگایا گیا ہے جس کی ratio چھوٹے بڑوں گھروں پر مختلف ہے۔ کیا یہ ٹیکس justify ہے؟ اگر وہ justify ہے پھر ہم جو پراپرٹی ٹیکس pay کرتے ہیں اس کا کیا مصرف ہے؟ وہ ٹیکس کہاں جاتا ہے اور حکومت وہ ٹیکس کن کن مدات میں خرچ کرتی ہے؟ کیا وہ ٹیکس سول بیوروکریسی کے بڑے بڑے چار چار، آٹھ آٹھ کنال کے گھروں پر بھی لگایا گیا ہے؟ کیا وہ لوگ بھی اس ٹیکس کے زمرے میں آئیں گے۔ اگر آئیں گے تو کیا ان کے figures بجٹ میں show ہوں گے؟ یہ بہت ضروری ہے اور یہ میرا ایک سوال ہے کیونکہ ہم نے

بہت عرصے سے دیکھا ہے کہ ہمارے جو سرکاری ملازمین ہیں وہ بہت بڑے بڑے گھروں میں رہتے ہیں لیکن کیا وہ بھی ٹیکس ادا کر رہے ہیں اگر ادا کر رہے ہیں تو کیا وہ اپنی جیب سے ادا کریں گے یا حکومت ان کے ایماء پر وہ ٹیکس ادا کرے گی اور کیا ان کے ٹیکس کے figures بجٹ میں show ہوں گے یا نہیں؟

جناب چیئرمین! لوکل گورنمنٹ کے تحت ہر یونین کونسل کی سطح پر ڈسپنسریز بنی ہوئی ہیں اگر وہ بحال ہیں فعال ہیں تو کیا ان میں جو facilities ہیں وہ آج کے دور کے مطابق پوری کی ہوئی ہیں؟ میرا یہ سوال ہے اور میں یہ چاہوں گا کہ یونین کونسل سطح پر جو ڈسپنسریز فعال ہیں ان کو اتنا up-grade کر دیا جائے کہ یونین کونسل سطح کے ہمارے ووٹرز، ہمارے غریب لوگ وہاں جا کر اپنا علاج کروا سکیں۔ اگر وہ وہاں جا کر اپنا علاج کرواتے ہیں اور انہیں صحت کی سہولیات مل رہی ہیں تو پھر بڑے ہسپتالوں پر بوجھ کم ہو جائے گا۔ لہٰذا میری استدعا ہے کہ ان ڈسپنسریز کو fully بحال کیا جائے تاکہ مقامی سطح پر لوگوں کی بیماریوں کا علاج ہو سکے۔

جناب چیئرمین! اب میں تعلیم کے حوالے سے عرض کروں گا کہ ایلیمنٹری لیول پر پرائمری، سیکنڈری پھر کالج لیول پر اگر عمارات بن گئی ہیں یا ابھی مکمل نہیں ہیں انہیں مکمل کریں، اساتذہ لے کر آئیں اور کیا ان اساتذہ کی skills آج کے دور کے مطابق fully equipped ہیں یا نہیں۔ کیا ہمارے اساتذہ کو teaching methodology پر پورا عبور ہے یا نہیں ہے کیونکہ جب بچے پرائمری یا سیکنڈری میں جائیں گے تو آج کے دور کے مطابق ان پر جو پڑھائی کا بوجھ آ جاتا ہے کیا وہ اس بوجھ کو اٹھائیں گے یا نہیں؟ کیا ایلیمنٹری لیول پر ان کو جو تعلیم دی جا رہی ہے ہمارے جو استاد ہیں ہم جو کورس material پڑھا رہے ہیں اگر ہم سکولوں میں بچوں کو پڑھائیں گے تو کیا آگے جا کر ہمارے بچوں کے لئے آسانی ہو گی یا مشکل ہو گی؟ ہمارے بچوں پر بھی اتنا burden نہ ہو کہ وہ اس تعلیم سے بھاگ جائیں۔

جناب چیئرمین! اگر آپ مجھے تھوڑا سا ٹائم دیں گے تو اب میں نے کچھ ذاتی باتیں کرنی ہیں۔

جناب چیئرمین: پلیز wind up کریں۔

میاں محمد ہارون اکبر: جناب چیئرمین! بس دو تین منٹ دے دیں۔گزارش یہ ہے کہ ہم نے یہاں پر 9 مئی کا بڑا سنا کہ 9 مئی 9 مئی 9 مئی، دیکھیں ہم نے کئی دفعہ کہا ہے، ہماری پارٹی کی طرف سے کہا گیا کہ آپ لوگ 9 مئی پر ایک جوڈیشل کمیشن بنائیں جس میں fullyانکوائری کی جائے تاکہ واضح ہو جائے کہ کیا ہوا، کب کیا ہوا اور کس نے کیا؟ آپ کو بھی معلوم ہے، حکومت وقت کو بھی معلوم ہے کہ اس میں کس کا کیاroleرہا۔اگر وہ انکوائری کروالی جائے تو یہ آپ کے لئے بہتر ہے۔ آپ دیکھیں کہ 9 مئی کاbeneficiaryکون ہے؟ہم تو نہیں ہیں۔ہم تو آج بھی زیر عتاب ہیں، میرے اوپر دو کیسز ہیں میں نے دس ماہ کی جیل کاٹی ہے لیکن الحمد للہ، اللہ تعالیٰ نے مجھے اطمینان دیا کہ میں علی الصَّباح یہاں پر آ گیا ہوں۔ اس سے پہلے میرے چھوٹے بھائی میاں اکرم عثمان جو ضمنی الیکشن میں ایم پی اے منتخب ہوا وہ بھی اسی لاہور شہر سے اسی حلقے سے جہاں سے میں ہوں وہاں سے منتخب ہوا۔ ہمارا قصور یہ تھا کہ ہم نے جمہوری عمل میں حصہ لیا۔ کیا ہمارا قصور یہ ہے کہ ہمیں گھر سے اٹھایا جائے اور اس ملک کے جو بادشاہ سلامت ہیں انہوں نے وہاں رکھا، پھر وہاں سے نکال کر کسی اور جیل میں پھر کسی اور جیل پھر کسی اور مقدمے میں کبھی کسی مقدمے میں رکھا۔ اس کے بعد میرے بھائی کو ملٹری والے اپنے پاس لے جاتے ہیں۔ کیا ہم نے سوچا ہے کہ ہم نے بحیثیت قوم ان کا ہاتھ روکنا ہے یا نہیں روکنا۔ اگر آج آپ خوش ہو رہے ہیں یا آپ لوگ خاموش ہیں تو کل کو یہ باری آپ کی بھی آ سکتی ہے۔ آپ کی پارٹی اور آپ سب لوگ یہ کہتے جا رہے ہیں کہ ہم اس ملک میں جمہوریت کے لئے بہت کام کر رہے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے۔ آپ لوگ خود بھی اس نظام کےbeneficialرہے ہیں۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ

میاں محمد ہارون اکبر: جناب چیئرمین! صرف دو منٹ دے دیں۔

جناب چیئرمین: بس آپwind upکر لیں۔

میاں محمد ہارون اکبر: جناب چیئرمین! کل رات ڈیڑھ بجے میرے گھر دوبارہ پولیس ریڈ ہوا، پولیس والے وہاں آتے ہیں ایک ڈالا ہوتا ہے دس بارہ پولیس والے ہوتے ہیں پھر پولیس کا ایک بندہ پرائیویٹ کار میں آتا ہے اور میرے گیٹ کی میری پوری پراپرٹی کی تصاویر لیتے ہیں۔ یہ کس

قانون کے تحت ہے؟ اس صوبے میں کوئی قانون ہے؟ ہم اپنے اداروں کو ان کی حد میں کب لے کر آئیں گے؟ قانون سب کے لئے ہے اگر آپ لوگ آج اس کا راستہ نہیں روکیں گے تو پھر کل کو آپ نے ہم سے گِلہ نہیں کرنا۔ اگر کل آپ لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک ہو گا تو پھر آپ نے یہ نہیں کہنا کہ میری کمر میں درد ہو رہا ہے، میرے platelets کم ہو گئے ہیں اور میں نے باہر جانا ہے۔ حزب اقتدار میں بیٹھے ہوئے لوگ آج یہ بات سمجھ لیں تو بہتر ہو گا۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین اب میں پاکستان مسلم لیگ (زیڈ) کے پارلیمانی لیڈر جناب غلام مرتضیٰ سے کہوں گا کہ وہ بات کریں۔

جناب غلام مرتضیٰ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں ضلع بہاولنگر کی تحصیل ہارون آباد سے اپنے حلقے کی نمائندگی کرتا ہوں۔ میرا تعلق پاکستان مسلم لیگ (زیڈ) سے ہے۔ پارلیمانی لیڈر ہونے کے ناتے میرے اُوپر کوئی ایسا بوجھ نہیں کہ میں نے لازماً تنقید یا تعریف کرنی ہے۔ میرے دل کی جو باتیں ہیں میں وہی کروں گا۔ ویسے بھی ہر معزز ممبر کا یہ اختیار ہے کہ جو اس کو نظر آتا ہے وہ اس کا اظہار خیال کرے۔ یہ forum اور یہ ایوان ہمیں اس بات کا موقع فراہم کرتا ہے۔

جناب چیئرمین! ہماری تاریخ کی پہلی خاتون وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز صاحبہ ہیں اور وہ ایک جدوجہد کے نتیجے میں صوبہ پنجاب کی وزیر اعلیٰ منتخب ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ مقام دیا ہے کہ وہ صوبہ پنجاب کی پہلی منتخب وزیر اعلیٰ ہیں۔ ہمارے وزیر خزانہ مجھے بہت اچھے لگتے ہیں کیونکہ وہ ایک down to earth آدمی ہیں۔ وہ محنت کر کے اس مقام تک پہنچے ہیں۔ میں دُعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری وزیر اعلیٰ کو کامیابی دے کیونکہ یہ 13 کروڑ لوگوں کی امیدوں کے مرکز ہیں۔ میں اس وجہ سے دُعا گو ہوں کہ اگر یہ کامیاب ہوں گی تو صوبہ پنجاب کے 13 کروڑ لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا ہوں گی۔

جناب چیئرمین! میں بجٹ کے figures کو repeat نہیں کرنا چاہوں گا بلکہ میں وقت کی کمی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے چند ایک تجاویز دوں گا۔ اس مقدس ایوان میں یہ میرا گیارہواں سال ہے۔ میں پہلے بھی دس مرتبہ بجٹ پیش ہوتے دیکھ چکا ہوں اور اب گیارہویں مرتبہ دیکھ رہا

ہوں۔جب بجٹ پیش کیا جاتا ہے تو معزز ممبران اس کی تعریف کرتے ہیں یا اس پر تنقید کرتے ہیں۔میں نے بجٹ کے figures پڑھے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ انہیں پڑھ کر دل کو تسکین ہوتی ہے کہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے، مسائل اور وسائل کا ادراک کرتے ہوئے بجٹ میں funds کا جہاں جہاں اضافہ کرنا مقصود تھا وہاں اضافہ کیا گیا ہے۔اصل میں اس کی implementation مناسب طریقے سے نہ ہونا خرابی کا باعث بنتا ہے۔دُکھ اس وقت ہوتا ہے جب انتظامیہ کے لوگ غفلت کرتے ہیں تو اس کا سارا ملبہ یا بوجھ سیاسی لوگوں پر پڑتا ہے یعنی سیاسی لوگوں کو اسے face کرنا پڑتا ہے۔میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ آپ نے محنت اور مشقت کر کے بہت اچھا بجٹ پیش کیا ہے لیکن اس پر proper طریقے سے implementation کروانا ضروری ہے لہٰذا اس جانب زیادہ توجہ دی جائے۔

جناب چیئرمین!میں اپنے حلقے کے حوالے سے چند ایک تجاویز پیش کروں گا۔ہمارا ضلع بہاولنگر بڑا پسماندہ ضلع ہے اور یہ remote اضلاع میں شامل ہے۔دس سال پہلے وہاں پر ایک میڈیکل کالج بننا شروع ہوا تھا۔جب میڈیکل کالج کے لئے funds مختص کئے گئے تو ہمیں بڑی تسکین اور خوشی محسوس ہوئی تھی لیکن دس سال گزرنے کے باوجود آج تک یہ میڈیکل کالج پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکا۔اس میڈیکل کالج کی تعمیر کا زیادہ تر کام ہو چکا ہے اور اب مزید تھوڑے سے funds درکار ہیں تو میری گزارش ہے کہ یہ funds جاری کئے جائیں اور اس میڈیکل کالج کو مکمل کیا جائے۔جب یہ میڈیکل کالج functional ہو جائے گا تو پھر ہمارے علاقے کے جو مریض لاہور یا دوسرے بڑے شہروں کے ہسپتالوں میں refer کئے جاتے ہیں اس کی نوبت نہیں آئے گی۔

جناب چیئرمین!ہم سب اس بات سے آگاہ ہیں کہ سب سے زیادہ اموات دل کے امراض کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ہمارا ضلع 32 لاکھ سے زیادہ آبادی پر مشتمل ہے۔ہمارے علاقے میں جب کسی کو دل کی کوئی بھی تکلیف ہوتی ہے تو ہمارے ہسپتال مریض کو لاہور یا بہاولپور کے لئے refer کر دیتے ہیں اور یہ دونوں شہر پانچ پانچ یا چھ چھ گھنٹے کی مسافت پر واقع ہیں۔ہم سب کے علم میں یہ بات ہے کہ جب کسی کو heart attack ہوتا ہے تو ابتدائی اڑھائی یا تین گھنٹے بڑے crucial ہوتے ہیں۔اس دوران اگر کسی مریض کا مناسب طریقے سے علاج ہو جائے تو اس کی

زندگی بچ سکتی ہے لیکن میرے علاقے کے مریضوں کے یہ ابتدائی crucial hours سفر میں گزر جاتے ہیں اور کوئی خال خال مریض ہی ان بڑے شہروں تک پہنچتا ہے ورنہ وہ راستے میں ہی دم توڑ دیتے ہیں۔ میری یہ تجویز ہے کہ ہر ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میں دل کے مریضوں کے لئے علاج کی سہولت میسر کی جائے۔ ہمارا ضلع 32 لاکھ سے زیادہ آبادی پر مشتمل ہے تو ضلع بہاولنگر میں دل کے علاج کے لئے ایک ہسپتال بنایا جائے۔ بے شک ایک چھوٹا سا unit بنا دیا جائے تاکہ جو ہزاروں لوگ بے یارومددگار فوت ہو جاتے ہیں انہیں ڈاکٹر بڑے شہروں کے ہسپتالوں میں refer نہ کریں بلکہ ان کا وہیں پر علاج ہو سکے۔ یہ صرف ضلع بہاولنگر کی بات نہیں ہے بلکہ میں ہر اس پسماندہ ضلعے کی بات کروں گا جو کہ لاہور مرکز، بہاولپور، فیصل آباد اور ملتان سے دُور ہے۔

جناب چیئرمین! ہارون آباد میں تقریباً 60 گاؤں ایسے ہیں جو کہ سیم زدہ ہو چکے ہیں۔ سونا اُگلنے والی زمین سیم کی وجہ سے اب بنجر ہو چکی ہے۔ ریاست ماں جیسی ہوتی ہے۔ تقریباً 60 گاؤں کی زمینیں سیم زدہ ہونے کی وجہ سے بنجر ہوئی ہیں اور اس کی وجہ سے وہاں پر لاکھوں لوگ متاثر ہوئے ہیں۔ ریاست ماں جیسی ہوتی ہے کے تصور کا تقاضا یہ ہے کہ ریاست ان لوگوں کو سنبھالے۔ لوگ پہلے ہی بے روزگاری کے باعث تنگ ہیں۔ ہمیں حکومت کی طرف سے کوئی activity وہاں پر نظر نہیں آئی اور اس بجٹ میں بھی اس علاقے کو سیم سے بچانے کے لئے کوئی funds مختص نہیں کئے گئے۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے علاقے کے افسران اس بارے میں حکومت کو input نہیں دیتے کہ یہاں کے لوگوں کو یہ مسائل درپیش ہیں اور اس کے لئے بجٹ میں funds کی allocation کی جائے۔ میں عرض کروں گا کہ اس سیم کا بندوبست کرنا چاہئے تاکہ محنت کر کے کمانے والے زمینداروں کے مسائل ختم ہو سکیں۔ یہ کوئی اتنا بڑا issue نہیں ہے کیونکہ اگر وہاں پر ٹیوب ویلز لگا دیئے جائیں تو اس سیم کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اب گرمی کی وجہ سے سیم کا level کچھ نیچے گیا ہے۔ اب زمیندار کو پانی کی ضرورت ہے اور محکمہ نے پانی ستلج دریا میں چھوڑ دیا ہے۔ اب لوگ پانی کے قطرے قطرے کو ترس رہے ہیں۔ جب بارشیں زیادہ ہوتی ہیں تو ہم سیم کی نذر ہو جاتے۔ جب پانی کی ضرورت پڑی ہے تو دریا میں پانی چھوڑ دیا گیا ہے اور اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ underground water level کو up کرنا ہے۔ یہ سب انتظامی معاملات کی خامیاں ہیں جن کو دُور کرنا اشد ضروری ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے دیکھا ہے کہ پچھلے کئی سالوں سے حکومتوں کا تعلیم پر بڑا focus رہا ہے۔ الحمدللہ تعلیم کا لیول پنجاب میں بہت بہتر ہے۔ اگر دوسرے صوبوں سے موازنہ کیا جائے تو صوبہ پنجاب کی آبادی زیادہ ہے اور یہاں پر تعلیم کی طرف رجحان زیادہ ہے۔ ہمارے صوبے میں تقریباً ہر گھر میں بچیاں اور بچے M.A اور double M.A کر کے بے روزگار بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمیں اس بات کا ادراک ہے کہ حکومت سب کو سرکاری نوکریاں نہیں دے سکتی۔ میں والدین سے اکثر سُنتا ہوں کہ اگر ہمارا بچہ اَن پڑھ یا کم پڑھا لکھا ہوتا تو ہم اسے کسی محنت مشقت پر لگا دیتے اور وہ کچھ نہ کچھ کمائی کا ذریعہ بن جاتا لیکن جب بچیاں یا بچے M.A تک تعلیم حاصل کر لیتے ہیں اور انہیں نوکری نہیں ملتی تو وہ گھر والوں پر بوجھ بن جاتے ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ remote اضلاع میں انڈسٹریز کو promote کرے۔ حکومت خود ان علاقوں میں industries لگائے یا کم از کم ایسے incentives دیئے جائیں کہ جن کی وجہ سے industrialists بہاولنگر جیسے اضلاع میں جا کر industries لگائیں تاکہ لوگوں کو روزگار میسر آ سکے اور یہ تعلیم یافتہ لوگ معاشرے کے کارآمد شہری بن سکیں۔

جناب چیئرمین: غلام مرتضیٰ صاحب! اب آپ wind up کر لیں۔

جناب غلام مرتضیٰ: جی، میں wind up کر رہا ہوں۔ سموگ ہمارے معاشرے کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ جن دنوں سموگ بہت زیادہ ہوتی ہے ان دنوں ہم بڑے پر جوش نظر آتے ہیں، عدالتیں بھی حکم دے رہی ہوتی ہیں کہ سموگ کے خاتمے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں۔ چیف منسٹر اور پرائم منسٹر کے لیول پر بھی بات ہو رہی ہوتی ہے۔ اس بجٹ میں سموگ کے تدارک کے لئے 10۔ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ مجھے پندرہ دن پہلے اسلام آباد کی طرف سفر کرنے کا موقع ملا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ موٹروے کے ساتھ ساتھ کم از کم 40 کلومیٹر تک کے area میں کہ کئی جگہوں پر آگ لگی ہوئی تھی اور بے شمار جگہوں پر میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ موٹروے تک وہ آگ پہنچ رہی ہے لیکن کسی کے کان پر جُوں نہیں رینگ رہی کہ آج فصلات کو جو آگ لگائی گئی ہے اِسی نے فضا میں جا کر سموگ کا باعث بننا ہے تو اِن دنوں میں جن چیزوں کا نوٹس لینا چاہئے یہ نوٹس نہیں لیں گے تو پھر اُس وقت بھاگ دوڑ کا فائدہ نہیں ہوتا جب یہ آفت آن پڑتی ہے اور ہمیں

ہر سال اس کو بھگتنا پڑتا ہے تو میں دعا گو بھی ہوں اور میں نے یہ چند گزارشات پیش کی ہیں میں اُمید کرتا ہوں کہ وزیر خزانہ میری یہ گزارشات وزیر اعلیٰ صاحبہ تک پہنچائیں گے۔ بہت شکریہ

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر،

جناب چیئرمین: جی، جناب مشتاق احمد!

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! میری گزارش صرف اتنی سی ہے کہ جب مجھے demand notice والا یہ letter ملا ہے تو I was co-relating it with the charged and booklet کے اندر voting والے سارے estimate of charged expenditure and demands میں نے جب اس کو co-relate کیا ہے تو میں بالکل confused تھا اور جنہوں نے یہ چیزیں بنا کر بھیجی ہیں they are too educated تو میں تھوڑا سا educate ہونا چاہتا ہوں۔ میں آپ کے توسط سے تین چار چیزوں کی گزارش کروں گا I have a long list but میں نے ان میں سے چار پر concentrate کیا ہے۔ Demand No. 27 میں ایک expenditure 510 million rupees کا ہے۔ میں نے جب Demand No. 37 کو یہاں پر گرانٹ دی ہے تو یہاں پر اس گرانٹ کے اندر 35 محکمے لکھے ہوئے ہیں تو میں نے cut motion دینی ہے تو میں کس پر cut motion دوں؟

جناب چیئرمین: آپ کے باقی points بھی اسی طرح کے ہی ہیں؟ چونکہ وقت کی قلت ہے اور میں آپ کی بات کو جہاں تک سمجھ سکا ہوں کہ آپ کو کوئی confusion ہے یا اس میں کوئی mistake ہے۔ میری گزارش یہ ہے اور اس کا حل یہی ہے کہ اس اجلاس کے بعد وزیر خزانہ صاحب! آپ جناب مشتاق احمد کے ساتھ بیٹھ جائیں اور ان میں جو بھی issue ہے اُس کو دُور کریں تاکہ حزب اختلاف cut motions کی اچھی طرح سے تیاری کر سکے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، ملک ممتاز احمد صاحب!

جناب ممتاز احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبدو ایاک نستعین۔ جناب سپیکر! میں بجٹ پر کیا بات کروں کیونکہ دنیا میں سب سے زیادہ رقم پانی و صحت پر مختص کی جاتی ہے لیکن یہاں پر سب سے زیادہ رقم پولیس کو دی جاتی ہے۔ اس بجٹ میں جو پیسا محکمہ تعلیم اور محکمہ صحت کو دیا گیا ہے

اُس کو اگر calculate کریں تو ہر بچے کے حصے میں 3 پنسلیں آتی ہیں اور ہر مریض کے حصے میں panadol کا ایک پتہ آتا ہے۔

جناب چیئرمین! پولیس کو 187۔ارب روپے دے دیئے گئے لیکن یہ پولیس کچے کے چند ڈاکوؤں کا کئی سالوں سے صفایا نہیں کر سکی۔ میرا یہ مشورہ ہے کہ 187۔ارب روپے میں سے اگر صرف 87۔ارب روپے کچے کے ڈاکوؤں کو دے دیا جائے تو وہ اپنا کاروبار کریں گے اور یہ کام چھوڑ دیں گے۔

جناب چیئرمین! میرا حلقہ پی پی۔ 88 تحصیل پپلاں، میانوالی ہے وہاں پر میری ایک یونین کونسل ہے جو دریائے سندھ کے کنارے 35 کلومیٹر تک جاتی ہے۔ یقین جانیں وہاں پر ہزاروں ایکڑ زمین دریائی کٹاؤ کی نظر ہو گئی ہے وہاں پر کئی بستیاں ختم ہو چکی ہیں تقریباً دو ماہ میں دو کلومیٹر قیمتی اراضی اور آبادیاں کٹاؤ میں بہہ گئی ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ڈی سی میانوالی اور ایکسیئن آبپاشی کے پاس فنڈز بھی موجود ہیں ہم ڈی سی صاحب کو کئی بار کہہ چکے ہیں کہ آپ آکر حالتِ زار دیکھیں منٹوں سیکنڈوں میں کئی کئی فٹ دریا کی نذر ہو جاتی ہے لیکن ڈی سی صاحب کہتے ہیں کہ ملک فیروز جوئیہ کو آرڈینیٹر ہیں وہ کہتے ہیں کہ ابھی اس کو pend رکھیں انہوں نے ہمیں ووٹ نہیں دیئے تھے۔ دیکھیں، ووٹ تو پورے پاکستان نے نہیں دیئے تھے تو پھر سمندر کا منہ کھول دیں تاکہ پورا پاکستان بہہ جائے۔ آپ ڈی سی کو حکم دیں کہ وہ وہاں جا کر دیکھیں کہ کیا ہو رہا ہے تو بن باندھنے کے احکامات دیں۔

جناب چیئرمین! THQ ہسپتال پپلاں کا PC-1 بنا ہوا ہے، پچھلی حکومت میں فنڈز release ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک اُس کو functional نہیں کیا گیا میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ سیکرٹری صحت اور وزیر صحت کو احکامات دیں کہ وہ ہمارے ہسپتال کو فعال کروائیں۔ کچا گجرات میں تین سال سے ایک ہسپتال بنا ہوا ہے وہاں پر ڈی سی گئے بھی ہیں اور وہ ہر دفعہ کہتے ہیں کہ ایک مہینے کے اندر اندر فعال کر دیں گے لیکن فعال نہیں کر رہے۔ اگر اس ہسپتال کو فعال نہیں کرنا تھا تو اس پر 2 کروڑ 80 لاکھ روپے کیوں خرچ کئے گئے۔ اسی طرح کُندیاں بہت بڑا شہر ہے اُس میں RHC ہسپتال ہے لیکن اس ہسپتال میں کوئی سہولت نہیں ہے۔ ڈب بلوچاں BHU

ہسپتال نیا بنا ہے اُس میں ڈاکٹر نہیں ہیں، ڈاکٹر آتے ہیں تو AC کی سہولت نہیں ہے وہاں پر فریزر بھی نہیں ہے کچھ دوائیاں فریزر میں رکھنی ہوتی ہیں۔

جناب چیئرمین! پھاٹک پپلاں TMA کے under آتی ہے اور پھاٹک موسیٰ والی ضلع کونسل کے under آتی ہے وہ 9 تاریخ سے بند ہے۔ تقریباً دس لوگ اپنی جان کی بازی ہار چکے ہیں کہ پھاٹک کے علاوہ جب وہ پٹڑی سے اپنی بیل گاڑی یا موٹر سائیکل گزارتے ہیں تو ٹرین کے آنے سے accident ہو جاتا ہے۔ ایک rule ہے کہ ریلوے کو TMA اور ضلع کونسل نے ٹیکس ادا کرنے ہوتے ہیں ہم ڈی سی صاحب کے پاس جب بھی جاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ پھاٹک دو دن کے بعد کُھل جائے گا لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ وہ لوگوں کا تماشا دیکھ رہے ہیں لیکن وہ ریلوے کو ٹیکس ادا نہیں کرتے جس کی وجہ سے یہ بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! ابھی میرے بھائی کہہ رہے تھے کہ یہ سکول ٹھیکے پر دے رہے ہیں اور میں نے یہ سُنا ہے کہ یہ سکول PEF کے حوالے کر رہے ہیں۔ جو ٹیچر ایک بچے کا 5 سو روپے لے گا وہ گھر جا کر بچوں کو اکٹھا کر کے سکول میں لائے گا یہ بات تو صحیح ہے اس کی دوسری side یہ ہے کہ ٹیچر بچوں کو اکٹھا تو کر لے گا لیکن اُس کو ایک بچے کے 5 سو روپے ملنے ہیں تو وہ کوشش کرے گا کہ میں ان بچوں کو خود ہی پڑھاؤں، وہ پڑھا سکے یا نہ پڑھا سکے لیکن اُس نے کوشش کرنی ہے کہ یہ 5 سو روپے صرف مجھے ہی ملیں تو kindly اس کی دوسری طرف بھی دیکھ لیں۔ ہم یہ درخواست کرتے ہیں کہ یہ سکول جس طرح بنے ہوئے ہیں۔ ان سکولوں میں میں ٹیچرز ہیں اور 33 ہزار سکولوں کو ختم کیا جا رہا ہے۔ ہماری یہ درخواست ہے کہ ان سکولوں کو PEF کے حوالے نہ کیا جائے اور یہ فیصلہ واپس لیا جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، چودھری جاوید احمد صاحب!

چودھری جاوید احمد: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي۔ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي۔ يَفْقَهُوا قَوْلِي۔ میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے ہمیں عزت بخشی اور ہمیں اس ایوان میں پھر سے بھیجا۔ میں اپنی وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک بہت بڑا اعزاز بخشا

ہے کہ 12 کروڑ کی آبادی کو پنجاب سے وہ lead کر رہی ہیں۔ وہ دن رات محنت کر رہی ہیں۔ انہوں نے جن حالات میں یہ جو بجٹ بنایا اور جن مشکلات سے وہ گزر رہی تھیں۔ اس میں انہوں نے کوشش تو کی ہے لیکن میں یہاں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ کاش یہ بجٹ بنانے سے پہلے کیونکہ ہماری اسمبلی چار ماہ سے آگئی تھی یہاں پر ایک فنانس کمیٹی بنتی اور بجٹ تجاویز ہماری فنانس کمیٹی میں thrash out ہو کر پھر اسمبلی میں پیش ہوتیں تاکہ ہمارے جو منتخب نمائندے ہیں ان کی input اور ان کا vision بھی اس میں شامل ہوتا۔ مجھے امید ہے کہ ہماری چیف منسٹر صاحبہ کے vision کے مطابق اور ان کی کوششوں کے ساتھ ان شاءاللہ ہم وہ رزلٹ حاصل کر سکیں گے جو پنجاب کو ایک ترقی یافتہ صوبہ بنانے کے ساتھ ساتھ ملک کی ترقی میں بھی حصہ ڈالے گا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر باقی باتیں کرنے سے پہلے ایک دو چیزیں اور گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاکستان میں جو مسائل ہیں یہ ہمارے پولیٹیکل کم ہیں ہمارے بیوروکریٹک زیادہ ہیں یہ جتنی پالیسیاں بنتی ہیں ان کا input ہمیشہ سے سیاسی لوگوں کی بجائے ہماری بیوروکریسی دیتی ہے اور جب ہم لوگ اپنا input دیتے ہیں تو شاید وہ ہم پر trust نہیں کرتے کہ ہم میں سے بھی لوگ ایسے ہیں جو مستقبل کے لئے اپنے علاقے کے ساتھ ساتھ اپنے ملک اور صوبے کو آگے لے کر چلنے کا بھی vision رکھتے ہیں۔ Unfortunately وہ چاہے جونیئر آفیسر ہو لیکن کسی بڑے عہدے پہ بیٹھا ہو گا تو جب بھی بات کرے گا میرٹ کی کرے گا اور وہ خود اپنا عہدہ نہیں دیکھے گا کہ کیا میں میرٹ پر آیا ہوں۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہمارے ہاں سیاسی لوگوں پر trust deficit رہا ہے۔ ماضی میں بھی رہا ہے اور اب بھی شاید ایسے محسوس ہو رہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ آنے والے دنوں میں یہ trust deficit ان شاءاللہ کم بھی ہو گا اور ختم بھی ہو گا۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ساتھ یہاں پر ایک دو اور چیزیں بیوروکریسی اور قانون سازی کے حوالے سے کہوں گا کہ دنیا میں قوانین بنائے جاتے ہیں عوام کی سہولت کے لئے اور executive عملدرآمد کے لئے رکھی جاتی ہے۔ یہ بھی لوگوں کو سہولیات مہیا کرنے کے لئے ہوتے ہیں لیکن بدقسمتی سے پاکستان میں جو پورا نظام چل رہا ہے یہ کنٹرول کرنے کے لئے چل رہا ہے۔ یہ colonial mind سے ابھی تک چل رہا ہے۔ ہمیں ان کو یہ بات سکھانی ہے کہ آپ regularize اور supervise کریں آپ کنٹرول نہ کریں تو اس سے ہمارے معاشرے میں

بہت بہتری آئے گی۔ یہ جو ایک inflex آتا ہے کہ ہر بندہ سرکاری نوکری ڈھونڈتا ہے وہ اس تنخواہ کے لئے نہیں ڈھونڈتا وہ سرکار کی طاقت کا حصہ بننا چاہتا ہے۔ یہی حال ہماری بیوروکریسی کے اندر ہے۔ اگر capacity and capability ہوتی تو ہمارے ملک کا یہ حشر نہ ہوتا اور ہر جگہ پر مسائل نہ ہوتے۔ یہ جو پچھلے دنوں گندم کا crises پیدا ہوا ہمارے علم کے مطابق یہ بھی بیوروکریسی کا پیدا کردہ تھا جس کا خمیازہ ہماری وزیر اعلیٰ کو اور ہم پولیٹیکل لوگوں کو بھگتنا پڑ رہا ہے ہیں اور آئندہ بھی پڑے گا۔ اس کا صرف کسان کو 700 یا 800۔ ارب کا نقصان نہیں ہوا بلکہ اس کا نقصان ملکی معیشت کو بھی ہوا ہے جو آنے والے دنوں میں مزید slow ہو جائے گی جس کی ہم ہر روز prediction کر رہے ہیں کہ 3.5 فیصد GDP grow کرے گی۔ پچھلے سال شعبہ زراعت نے ہمارے ساتھ اتنا بڑا تعاون کیا کہ ہم positive میں آئے کہ 2.5 کے قریب ہم نے GDP growth لی۔ یہ شعبہ زراعت ہی تھا لیکن اس سال ہم نے اس کے ساتھ جو کیا ہے اس سے growth بھی کم ہو گی جو پوری معیشت کے لئے نقصان دہ ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ایگریکلچر سیکٹر کو سب سے زیادہ ترجیح دینی چاہئے اور ایگریکلچر ایمرجنسی پنجاب میں نافذ کرنی چاہئے۔ ہم جتنی سہولتیں صنعت اور کامرس کے لئے دیتے ہیں حتیٰ کہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے لئے 593۔ ارب روپیہ رکھا گیا ہے۔ اگر اس کا آدھا بھی ہمارے کسانوں کے لئے رکھ دیا جاتا، ان کو بجلی کے بلوں میں، کھاد کے نرخ میں، ان کے بیجوں میں آسانی آجاتی تو ہماری زراعت اس سے کئی گنا زیادہ واپس کرتی۔ جبکہ وہ پیسا جو چلا جاتا ہے وہ غریب کے پاس کم جاتا ہے کہیں اور زیادہ چلا جاتا ہے جو ملک کا نقصان ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ایگریکلچر سیکٹر کو promote کرنے کے لئے بیجوں کی ریسرچ کے لئے اپنے ان اداروں کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ مجھے ابھی تک بجٹ میں وہ ایسی چیز نظر نہیں آئی کہ ایگریکلچر ریسرچ کے لئے ہم نے اپنے بجٹ کو بڑھایا ہو۔ ہم نے ان کی تنخواہیں تو بڑھا دی ہوں گی لیکن ریسرچ کے لئے as such کوئی ایسا خصوصی پروگرام مجھے نظر نہیں آیا۔ میں اپنی حکومت سے یہ گزارش کروں گا اور اپنے وزیر خزانہ سے بھی کہ ایگریکلچر کی ریسرچ کے لئے ان کے institutions کے لئے سپیشل پیکج دیا جائے تا کہ ہمارے ہاں یہ جو 15۔ ارب ڈالر کی ہم جو کھانے پینے

کی اشیاء باہر کے ممالک سے منگواتے ہیں اس کا نعم البدل یہاں پر آئے۔ یہیں سے پیدا ہو اور ہمارا وہ 15۔ارب ڈالر بھی بچے گا اور ہم ان شاءاللہ exporting country بھی بن سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایجوکیشن کے حوالے سے بھی کچھ بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ایجوکیشن کے حوالے سے تین چار تجاویز ہیں لیکن اس سے پہلے میں PEF کے بارے میں یہ کہوں گا کہ جو ادارہ بنایا گیا تھا بہت اچھا ادارہ ہے یہ بہت اچھا کام کر رہا ہے۔ یہ کچھ جگہوں پر تعلیم بھی دے رہا ہے لیکن ہمیں بحیثیت مجموعی اپنی قوم کے لئے اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہر شخص کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ان کے مستقبل کے ذمہ داران ہیں۔ ہمارے بچے جو پیدا ہو رہے ہیں یا جنہوں نے سکول جانا ہے یا آئندہ آنے والی نسلیں ہیں تو ہم ان کو بنانا کیا چاہتے ہیں۔ ہم ان کو لے کر کہاں جانا چاہتے ہیں اپنے ملک کی ترقی کے لئے ان کو کیا trade یا ہنر سکھانا چاہتے ہیں جس سے وہ ملکی ترقی میں اپنا حصہ ڈال سکیں۔ یہاں پر cosmetic changes کے لئے کہہ دیا جاتا ہے کہ جی ہم ٹیکنیکل ایجوکیشن پر زور دیں گے، ہم ووکیشنل ٹریننگ پہ زور دیں گے لیکن ایک curriculum ہوتا ہے جو سلیبس ہے۔ ہمارا سلیبس جو گورنمنٹ سکولوں میں پڑھایا جاتا ہے وہ out-dated ہے اس کے لئے 2008-09 میں یا 2010 میں جب فیڈرل گورنمنٹ سے اٹھارہویں ترمیم کے بعد ڈیپارٹمنٹ devolve ہو کر آیا تھا تو یہاں پر شہباز شریف صاحب کی قیادت میں Curriculum Authority بنی تھی۔ Unfortunately وہ بعد میں وہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں merge کر دی گئی۔ اس کو independently کام کرنے نہیں دیا گیا۔ پنجاب ٹیکسٹ بورڈ کا جو قانون 1958 کا تھا اس کے تحت اس کے تین کام تھے، پبلشنگ، پرنٹنگ اور distribution تھا۔ وہ سلیبس بنا نہیں سکتا وہ بنوانے کے لئے جو دو چار آفیسر ز رکھتا ہے یا دو چار پروفیسر ز رکھتا ہے وہ اس قابل نہیں ہوتے۔ اس کے لئے ایک خود مختار ادارے کو ہی فعال کیا جائے یا بنایا جائے تاکہ ہم آنے والی نسلوں کے لئے ان سے بہتر رائے لے کر اور بہتر سلیبس دے کر اپنی قوم کو آگے لے کر چل سکیں۔

جناب والا! میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے ایجوکیشن سسٹم میں ایک بہت بڑا draw back ہے جبکہ ہم سے کہیں کم ترقی یافتہ غریب ممالک نے اپنے ایجوکیشن سیکٹر کو کھولا ہوا ہے، مثلاً نویں کلاس کے لئے پاکستان میں یہ ہے کہ آپ کے پاس دو گروپ ہیں۔ آپ سائنس پڑھنا چاہتے ہیں یا آپ آرٹس پڑھنا چاہتے ہیں۔ سائنس میں پھر دو options ہیں آپ

پڑھنا چاہتے ہیں یا بیالوجی پڑھنا چاہتے ہیں جو بیالوجی پڑھے گا وہ ڈاکٹر بنے گا جو Math پڑھے Math گا وہ انجینئر بن جائے گا۔ اس کے علاوہ ہم نے کوئی اور option چھوڑا ہی نہیں۔ ہم نے دیواریں قائم کی ہوئی ہیں جبکہ بہت سارے ممالک نے نویں کلاس میں بہت سارے مضمون open کئے ہوئے ہیں۔ آپ فنانس پڑھنا چاہیں، وہاں مینجمنٹ پڑھنا چاہیں، وہاں book keeping پڑھنا چاہیں تو وہ وہاں سے چار سال کی ایجوکیشن لے کر جب نکلتا ہے تو وہ قوم اور ملک پر بوجھ نہیں ہوتا۔ وہ اپنی earning خود کر لیتا ہے۔ وہ skill بھی وہاں سے لے کر آتا ہے۔ Unfortunately ہم اپنے mindset بدلنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور وہاں کی جو رکاوٹیں ہیں ہم ان کو ختم نہیں کر رہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ جب اس بات پر غور کریں گی تو وہ وہاں سے ان رکاوٹوں اور ان دیواروں کو ان شاء اللہ گرا دیں گی۔ اس کے علاوہ ایک open schooling ہوتی ہے کہ اگر کوئی drop out ہیں اور کوئی چھٹی پر چلا گیا ہے اس کی مجبوری ہے، اس کے والدین خدانخواستہ فوت ہو گئے ہیں یا غربت کی وجہ سے نہیں پڑھ سکا وہ سال دو سال کے بعد پڑھنا چاہتا ہے تو ہمارے قوانین ایسے ہیں اور ہمارے rules ایسے بنے ہوئے ہیں کہ ہم اس کو دوبارہ سکول میں آنے نہیں دیتے۔ ہمیں اس کے لئے نیپال کی طرح شام کی کلاسز کا اجراء کر کے ان کو پڑھنے کا موقع دینا چاہئے اور اگر وہ qualify کرتے ہیں تو وہ اپنی regular کلاس میں آ کر بیٹھ جائیں چاہے دو سال کے لئے بیٹھیں ہمیں open schooling کا سسٹم اپنانا ہو گا تاکہ ہمارے dropouts کا مسئلہ حل ہو۔ ہمارے ٹیچرز کی پنشن کا مسئلہ ہے اور دیگر economic مسئلے ہیں تو اس حوالے سے میری گزارش ہو گی کہ یہاں visiting teachers کا تصور لایا جائے اس سے ایک تو teachers کا آپس میں competition ہو گا کون کہاں پر اچھا پڑھا رہا ہے اور اگر کوئی خدانخواستہ نہیں پڑھاتا تو اس کی جگہ پر کسی اور ٹیچر کو لا سکتے ہیں۔ جس طرح یونیورسٹیوں میں visiting پروفیسرز ہوتے ہیں اسی طرح ہم visitor teachers سکولوں میں کیوں نہیں کر سکتے اور اگر اس طریقے کو اختیار کر لیا جائے تو زیادہ تر اسی علاقے کے لوگ کر سکیں گے۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! Wind up کی طرف آئیں۔

چودھری جاوید احمد: نہیں، جناب چیئرمین! ابھی تو میں نے اپنے حلقے کو شروع ہی نہیں کیا بلکہ میں تو ایسی تجاویز دے رہا ہوں جو پورے پنجاب سے متعلقہ ہیں تاکہ ہماری قوم آگے بڑھے۔ میں یہاں پر یہ بات عرض کروں گا کہ ہمارے ہاں ambiguity پائی جاتی ہے اور ایک بڑی contradiction آجاتی ہے کہ بہت سے محکمے ایسے ہیں جو وفاق کے ہیں اور بہت سارے صوبائی بھی ہیں لیکن عوام دونوں طرف سے متاثر ہوتی ہے مثلاً اگر میں واپڈا کا نام لوں تو واپڈا ان لوگوں سے بھی انکم ٹیکس کے نام پر ٹیکس لے رہا ہے جن کی آمدن ہی اتنی نہیں ہے اور ہم پنجاب والے اس قابل نہیں ہیں کہ ہم وفاقی حکومت سے کہیں کہ ان سے کیسے ٹیکس لے لیا۔ جب حکومت کا قانون یہ کہتا ہے اور آئین یہ کہتا ہے کہ جو آدمی ٹیکس دینے کے قابل ہے صرف اسی سے انکم ٹیکس لیا جا سکتا ہے تو ہم اس غریب آدمی سے انکم ٹیکس کیوں لے رہے ہیں جو ابھی ٹیکس دینے کے قابل نہیں ہوا کیونکہ اس کی آمدن ہی ہم نے بڑھنے نہیں دی یا نہیں بڑھائی یا اس کی آمدن ہی اتنی نہیں ہے۔ ہم تو مساجد سے بھی انکم ٹیکس لے رہے ہیں جہاں پر بجلی کے میٹر لگے ہوئے ہیں۔ یہ ہے وہ المیہ جس کے بارے میں ہمیں وفاقی حکومت سے بات کرنے کی ضرورت ہے۔ ان پر further tax پتا نہیں کتنے کتنے سرچارجز مزید بھی ہیں۔ یہ ambiguity جو ہے اور یہ ظلم جو ہے یہ ریاستی جبر کے زمرے میں آتا ہے تو ہمیں اپنے عوام کو اس ریاستی جبر سے بچانے کے لئے اکٹھا ہونا ہوگا۔ ہم کوئی IPPs کے یا IMF کے یا ورلڈ بنک کے غلام نہیں ہیں کہ یہاں پر بیٹھ کر صرف انہی کے لئے دن بھر محنت کرنی ہے اور آخر کار شام کو یہ بات کہہ کر دوسرے لوگوں کو مطمئن کریں کہ یہ ان کی وجہ سے شرائط آگئی ہیں۔ لوگ اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ وہ ہماری ان باتوں سے مطمئن نہیں ہوتے۔ میں اس وقت سے ڈرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ پاکستان میں انارکی جیسی کیفیت پیدا نہ ہو۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی ایسا ہو لیکن آج اگر ہم ان کے لئے کوئی ریلیف کا پیکیج دیں گے تو کل کو ہم کچھ سوچ سکیں گے۔

جناب چیئرمین! ریلوے کا محکمہ ہے تو ریلوے کی زمینیں ہیں اور ریلوے کے ملازم سے، ان کے کسی سب انجینئر یا کسی نچلے عملے سے مل کر جتنی مرضی زمینیں لے لیں، جتنی مرضی دکانیں لے لیں، وہاں پر پٹرول پمپ لگا لیں یا جو مرضی کر لیں اگر اجتماعی مفاد میں آپ زمین لینا چاہیں کہ جس سے پورے شہر یا پورے علاقے کو فائدہ ہو یا لیز پر لینا چاہیں تو وہ نہیں دیتے۔ میرا اپا کپتن ضلع

سے تعلق ہے اور سٹی کا ایریا ہے تو شہر کے اندر صرف ریلوے کی زمین ہے جہاں پر ان کا سپورٹس کلب ہوتا تھا جہاں پر وہ اب "مارکیاں" بنانے لگے ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ ہمیں سپورٹس کمپلیکس بنانے کی اجازت دے دی جائے تو ریلوے نہیں دیتا۔ میری حکومت سے گزارش ہو گی کہ ریلوے کو لیٹر لکھا جائے کہ جو شہر کے اندر زمینیں واقع ہیں اور جو sides ہیں اسے commercialize کر کے جو مرضی کریں درمیان میں ہمیں پبلک پارک بنانے دیں اور ہمارے sports complexes بھی بننے دیں تاکہ ہمارے بچے، بچیوں اور خواتین کو بڑے شہروں جیسی سہولیات میسر آ سکیں۔

جناب چیئرمین! میرے ایک بھائی نے میڈیکل کالج کے حوالے سے بڑی خوبصورت بات کی تھی۔ بدقسمتی سے میرا تعلق بھی پاکپتن سے ہے اور پاکپتن و بہاولنگر اضلاع دونوں ساتھ ساتھ ہیں۔ پاکپتن شہر پورے پنجاب میں واحد ضلع ہے جہاں پر کوئی یونیورسٹی نہیں ہے اور میڈیکل کالج تو دور کی بات ہے۔ ہمارے ہسپتال کی حالت انتہائی بری ہے اور محسن نقوی صاحب جاتے جاتے اسے اکھاڑ گئے، اب اس کا بہت ہی برا حشر ہوا پڑا ہے اور تاحال وہ زیر تکمیل ہے۔ امید ہے کہ اب ہماری حکومت اسے مکمل کرے گی لیکن ساتھ ساتھ ہی وہاں پر ایک اور ظلم ہوا ہے، چونکہ میرا تعلق حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کی نگری سے ہے تو ان کے مزار کو جسے 20/15 سال پہلے میاں نواز شریف صاحب اور میاں شہباز شریف صاحب نے بنوایا تھا۔ اسے بھی اکھاڑ دیا ہے جہاں پر اربوں روپے خرچ ہوا تھا۔ اب اس کی دوبارہ construction ہو رہی ہے اور اب جب اس کی soil testing ہوئی ہے وہ ایک ٹبہ سا ہے جس کے نیچے slush ہے جس کی وجہ سے technical problems آ رہے ہیں اور وہ مکمل نہیں ہو رہا جبکہ چند دنوں تک وہاں پر عرس مبارک بھی شروع ہونے والا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کسی بڑے حادثے سے بچائے لیکن یہ سارا کچھ افسر شاہی کا کیا ہوا ہے جو ہمیں اب اس شکل میں بھی بھگتنا پڑا ہے اور اس میں مزید اربوں روپے خرچ کرنے پڑ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جاوید صاحب! جلدی سے دو منٹ کے اندر wind up کریں۔

چودھری جاوید احمد: جناب چیئرمین! میرا ضلع پاکپتن شہر واحد شہر ہے جس کا بائی پاس نہیں ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ہمارے ضلع کے لئے ایک رنگ روڈ کی شکل میں بائی پاس دیا جائے جو بہاولنگر اور

پاکپتن ضلع کو سنٹرل پنجاب کے ساتھ جوڑے گا۔ اگر وہ رنگ روڈ یا بائی پاس بن جاتا ہے تو اس سے ہمارا religious tourism بھی flourish کرے گا کیونکہ پاکپتن کی significance حضرت بابا فرید گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی ہستی بھی ہے اور انہی کی وجہ سے حضرت بابا گورونانک بھی ہیں۔ میں نے اس حوالے سے چیف منسٹر صاحبہ کو بھی لکھ کر دیا ہے اور وزیر اعظم کو بھی لکھ کر بھیجا ہے، وہاں پر ایک ٹبہ نانک سر ہے تو ہمارے ضلع کے سارے ایم این ایز اور ایم پی ایز بھی اس بات پر متفق ہیں کہ "پاکپتن اور ٹبہ نانک سر" کو religious tourism destination declare کیا جائے تاکہ وہاں پر سکھ ٹورازم یورپ اور امریکہ سے شروع ہو سکے اور ان کے رہنے کے لئے وہاں پر بندوبست ہو سکے۔

جناب چیئرمین! ہمارے ضلع پاکپتن کے ساتھ ایک اور سوتیلا سلوک ہو رہا ہے کہ لاہور سے بذریعہ قصور دیپالپور تک سڑک dualize ہو چکی ہے، ملتان سے بہاولپور تک ہو چکی ہے، ملتان سے بورے والا تک dualized ہے لیکن بورے والا سے جو پاکپتن کا portion دیپالپور تک کا ہے، اس کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ اسے dualize نہیں کرنا بلکہ اسے دوبارہ rehabilitate کر دیتے ہیں۔ موٹروے کا ایک پراجیکٹ propose ہوا ہے لیکن اسے تین سال لگیں گے جبکہ وہاں پر لاکھوں کسان اپنی فصلیں اسی روڈ کے ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ میرا rural area ہے اور مجھے city package بھی اپنے ضلع پاکپتن شہر کے لئے چاہئے کیونکہ وہاں پر بھی حالت بہت بری ہے۔ Rural میں میری جو یونین کونسلیں ہیں ان میں ہوتا، 15 KB، پکا سدھار کلیانہ، فیروزپور، بہرام پور، 19 SP اور 20SP ہے جہاں پر پینے کا پانی خراب ہے تو وہاں فلٹریشن پلانٹس بھی چاہئیں اور دیگر facilities بھی چاہئیں تو میری صرف اس حوالے سے حکومت سے گزارش ہے کہ ان مسائل پر توجہ دی جائے اور انہیں حل کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جاوید صاحب! بہت شکریہ۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز ہفتہ مورخہ 22۔جون 2024 دوپہر ایک بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Misuse of powers by Vice Chancellor Agriculture University Faislabad 129
AFTAB AHMAD KHAN, MR
POINTS OF ORDER regarding-
-Demand to start the session on time 12
-Raid of police on Farmers Convinsion and the house of an honourable member 95
-Reservations of opposition on signature and approval of Defamation Bill by Mr Speaker as Acting Governor 225
AHMAD IQBAL CHAUDHARY, MR
RESOLUTION regarding-
-Demand for imposing ban on use of plastic shopping bags 184
AHMAD KHAN, MR (*Leader of Opposition)*
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 229
AHMED AKBAR, QAZI
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Students deprived of higher eduction due to restrictions who passed the Graduation privately 56
AHMED SAEED, QAZI
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 271
POINT OF ORDER regarding-
-Martyrdom of three police constables in Khan Bela during dacoity 177
AHSAN RAZA, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 374
AHSAN RAZA KHAN, MR
QUESTION regarding-
-Details about Band at Fateh Sher Canal in Kasur *(Question No. 226*)* 104
ALI IMTIAZ, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 283
AMJAD ALI JAVED, MR
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Matter of demolishing building of Islamic Mission in Shah Kamal, Lahore 131
-Misuse of powers by Vice Chancellor Agriculture University Faislabad 129

PAGE NO.

QUESTIONS regarding-
-Details about making strengthen and maintenace of banks of canals *(Question No. 393*)* 121
-Details about water allowance of canals in Dera Ghazi Khan and Toba Tek Singh *(Question No. 392*)* 120

ASHIFA RIAZ, MS
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 276
QUESTIONS regarding-
-Details about canals, minors and water courses in Kamaliya and Pir Mehal *(Question No. 357*)* 117
-Provision of canal water to school in Chak No. 338/GB Faisalabad *(Question No. 350*)* 115

B

BILLS-
-The Police Order (Amendment) Bill 2024 139
-The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2024 145
-The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2024 133
-The Punjab Finance Bill 2024 216
-The Punjab Healthcare Commission (Amendment) Bill 2024 150
-The Punjab Price Control of Essential Commodities Bill 2024 155

C

CABINET-
-Of the Punjab 7

D

DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 228

E

EMMANUEL ATHER, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 295

F

FARHAT ABBAS, HAFIZ
QUORUM-
POINTING OUT OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON-
-June 7, 2024 85
-June 10, 2024 105

PAGE NO.

FARRUKH JAVAID, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 341
FATEHA *(Pray for Forgiveness)*-
-Martyrs of Pak forces in Laki Marwat 98
-Mother of Mr Falak Sher Awan 11
FATIMA BEGUM, MS
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Matter of demolishing building of Islamic Mission in Shah Kamal, Lahore 131
FUNCTIONARIES-
-Of the house 7

G

GHULAM MURTAZA, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 396

H

HASSAN ALI, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 383
QUESTION regarding-
-Arrangment of stoppage of waste of water *(Question No. 345*)* 114
HINA PARVEZ BUTT, MS
QUESTION regarding-
-details about health card program *Question no. 168*)* 31

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CHAUDHARY
RESOLUTION regarding-
-Demand for acting upon basic rules of Trichotomy Power of Constitution of Pakistan 159
IMRAN AKRAM, MR
QUESTION regarding-
-Details about water courses and non perennial canals in PP-195 Pakpattan *(Question No. 376*)* 118
IMTIAZ MEHMOOD, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 299
IRRIGATION DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Arrangment of stoppage of waste of water *(Question No. 345*)* 114
-Completion of Qutab drain in PP-296 Rajanpur *(Question No. 474*)* 125
-Condition of water level in Satluj river *(Question No. 275*)* 109
-Construction of Sadhrial dam in Attock *(Question No. 589*)* 126
-Details about Band at Fateh Sher Canal in Kasur *(Question No. 226*)* 104

PAGE NO.

-Details about canals, minors and water courses in Kamaliya and Pir Mehal *(Question No. 357*)* 117
-Details about outlets of Hakra canal in Bahawalnagar *(Question No. 450*)* 123
-Details about schemes of preservation of water in Chua Saidan Shah, Chakwal *(Question No. 337*)* 113
-Details about small dams in tehsil Pindi Gheb and Fateh Jang, Attock *(Question No. 590*)* 127
-Details about use of water of Paharang drain Faisalabad *(Question No. 327*)* 111
-Details about water allowance of canals in Dera Ghazi Khan and Toba Tek Singh *(Question No. 392*)* 120
-Details about making strengthen and maintenace of banks of canals *(Question No. 393*)* 121
-Details about water courses and non perennial canals in PP-195 Pakpattan *(Question No. 376*)* 118
-Maintenance of Flood Band in PP-296, Rajanpur *(Question No. 467*)* 124
-Provision of canal water to school in Chak No. 338/GB Faisalabad *(Question No. 350*)* 115
-Provision of water at tail of Rakh Branch Canal, Toba Tek Singh *(Question No. 331*)* 112

J

JAVED AHMED CHAUDHARY
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 402
JUNAID AFZAL SAHI, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 265

K

KALEEM ULLAH KHAN, MR
QUORUM-
-Pointing out of quorum of the house during sitting held on June 10, 2024 170
KANWAL PARVEZ CHAUDHRY, MS
QUESTION regarding-
-Details about issuance of NOC for admission in MSN in Nishtar Medical University Multan *(Question No. 198*)* 51
KASHIF RAHEEM KHAN, RAO
QUESTION regarding-
-Number of staff and specialist doctors in Faisalabad Institute of Cardiology *(Question No. 219*)* 46
KHALID JAVE ASGHAR GHURAL, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 390
KHALID ZUBAIR NISAR, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 356

PAGE

NO.

L

LEADER OF OPPOSITION
-See under Ahmad Khan, Mr.
LIST OF BUSINESS FOR THE SITTINGS HELD ON-
-June 7, 2024 5
-June 10, 2024 89
-June 13, 2024 191
-June 20, 2024 221
-June 21, 2024 317

M

MANSOOR AZAM, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 379
MEHMOOD AHMAD, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 371
MEHWISH SULTANA, MS
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 368
QUESTION regarding-
-Details about schemes of preservation of water in Chua Saidan Shah, Chakwal *(Question No. 337*)* 113
MINISTER FOR FINANCE AND PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Mujtaba Shuja Ur Rehman, Mr.
MINISTER FOR IRRIGATION
-See under Muhammad Kazim Pirzada, Mr
MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT
-See under Zeeshan Rafiq, Mr
MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION
-See under Sikandar Hayat, Rana
MINISTER FOR SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION & PUNJAB EMERGENCY SERVICES
-See under Salman Rafiq, Khawaja
MOTION regarding-
-Suspension of Rules 159,184
MUHAMMAD AHSAN ALI, MR
QUORUM-
-Pointing out of quorum of the house during sitting held on June 10, 2024 132
MUHAMMAD AHSAN IHSAN, MR
QUESTION regarding-
-Provision of water at tail of Rakh Branch Canal, Toba Tek Singh *(Question No. 331*)* 112

PAGE NO.

MUHAMMAD ANSAR IQBAL, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 306
MUHAMMAD ASHRAF RASOOL, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 279
MUHAMMAD ATIF, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 311
MUHAMMAD AWAIS DRESHAK, SARDAR
QUESTIONS regarding-
-Completion of Qutab drain in PP-296 Rajanpur *(Question No. 474*)* 125
-Maintenance of Flood Band in PP-296, Rajanpur *(Question No. 467*)* 124
MUHAMMAD BILAL YAMIN, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 351
MUHAMMAD HAROON AKBAR, MIAN
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 393
MUHAMMAD KAZIM PIRZADA, MR *(Minister for Irrigation)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Arrangement of stoppage of waste of water *(Question No. 345*)* 114
-Completion of Qutab drain in PP-296 Rajanpur *(Question No. 474*)* 125
-Condition of water level in Satluj river *(Question No. 275*)* 109
-Construction of Sadhrial dam in Attock *(Question No. 589*)* 126
-Details about Band at Fateh Sher Canal in Kasur *(Question No. 226*)* 104
-Details about canals, minors and water courses in Kamaliya and Pir Mehal *(Question No. 357*)* 117
-Details about outlets of Hakra canal in Bahawalnagar *(Question No. 450*)* 124
-Details about schemes of preservation of water in Chua Saidan Shah, Chakwal *(Question No. 337*)* 114
-Details about small dams in tehsil Pindi Gheb and Fateh Jang, Attock *(Question No. 590*)* 127
-Details about use of water of Paharang drain Faisalabad *(Question No. 327*)* 112
-Details about water allowance of canals in Dera Ghazi Khan and Toba Tek Singh *(Question No. 392*)* 120
-Details about making strengthen and maintenance of banks of canals *(Question No. 393*)* 122
-Details about water courses and non perennial canals in PP-195 Pakpattan *(Question No. 376*)* 119
-Maintenance of Flood Band in PP-296, Rajanpur *(Question No. 467*)* 125
-Provision of canal water to school in Chak No. 338/GB Faisalabad *(Question No. 350*)* 116
-Provision of water at tail of Rakh Branch Canal, Toba Tek Singh *(Question No. 331*)* 113

PAGE NO.

MUHAMMAD NADEEM QURESHI, MR
QUESTIONS regarding-
-Details about Chaudhary Parvez Elahi Institute of Cardiology Multan *(Question No. 140*)* 21
-Number of operation theater in Punjab Institute of Cardiology Multan *(Question No. 267*)* 52
-Provision of funds for construction of building of hospitals in different cities *(Question No. 139*)* 16
-Upgradation and revamping of hospitals in Multan and other cities *(Question No. 202*)* 36

MUHAMMAD NASIR CHEEMA, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 287

MUHAMMAD SALEEM, RANA
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 285

MUHAMMAD SARFRAZ DOGAR, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 387

MUHAMMAD SHOAIB SIDDIQUI, MR
RESOLUTION regarding-
-Demand for bringing all the miscreants involved in the incidents of May 9 to justice 172

MUJTABA SHUJA UR REHMAN, MR *(Minister for Finance and Parliamentary Affairs)*
BILLS *(Discussed upon)*-
-The Police Order (Amendment) Bill 2024 139
-The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2024 145
-The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2024 133
-The Punjab Finance Bill 2024 216
-The Punjab Healthcare Commission (Amendment) Bill 2024 150
-The Punjab Price Control of Essential Commodities Bill 2024 155
BUDGET
-The Annual Budget Statement for the year 2024-25 *(Presented in the House)* 215
-The Supplementary Budget Statement for the year 2023-24 *(Presented in the House)* 215
SPEECH-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 195

MUMTAZ AHMAD, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 400

MUMTAZ ALI, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 343

PAGE NO.

MUNAWAR HUSSAIN, RANA
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 288
MUSHTAQ AHMED, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 328

N

NOTIFICATIONS of-
-Deputy Speaker as Acting Speaker 3
-Presentation of Annual Budget Statement for the financial year 2024-25 189
-Presentation of Supplementary Budget Statement for the financial year 2023-24 189
-Summoning of 11th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on June 7, 2024 1

O

OFFICERS-
-Of the House **8**

P

PANEL OF CHAIRPERSONS *(Of the house)*-
-Announcment 7
POINTS OF ORDER regarding-
-Demand to start the session on time 12
-Martyrdom of three police constables in Khan Bela during dacoity 177
-Raid of police on Farmers Convinsion and the house of an honorable member 95
-Reservations of opposition on signature and approval of Defamation Bill by Mr Speaker as Acting Governor 225

Q

QUESTIONS regarding-
IRRIGATION DEPARTMENT
-Arrangment of stoppage of waste of water *(Question No. 345*)* 114
-Completion of Qutab drain in PP-296 Rajanpur *(Question No. 474*)* 125
-Condition of water level in Satluj river *(Question No. 275*)* 109
-Construction of Sadhrial dam in Attock *(Question No. 589*)* 126
-Details about Band at Fateh Sher Canal in Kasur *(Question No. 226*)* 104
-Details about canals, minors and water courses in Kamaliya and Pir Mehal *(Question No. 357*)* 117
-Details about outlets of Hakra canal in Bahawalnagar *(Question No. 450*)* 123
-Details about schemes of preservation of water in Chua Saidan Shah, Chakwal *(Question No. 337*)* 113
-Details about small dams in tehsil Pindi Gheb and Fateh Jang, Attock *(Question No. 590*)* 127
-Details about use of water of Paharang drain Faisalabad *(Question No. 327*)* 111

	PAGE NO.
-Details about water allowance of canals in Dera Ghazi Khan and Toba Tek Singh *(Question No. 392*)*	120
-Details about making strengthen and maintenace of banks of canals *(Question No. 393*)*	121
-Details about water courses and non perennial canals in PP-195 Pakpattan *(Question No. 376*)*	118
-Maintenance of Flood Band in PP-296, Rajanpur *(Question No. 467*)*	124
-Provision of canal water to school in Chak No. 338/GB Faisalabad *(Question No. 350*)*	115
-Provision of water at tail of Rakh Branch Canal, Toba Tek Singh *(Question No. 331*)*	112
SPECIALIZED HEALTHCARE AND MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-	
-Details about Chaudhary Parvez Elahi Institute of Cardiology Multan *(Question No. 140*)*	21
-Details about Health Card Program *(Question No. 168*)*	31
-Details about issuance of NOC for admission in MSN in Nishtar Medical University Multan *(Question No. 198*)*	51
-Details about OPD and Emergency in Punjab Institute of Cardiology Lahore *(Question No. 429*)*	53
-Number of laboratories of Punjab Institute of Cardiology *(Question No. 213*)*	43
-Number of operation theater in Punjab Institute of Cardiology Multan *(Question No. 267*)*	52
-Number of staff and specialist doctors in Faisalabad Institute of Cardiology *(Question No. 219*)*	46
-Provision of funds for construction of building of hospitals in different cities *(Question No. 139*)*	16
-Upgradation and revamping of hospitals in Multan and other cities *(Question No. 202*)*	36
QUORUM-	
POINTING OUT OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON-	
-June 7, 2024	85
-June 10, 2024	105,132,170

R

RAHILA KHADIM HUSSAIN, MS	
QUESTION regarding-	
-Details about outlets of Hakra canal in Bahawalnagar *(Question No. 450*)*	123
RESOLUTIONS regarding-	
-Demand for acting upon basic rules of Trichotomy Power of Constitution of Pakistan	159
-Demand for bringing all the miscreants involved in the incidents of May 9 to justice	172
-Demand for imposing ban on use of plastic shopping bags	184

PAGE NO.

RUKHSANA KAUSAR, MS
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 384

S

SAFIA SAEED, MS
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 305

SAJJAD AHMAD, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 292

SALMAN RAFIQ, KHAWAJA *(Minister for Specialized Healthcare & Medical Education & Punjab Emergency Services)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Details about Chaudhary Parvez Elahi Institute of Cardiology Multan *(Question No. 140*)* 21
-Details about Health Card Program *(Question No. 168*)* 31
-Details about issuance of NOC for admission in MSN in Nishtar Medical University Multan *(Question No. 198*)* 52
-Details about OPD and Emergency in Punjab Institute of Cardiology Lahore *(Question No. 429*)* 54
-Number of laboratories of Punjab Institute of Cardiology *(Question No. 213*)* 44
-Number of operation theater in Punjab Institute of Cardiology Multan *(Question No. 267*)* 53
-Number of staff and specialist doctors in Faisalabad Institute of Cardiology *(Question No. 219*)* 47
-Provision of funds for construction of building of hospitals in different cities *(Question No. 139*)* 16
-Upgradation and revamping of hospitals in Multan and other cities *(Question No. 202*)* 36
ZERO HOUR NOTICE (Answer) regarding-
-Demand for paying salaries to work charge employees on Services Hospital Lahore 65

SALMAN SHAHID, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 348

SHAUKAT RAJA, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 254

SHER ALI KHAN, MR
QUESTIONS regarding-
-Construction of Sadhrial dam in Attock *(Question No. 589*)* 126
-Details about small dams in tehsil Pindi Gheb and Fateh Jang, Attock *(Question No. 590*)* **127**

PAGE NO.

SHUAIB AMEER, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 366
SIKANDAR HAYAT, RANA (*Minister for Schools Education)*
ZERO HOUR NOTICE (Answer) regarding-
-Matter of outsourcing of thousands of government schools 61
SUMMONING-
-Notification of summoning of 11th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on June 7, 2024 1
SPECIALIZED HEALTHCARE AND MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-
QUESTION regarding-
-Details about Chaudhary Parvez Elahi Institute of Cardiology Multan *(Question No. 140*)* 21
-Details about Health Card Program *(Question No. 168*)* 31
-Details about issuance of NOC for admission in MSN in Nishtar Medical University Multan *(Question No. 198*)* 51
-Details about OPD and Emergency in Punjab Institute of Cardiology Lahore *(Question No. 429*)* 53
-Number of laboratories of Punjab Institute of Cardiology *(Question No. 213*)* 43
-Number of operation theater in Punjab Institute of Cardiology Multan *(Question No. 267*)* 52
-Number of staff and specialist doctors in Faisalabad Institute of Cardiology *(Question No. 219*)* 46
-Provision of funds for construction of building of hospitals in different cities *(Question No. 139*)* 16
-Upgradation and revamping of hospitals in Multan and other cities *(Question No. 202*)* 36

T

TAYYAB RASHID, MR
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Matter of looting traders by contractor of cattle market Sheikhupura 67

U

UZMA KAR DAR, MS
QUESTIONS regarding-
-Condition of water level in Satluj river *(Question No. 275*)* 109
-Details about OPD and Emergency in Punjab Institute of Cardiology Lahore *(Question No. 429*)* 53
-Number of laboratories of Punjab Institute of Cardiology *(Question No. 213*)* 43
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Demand for paying salaries to work charge employees on Services Hospital Lahore 65

PAGE NO.

Z

ZAKIA KHAN, MS
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 360
ZAMEER UL HASSAN BHATTI, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 309
ZEESHAN RAFIQ, MR *(Minister for Local Government and Community Development)*
ZERO HOUR NOTICE (Answer) regarding-
-Matter of looting traders by contractor of cattle market Sheikhupura 68
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Demand for paying salaries to work charge employees on Services Hospital Lahore 65
-Matter of looting traders by contractor of cattle market Sheikhupura 67
-Matter of outsourcing of thousands of government schools 61
-Students deprived of higher eduction due to restrictions who passed the Graduation privately 56
ZULFIQAR ALI SHAH, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the financial year 2024-25 336
QUESTION regarding-
-Details about use of water of Paharang drain Faisalabad *(Question No. 327*)* 111